یدا ہوتی ہے۔ طالب علم سبق ت سے بھائی کہ جن کے
بطور سوال وجواب کے تقسیم و تف و عظ تیار کرنے میں اب
د کے بھی سمجھ سکتا ہے۔ بائبل سو اِن تقسیموں کے وسیلے
م خیال کرتے ہیں۔ جب تک کہ و ائیں گے۔ یا اِن کو بطور
ئے۔ بہت طلباء مڈل کلاس تک ی تقسیمیں کرنا سیکھینگے۔
اچھی طرح پڑھنا نہیں جانتے۔ کے ساتھ اپنے مسیحی
نکالنے کا طریقہ نہیں جانتے۔ آر کیا اور اب میں اِس
ے بائبل کے مضمون کا۔ سوال و سے میرے دل میں
س میں ہیں۔
ں مدد کے لئے بھی مفید جانکر میں ہے۔ کہ وہ اسے
ں بائبل کے اُستادوں کو فرصت نوں کی سچائی
ں طور سے سوال نکالیں۔ اور کبھی یک پڑھنے والے
ں ہوتی ہے۔ اور ہر ایک اُستا ے سے ہوئی ہو
یا ناکامیابی اُس کی طبیعت اب کو مسیح
ے۔ تو د نی باپ کی نذر

لوکس

کتاب پیدائش کے مضامین کا مجموعہ

سوال و جواب کی طور پر

دیباچہ

سوال ۱۔ یہہ کتاب پیدائش کی کتاب کیوں کہلاتی ہے؟

جواب۔ اِس لئے کہ اِس میں جہان کی اور نیز پہلے آدمی اور اُس کی نسل اور ابرہام اور اُس کی اولاد بنی اسرائیل کی پیدائش کا بیان پایا جاتا ہے۔

س ۲۔ پیدائش کی کتاب میں کون سے بڑے بڑے مضمون پائے جاتے ہیں؟

ج (۱) یہہ کہ خدا نے کس طور اور کس ترتیب سے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ (۲) یہہ کہ خدا نے کس طور اور کس مراد سے پہلے مرد اور پہلی عورت کو پیدا کیا۔ (۳) یہہ کہ کس طور سے گناہ آدمی کے دل میں پیدا ہوا۔ اور اس سے کیا کیا نتائج نکلے۔ (۴) یہہ کہ خدا نے کس لئے نوح کے زمانہ میں طوفان کو بھیجا اور کس طور سے نوح اور اُس کے گھرانے کو بچایا۔ (۵) یہ کہ بابل کے باشندوں کی بندش کس طور سے ناقص ٹھہری اور بنی آدم تمام رُوے زمین پر کیونکر تتر بتر کئے گئے۔ (۶) یہ کہ خدا نے ابرہام کو بلایا اور ملک کنعان کو بھیجکر اُس ابرہام سے یہ عہد باندھا اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھکو مبارک [illegible] کرونگا۔ اور تو ایک برکت ہوگا اور اُن کو جو تجھے برکت دیتے ہیں۔ پیدائش کی کتاب

اور اُس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے۔ لعنتی کروں گا اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے"۔ (پیدائش ۱۲: ۲ و ۳) (۷) یہ کہ اضحاق اور یعقوب کی پیدائش کیونکر ہوئی اور دونو کو پہلو ٹھے ہونے کے حقوق کیونکر پہنچے۔ گو کہ وہ پہلو ٹھے نہیں تھے۔ (۸) یہ کہ یوسف اپنے بھائیوں کی دشمنی کے سبب سے مصر میں بیچا گیا۔ اور کس طور سے اُن کا کل گھرانہ اس کے وسیلے سے کال کی مصیبت سے بچایا گیا؟

س ۳۔ پیدائش کی کتاب کتنے حصّوں میں تقسیم ہو سکتی ہے؟

ج۔ دو بڑے حصّوں میں یعنے (۱) ایک باب سے ۱۱ باب تک جس میں جہان کی پیدائش سے لیکر نبی آدم کے تمام روئے زمین پر تتر بتر کئے جانے کے وقت کا بیان ہے۔ (۲) بارہ باب سے پچاس باب تک جس میں ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب و یوسف کا احوال ہے۔

س ۴۔ کتنے برس کے عرصے کا بیان پیدائش کی کتاب میں پایا جاتا ہے؟

(ج)۔ عنقریب ۲۳۵۰ برس کا۔

س ۵۔ کن آدمیوں کا احوال پیدائش کی کتاب میں پایا جاتا ہے؟

ج۔ آدم۔ قائن۔ ہابل۔ سیت۔ حنوک۔ نوح سِم۔ حام۔ یافت۔ ملک صدق۔ ابرہام۔ لوط۔ اسمعیل۔ اضحاق۔ عیسو۔ یعقوب اور یوسف کا۔

س ۶۔ کن عورتوں کا احوال پیدائش کی کتاب میں پایا جاتا ہے؟

ج ... سرہ۔ حاجرہ۔ ربقہ۔ لیاہ۔ راخیل۔ دبورہ۔ دینہ۔ تمر اور آسناتھ کا

... شخص جن کا بیان پیدائش کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ مسیح

... ان ہیں؟

... م۔ پیدائش ۳ باب + رومیوں ۵ باب ۱۳ تا ۱۹ آیت۔

(۲) ہابیل۔ پیدائش ۴ باب ۴ آیت + عبرانیوں ۱۱ باب ۴ آیت (۳) نوح۔ پیدائش ۶ باب ۹ آیت اور ۷ باب ۱ تا ۲۴ آیت + متی ۲۴ باب ۳۷ تا ۳۹ آیت۔ (۴) ابراہام۔ پیدائش ۱۲ باب ۳ آیت + گلتیوں ۳ باب ۱۴ تا ۱۶ آیت (۵) ملک صدق۔ پیدائش ۱۴ باب ۱۸ تا ۲۰ آیت + عبرانیوں ۵ باب ۶ آیت۔ اور ۶ باب ۲۰ آیت اور ۷ باب ۱۵ تا ۱۷ آیت (۶) اضحاق پیدائش ۲۱ باب ۱۲ آیت + گلتیوں ۴ باب ۳۱ آیت + رومیوں ۹ باب ۷ و ۸ آیت۔ (۷) یعقوب۔ پیدائش ۲۷ باب ۱۲ تا ۱۷ آیت + یوحنا ۱ باب ۵۱ آیت۔ (۸) یہوداہ پیدائش ۴۹ باب ۸ تا ۱۰ آیت + مکاشفات ۵ باب ۵ و ۶ آیت + یسعیاہ ۱۱ باب ۱ و ۱۰ تا ۱۶ آیت + متی ۱۲ باب ۹ تا ۱۱ آیت + لوقا ۲ باب ۲۵ تا ۳۲ آیت + یسعیاہ ۲ باب ۱ تا ۵ آیت اور ۲۴ باب ۱ تا ۴ آیت اور ۵۵ باب ۴ و ۵ آیت اور ۶ باب ۱ تا ۵ آیت۔ (۹) یوسف۔ پیدائش ۳۷ باب ۱۸ تا ۲۸ آیت اور ۴۱ باب ۴۱ تا ۴۴ آیت اور ۴۲ باب ۸ آیت اور ۴۹ باب ۲۲ تا ۲۶ آیت متی ۱۳ باب ۵۷ آیت۔ لوقا ۴ باب ۲۴ تا ۲۹ آیت + یوحنا ۱۵ باب ۲۵ آیت۔ متی ۲۶ باب ۱۵ آیت۔

س ۸۔ کون کون سی عورتیں کہ جنکا بیان پیدائش کی کتاب میں پایا جاتا ہے مسیح کی کلیسیا کی پیش نشان ٹھہرتی ہیں؟

ج (۱) حوا۔ پیدائش ۲ باب ۱۸ تا ۲۴ آیت۔ افسیوں ۵ باب ۲۲ تا ۳۳ آیت۔ ۱ قرنتیوں ۱۱ باب ۸ و ۹ آیت + مکاشفات ۱۹ باب ۷ آیت ۲۱ باب ۲ و ۹ آیت (۲) سرہ۔ پیدائش ۱۷ باب ۱۵ و ۱۶ آیت۔ گلتیوں ۴ باب ۲۲ تا ۳۱ آیت۔ عبرانیوں ۱۱ باب ۱۱ آیت (۳) ربقہ۔ پیدائش ۲۴ باب ۲۳ آیت + رومیوں ۹ باب ۱۰ تا ۱۲ آیت + متی ۱۳ باب ۳۰

۲ ہام سے
دریافت
کی کتاب

۱باب ۳تا ۵ آیت - (۴) شہران کے کاہن فوتیفارہ کی بیٹی آسناتھ پیدائش
۴۱ باب ۴۵ تا ۵۲ آیت اور ۴۸ باب ۱۳ تا ۲۰ آیت + رومیوں ۹ باب ۲۳
تا ۲۶ آیت اینترس ۲ باب ۴ تا ۱۰ آیت -

س ۹) اُن پیشینگوئیوں کا کچھ بیان کرو جو پیدائش کی کتاب میں پائی جاتی ہیں؟

ج ۱) یہ کہ خدا نے عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھ پر حکومت کریگا اِسلئے کہ عورت نے
شیطان کی بات مان کر خدا کے حکم کو توڑ ڈالا تھا پیدائش ۳ باب ۱۶ آیت اِس
نافرمانی کے سبب سے عورت اپنے شوہر کی محکومہ ہو گئی یہ پیشینگوئی اُسوقت سے
لیکر اب تک ہر قوم میں پوری ہوتی چلی آئی ہے - (۲) یہ کہ زمین کانٹے اور اونٹکٹارے
اگائیگی - اور بنی آدم تکلیف کیساتھ زمین سے خوراک حاصل کرینگے - آدم گنہگار
ہونے سے پہلے باآسانی زمین سے خوراک حاصل کرتا تھا - پر اسوقت سے لیکر اب تک
تمام روئے زمین پر اس پیشینگوئی کے مطابق بنی آدم اپنے منہ کے پسینے کی روٹی
کھاتے ہیں اور زمین بمشکل اور بڑی محنت کے بعد اسکو خوراک دیتی ہے - پیدائش
۳ باب ۱۷ تا ۱۹ آیت - (۳) پیدائش ۹ باب ۶ آیت میں یہ پیشینگوئی پائی جاتی ہے
کہ "جو کوئی آدمی کا لہو بہائے آدمی ہی سے اُسکا لہو بہایا جائیگا" اگرچہ برہمن
اور بدھ وغیرہ کسی کی جان مارنا بڑا گناہ جانتے ہیں - تو بھی اِس پیشینگوئی کے
مطابق اُن قوموں میں بھی خونی کی جان ماری جاتی ہے - (۴) نوح نے حام
کے بیٹے کنعان کے گناہ کے سبب سے اُسکو لعنت کی اور یہ پیشینگوئی کی کہ "وہ
اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا" پیدائش ۹ باب ۲۵ تا ۲۷ آیت پس
[illegible] پشت حام کی اولاد پست حال رہی اور اور قوموں نے بھی اُنکو غلام
[illegible] خدا نے ابراہام سے کہا "اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھکو مبارک
[illegible] بڑا کرونگا اور تو ایک برکت ہوگا" پیدائش ۱۲ باب ۲ آیت کیا یہ پیشینگوئی

صاف پوری نہیں ہوگئی ہے؟ سب قوموں میں کس آدمی کا نام ابراہام کے نام سے بڑا ہے؟ (۶) جو پیشینگوئی خدا نے اسمٰعیل کے حق میں کی کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودوباش کریگا" پیدائش ۱۶ باب ۱۲ آیت وہ پوری ہوگئی اہل عرب جو اسمٰعیل کی اولاد ہیں۔ آجتک وحشی ہیں۔ اُن کے ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُن کے برخلاف ہیں۔ (۷) جو عجیب پیشینگوئی خدا نے ابراہام کے حق میں کی کہ "میں تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں کی مانند وافر کروں گا اور یہ سب ملک تیری نسل کو دُوں گا۔ اور زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پائیں گی" پیدائش ۲۶ باب ۴ آیت. وہ مسیح کے ذریعہ سے جو جسم کے طور پر ابراہام کی اولاد سے تھا۔ پوری ہوتی جاتی ہے۔ یاد کرو کہ جس وقت خدا نے یہ کہا۔ اُس وقت ابراہام کی کچھ زمین نہ تھی۔ وہ ملک کنعان میں مسافر اور پردیسی تھا۔ "ایمان سے ابراہام نے جب بلایا گیا مان لیا اور اُس جگہ چلا گیا۔ جسے وہ میراث میں لینے کو تھا اور باوجودیکہ نہ جانا کہ کدھر جاتا ہے نکلا ...... سو ایک سے اور وہ بھی مُردہ سا تھا۔ آسمان کے ستاروں کی مانند بے نہایت اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بے شمار پیدا ہوئے" عبرانیوں ۱۱ باب ۸ تا ۱۲ آیت۔

س ۱۰۔ پیدائش کی کتاب کی مذکورہ بالا کی سات پیشین گوئیوں سے جو یا تو پُوری ہوگئیں یا پُوری ہوتی جاتی ہیں۔ کیا کیا نتائج نکلتے ہیں؟

ج (۱)، یہ کہ جس کتاب میں یہ پیش خبریاں لکھی گئیں۔ وہ ضرور الہام سے لکھی گئی۔ کوئی آدمی اپنی عقل کے زور سے یہ سات پیش خبریاں دریافت کرکے نہیں لکھ سکتا۔ پس، اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ پیدائش کی کتاب

کا لکھنے والا خدا کی ہدایت سے لکھتا تھا۔ نہ کہ اپنی عقل کے زور و شعور سے (۴) یہ کہ اُس کتاب کی جو جو پیشین گوئیاں پُوری نہیں ہوئیں۔ وہ بھی وقت بوقت جیسا کہ لکھا ہے۔ پُوری ہوں گی۔

س ۱۱۔ کیا پیدائش کی کتاب میں کچھ خاص پیشین گوئیاں ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے حق میں پائی جاتی ہیں؟

ج۔ ہاں چار پائی جاتی ہیں۔ (۱) یہ کہ خدا نے سانپ یعنی شیطان سے کہا۔ کہ "مَیں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تُو اس کی ایڑی کو کاٹیگا" پیدائش ۳ باب ۱۵ آیت۔ اس پیشینگوئی میں عورت کی نسل سے مسیح مراد ہے۔ (۲) نوح نے یہ پیشین گوئی کی کہ "خداوند سم کا خدا مبارک۔ وہ (خداوند) سم کے ڈیروں میں رہے۔ پیدائش ۹ باب ۲۶ و ۲۷ آیت۔ یہ پیشین گوئی اس وقت پوری ہوئی۔ جس وقت کہ مسیح سم کی اولاد سے نکلا۔ اور سم کی اولاد یعنی بنی اسرائیل کے درمیان رہا۔ یوحنا ۱ باب ۱۴ آیت + رومیوں ۹ باب ۴ و ۵ آیت۔ (۳) پیدائش ۲۲ باب ۱۸ آیت میں ابرہام سے یہ پیشین گوئی کی گئی کہ "تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی" اس پیشین گوئی میں لفظ نسل سے مراد مسیح ہے پس ابرہام اور اس کی نسل سے وہ وعدے کئے گئے "چنانچہ وہ نہیں کہتا کہ تیری نسلوں کو جیسا بہتوں کے واسطے بلکہ جیسا ایک کیواسطے کہتا ہے۔ کہ تیری نسل کو سو وہ مسیح ہے" گلتیوں ۳ باب ۱۶ آیت (۴) یعقوب کی زبانی مسیح کے آنیکی یہ پیشینگوئی کی گئی "یہوداہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا۔ اور نہ حاکم اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا۔ جب تک سیلا نہ آئے اور قومیں اس کے پاس اکٹھی ہونگی"۔ پیدائش ۴۹ باب ۱۰ آیت۔ اس پیشین گوئی میں

لفظ سیلا سے مسیح مراد ہے۔

س ۱۲۔ پیدائش کی کتاب میں خدا کے کیا کیا نام پائے جاتے ہیں؟

ج۔ (۱) الوہیم۔ جس کا ترجمہ خدا ہے۔ پیدائش ۱ باب ۱ آیت۔ (۲) ال شیدائی۔ جس کا ترجمہ خدائے قادر ہے پیدائش ۱۷ باب ۱ آیت اور ۲۸ باب ۳ آیت اور ۴۹ باب ۲۵ آیت۔ (۳) ادونائی۔ جس کا ترجمہ خدا ہے پیدائش ۱۵ باب ۲ تا ۸ آیت۔

س ۱۳۔ توریت یا شریعت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ موسیٰ کی پانچ کتابیں توریت یا شریعت کہلاتی ہیں۔

س ۱۴۔ توریت یا شریعت کی پانچ کتابوں کے نام بیان کرو؟

ج۔ پیدائش۔ خروج۔ احبار۔ گنتی۔ استثنا۔

س ۱۵۔ ثابت کرو کہ موسیٰ نے توریت یا شریعت کی کتاب لکھی؟

ج (۱) اس لئے کہ توریت خود ہی یہ بتاتی ہے "اور موسیٰ نے اس شریعت کو لکھا اور بنی لاوی اور کاہنوں کے جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اٹھاتے تھے اور اسرائیل کے سارے بزرگوں کے حوالہ کیا۔ اور ایسا ہوا کہ جب موسیٰ اس شریعت کی باتوں کو کتاب میں لکھ چکا اور وہ تمام ہوئیں تو موسیٰ نے لاویوں کو جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اٹھاتے تھے فرمایا کہ اس شریعت کی کتاب کو لیکے خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کی ایک بغل میں رکھو تا کہ وہ تمہارے برخلاف گواہ رہے"۔ استثنا ۳۱ باب ۹ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ آیت۔ "اور موسیٰ نے خداوند کی ساری باتیں لکھیں"۔ خروج ۲۴ باب ۴ آیت اور ۳۴ باب ۲۷ آیت (۲) یشوع جو موسیٰ کا خادم تھا۔ اور اس کا قائم مقام بھی ہوا۔ یہ گواہی دیتا ہے۔ کہ ان دنوں میں یہ کتاب موسیٰ کی کتاب کہلاتی تھی

Scanned with CamScanner

"سو تم سب پر جو موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے حفظ اور عمل کرنے کیلئے ہمّت باندھو تاکہ داہنے یا بائیں ہاتھ اُس سے نہ مڑو"۔ یشوع ۲۳ باب ۶ آیت اور ۱ باب ۷ و ۸ آیت اور ۸ باب ۳۴ آیت جبکہ یشوع نے اِس کتاب کو موسیٰ کی شریعت کی کتاب کہا ہے۔ تو کیا اِس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ موسیٰ نے یہ کتاب لکھی اور کیا اور لوگوں میں سے کوئی دوسرا شخص اِس بات کو بہ نسبت یشوع کے زیادہ تحقیق کر سکتا تھا؟ جس کتاب کو یشوع نے موسیٰ کی شریعت کی کتاب کہا ہے۔ ہم بھی اُس کو یہی کہیں گے۔ (۳) پرانے عہد نامہ کی اور کتابوں میں بھی یہی گواہی ہے۔ کہ موسیٰ توریت کا لکھنے والا ہے۔ اسلاطین ۲ باب ۳ آیت + ۲ سلاطین ۲۳ باب ۲۵ آیت + ۲ دو تواریخ ۲۳ باب ۱۸ آیت دانیال ۹ باب ۱۱ آیت۔ ملاکی ۴ باب ۴ آیت۔ عزرا ۶ باب ۱۸ آیت۔ نحمیاہ ۱۲ باب ۱ آیت۔ ۲ تواریخ ۲۵ باب ۴ آیت اور ۳۵ باب ۱۲ آیت (۴) سب یہودی عالم متفق ہو کر توریت کو موسیٰ کی تحریر مانتے ہیں (۵) جو باتیں توریت میں لکھی ہیں۔ وہ موسیٰ ہی نے خدا سے پائیں۔ پس خاص کر وہی اُن کے لکھنے کی لیاقت رکھتا تھا۔ خروج ۱۹ باب ۳ و ۷ و ۸ و ۹ آیت اور ۲۰ باب ۲۱ و ۲۲ آیت استثنا ۵ باب ۲۷ و ۳۱ آیت۔ اعمال ۷ باب ۳۷ و ۳۸ آیت (۶) خدا نے موسیٰ کو اِس کتاب کی چند باتوں کے لکھنے کا حکم دیا"۔ تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یادگاری کے لئے کتاب میں اِسے لکھ رکھ"۔ خروج ۱۷ باب ۱۴ آیت اور ۲۴ باب ۲ تا ۸ آیت اور ۲۵ باب ۱ و ۲ آیت۔ (۷) اگر کوئی کہے کہ موسیٰ نے توریت کی کتاب نہیں لکھی تب یہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ کس نے اِس کو لکھا سوائے موسیٰ کے اور کوئی شخص نظر نہیں آتا جو اِس قدر لیاقت رکھتا ہو۔ جس قدر کہ توریت کے لکھنے کے لئے درکار ہے" اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی

Scanned with CamScanner

مانند کوئی نبی نہیں اُٹھا۔ جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا۔" استثنا
۳۴ باب ۱۰ آیت۔ "اور جب موسیٰ خیمے میں داخل ہوتا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ ستون
سا بادل اُترا اور خیمہ کے دروازے پر ٹھہرا اور موسیٰ کے ساتھ خداوند بولا۔
اور خداوند روبرو موسیٰ سے ہمکلام ہوا۔ جس طرح کوئی اپنے دوست سے
کلام کرتا ہے۔ خروج ۳۳ باب ۹ تا ۱۱ آیت اور ۱۲ باب ۵ تا ۸ آیت (۸)
ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی گواہی سے موسیٰ توریت کا لکھنے والا ثابت ہوتا
ہے۔" اور مُردوں کے جی اُٹھنے کی بابت کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں نہیں پڑھا
کہ خدا نے جھاڑی میں سے اُس سے کیونکر کہا کہ میں ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا
اور یعقوب کا خدا ہوں۔" مرقس ۱۲ باب ۲۶ آیت۔ "اور اُن سے کہا کہ یہ وہی
باتیں ہیں جنہیں مَیں نے جبکہ تمہارے ساتھ تھا۔ تم سے کہا کہ ضرور ہے۔ کہ سب
کچھ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں میں میری بابت
لکھا ہے۔ پُورا ہو۔" لوقا ۲۴ باب ۴۴ آیت "کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے
تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جس
حال کہ تم اُس کے نوشتوں کو یقین نہ کرو گے۔ تو میری باتوں کو کیونکر یقین کرو گے۔"
یوحنا ۵ باب ۴۶ و ۴۷ آیت "کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہ دی۔ لیکن کوئی تم
میں سے شریعت پر عمل نہیں کرتا۔" یوحنا ۷ باب ۱۹ آیت۔ (۹) مسیح کے رسول
بھی موسیٰ کو توریت کا لکھنے والا کہتے ہیں۔" پس آج تک جب موسیٰ کی کتاب
پڑھی جاتی ہے۔ تو وہ پردہ اُن کے دلوں پر پڑا رہتا ہے۔" ۲ قرنتیو ۳ باب ۱۵
آیت۔ اعمال ۳ باب ۲۲ آیت۔ اور ۱۵ باب ۲۱ آیت اور ۲۸ باب ۲۳ آیت۔

س ۱۶۔ کیا موسیٰ نے اور کتابوں یا نوشتوں سے کچھ کچھ نکالکر توریت کی کتاب
میں درج کیا؟

ج۔ بہت سے مسیحی عالم یہ کہتے ہیں۔ کہ موسیٰ کے پاس چند پُرانے نوشتے تھے کہ
جن سے اُس نے کچھ کچھ نکالا۔ اگر یہ مانا بھی جائے تو صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اُس
نے خدا سے ہدایت پاکر ان نوشتوں سے اقتباس کیا۔ ایسی باتوں کو وہ توریت
کی کتاب میں درج کرکے اُن کے صحیح ہونے پر گواہی دیتا ہے۔

س ۱۷۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ توریت کی کتاب میں چند باتیں پائی جاتی ہیں۔ جن
کو ظاہراً موسیٰ نے نہیں لکھا۔ مثلاً استثنا ۳۴ باب ۵ و ۶ آیت میں موسیٰ کی
موت کے حال کا کچھ بیان پایا جاتا ہے تو اس کا کیا جواب ہے؟

ج۔ یہ کہ شاید یشوع نے جو موسیٰ کا قائم مقام تھا یہ بیان درج کیا ہوتا کہ
موسیٰ کی کل سرگذشت توریت کی کتاب میں مندرج ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یشوع
الہامی شخص تھا اور اُس نے خدا کی ہدایت سے یہ کیا۔

س ۱۸۔ توریت کی کتاب موسیٰ کے وقت سے لیکر کس طور سے محفوظ رہی؟

ج۔ (۱) موسیٰ نے صاف حکم دیا کہ لاوی اور کاہن توریت کی کتاب کو خیمے کے
اندر عہد کے صندوق کی بغل میں رکھیں۔ پس جس حال کہ وہ اس پاک جگہ میں
رکھی گئی۔ اُس کی محافظت بخوبی ہوئی۔ استثنا ۳۱ باب ۹ و ۲۴ تا ۲۶۔ (۲) یہ
کتاب یشوع کے وقت سے لیکر داؤد کے وقت تک مقدس کے خیمے کے اندر خدا کے
حضور میں رکھی گئی۔ یشوع ۲۴ باب ۲۵ و ۲۶ آیت۔ ۱ سموئیل ۱۰ باب ۲۵ آیت
(۳) ہیکل بنانے کے بعد پاک نوشتے اُس کے اندر رکھے گئے۔ ۲ سلاطین ۲۲ باب
۸ آیت۔ یسعیاہ نبی کے دنوں میں پاک نوشتے موجود تھے۔ یسعیاہ ۳۴ باب ۱۶
آیت۔ (۴) یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کے ایام میں لاوی اور کاہن یہوداہ
کے شہروں میں تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے اور یہ لکھا ہے۔ کہ وہ یہوداہ میں
تعلیم کرتے تھے۔ اور خداوند کی توریت کی کتاب اُن کے پاس تھی اور وہ یہوداہ

Scanned with CamScanner

کے سارے شہروں میں گذرتے پھرے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے"۔ ۲تواریخ ۱۷ باب ۷ تا ۹ آیت (۵) دانی ایل کے دنوں میں بھی موسیٰ کی توریت کی کتاب موجود تھی۔ گو کہ بنی اسرائیل اُسوقت بابل میں اسیر تھے۔ دانیل ۹ باب ۲ تا ۱۱ آیت۔ (۶) بابل کی اسیری کے بعد عزراہ اور نحمیاہ کے دنوں میں توریت کی کتاب موجود تھی۔ نحمیاہ ۸ باب ۱ و ۳ و ۹ آیت۔ عزراہ ۷ باب ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۲۱ آیت۔ (۷) ملاکی نبی کے دنوں میں موسیٰ کی توریت موجود تھی۔ ملاکی ۴ باب ۴ آیت (۸) خداوند یسوع مسیح کے دنوں میں پاک نوشتوں کی کتابوں کی نقلیں یہودیوں کے عبادت خانوں کے اندر بڑی حفاظت سے رکھی گئیں۔ لوقا ۴ باب ۱۶ و ۱۷ و ۲۰ آیت ۰ اعمال ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۲۷ آیت اور ۱۵ باب ۲۱ آیت۔ (۹) یہودی علما موسیٰ کی توریت کی کتاب اور پاک نوشتوں کا ایسا ادب کرتے تھے کہ اُن کے حرفوں کو گن لیتے تھے اور بڑی تعظیم و خبرداری سے اُن کی محافظت کرتے تھے لہذا اِن پاک نوشتوں کو تبدیل کرنا یا اُن میں کچھ اور باتیں شامل کرنا بہت ہی مشکل تھا۔

س ۱۹۔ یہودی معلّم اور کاتب جو پاک نوشتوں کو بڑی حفاظت سے رکھتے تھے اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ جیسے کہ یہ پاک نوشتے لکھنے والوں کے ہاتھوں سے نکلے۔ اُن میں اور اُن کی نقلوں میں جو ہمارے ہاتھ میں ہیں بہت ہی تھوڑا فرق ہے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے کبھی یہودی عالموں یعنی فریسیوں۔ صدوقیوں اور ربیوں پر یہ الزام نہیں لگایا کہ تم نے پاک نوشتوں کو بدل ڈالا یا اپنی کوئی بات اُن میں درج کردی۔ برعکس اِسکے اُس نے اُن سے یہ کہا "تم نوشتوں میں ڈھونڈھتے ہو۔ کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ اُن میں تمہارے لئے

ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہ وہی ہیں جو مجھ پر گواہی دیتے ہیں" یوحنا ۵ باب ۳۹ و ۴۶ و ۴۷ آیت - اگر یہودی موسیٰ کی توریت کی کتاب یا نبیوں کی کتابوں کو کچھ بدل دیتے یا بگاڑ ڈالتے تو کیا مسیح یہ بات ظاہر نہ کرتا؟ پس جب کہ اُس نے اِن سب نوشتوں کو کامل سمجھا تو چاہیے کہ ہم بھی اُنہیں ایسا ہی سمجھیں۔

س (۲) - پیدائش اور مکاشفات کی کتابوں میں موافقت اور مطابقت کی جو چند باتیں پائی جاتی ہیں۔ اُن کا کچھ بیان کرو؟

ج (۱) یہ کہ پیدائش کے باب پہلے دوسرے میں خدا اور آدمی میں میل محبت اور یگانگت کا بیان ہے اور مکاشفات کے آخری بابوں میں پھر یہی میل محبت اور یگانگت بحال کی ہوئی ظاہر ہوتی ہے پیدائش ۱: ۲۶۔۳۱ اور ۲: ۸ و ۱۵-۲۳ مکاشفات ۲۱: ۳ اور ۴ اور ۲۲: ۳ و ۴ (۲) یہ کہ پیدائش ۱ باب ۲۸ میں لکھا ہے کہ خدا نے نر و ناری کو پیدا کر کے اُنہیں کہا کہ زمین کو معمور کرو اور اُس کو محکوم کرو" مکاشفات ۲۲ باب ۵ آیت میں لکھا ہے کہ آخر کو خدا کے بندے "ابد آلآباد بادشاہت کریں گے" (۳) پیدائش ۲ باب ۸ تا ۱۰ آیت میں لکھا ہے " اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا - وہاں رکھا اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں خوب تھا اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی اور وہاں سے تقسیم ہو کے چار سرے نہروں کے بنی" مکاشفات ۲۲ باب ۱ و ۲ آیت میں یہ لکھا ہے " پھر اُس نے آبِ حیات کی ایک صاف ندی مجھ کو دکھائی جو بلور کی طرح شفاف اور خدا اور برّے کے تخت سے نکلتی تھی اور اُس کی سڑک کے بیچ اور اُس ندی کے وار پار زندگی کا درخت تھا جو بارہ قسم کے پھل لاتا اور ہر مہینے میں اپنا پھل دیتا

تھا۔ اور اِس درخت کے پتّے قوموں کی شفا کے واسطے تھے"۔ (۴) پیدائش ۳ باب ۱۷ تا ۱۹ آیت میں لکھا ہے "اور آدم سے کہا اِس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اِس سے مت کھانا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا"۔ مکاشفات ۲۲ باب ۳ آیت میں یوں لکھا ہے "اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّہ کا تخت اُس میں ہوگا۔ اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کریں گے"۔ (۵) پیدائش ۳ باب ۱ تا ۵ آیت میں لکھا ہے۔ کہ شیطان نے سانپ کی صورت میں ہو کے عورت کو ورغلایا اور اِس سبب سے خدا نے اُس کو ملعون کیا۔ مکاشفات ۲۰ باب ۱-۳ آیت میں لکھا ہے کہ خدا کی طرف سے ایک فرشتہ نے اُس اژدھے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس۔ اور شیطان کو پکڑا اور ایک ہزار برس تک جکڑ رکھا۔

س (۲۱) - پیدائش اور مکاشفات کی اِن باتوں کی موافقت سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج - (۱) یہ کہ اِن دونو کتابوں کا بانی ایک ہی ہے۔ موسیٰ اور یوحنّا دونو نے خدا سے یہ باتیں پائیں۔ (۲) یہ کہ پاک نوشتوں کی یکتائی دریافت ہوتی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کتاب دوسری کتاب سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ گو کہ مکاشفات پیدائش کی کتاب کے ۱۵۰۰ برس سے زیادہ عرصہ کے بعد لکھی گئی۔

س (۲۲) پیدائش کی کتاب میں علم الٰہی کی کون سی بڑی بڑی باتیں پائی جاتی ہیں؟

ج - (۱) یہ کہ خدا اکیلا خالق ہے اور کہ خالق اور مخلوق جدا جدا ہیں۔ پیدائش اول باب (۲) خدا کی روح کی شخصیت و فاعلیت ظاہر ہوتی ہے پیدائش

اباب ۲ آیت اور ۶ باب ۳ آیت (۳) آدمی کی رُوح کی بقا و غیر فانیت ظاہر
ہوتی ہے۔ پیدائش ۱ باب ۲۷ آیت۔ (۴) آدمی اپنی ذات و پیدائش سے
پاک و نیک اور خدا کا بیٹا تھا پیدائش ۱ باب ۲۶ تا ۳۱ آیت اور ۲ باب ۷ و ۲۲ و
۲۵ آیت۔ لوقا ۳ باب ۳۸ آیت۔ (۵) ہفتے کا ساتواں دن پہلے پاک و مبارک
ٹھہرا۔ پیدائش ۲ باب ۱ و ۲ آیت۔ (۶) خدا نے عورت کو آدمی سے نکالا اور
اُس کو آدمی کا ساتھی اور مددگار بنایا۔ پیدائش ۲ باب ۲۰ و ۲۲ آیت۔ (۷) آدمی
کو ایک بیوی سے زیادہ رکھنا گناہ ہے۔ پیدائش ۲ باب ۲۳ تا ۲۵ آیت (۸)
گناہ شیطان کے ذریعے سے دنیا میں آیا۔ پیدائش ۳ باب۔ (۹) زمین آدمی
کے گناہ کے سبب سے لعنتی ہوئی۔ پیدائش ۳ باب ۱۷ تا ۱۹ آیت۔ (۱۰) عورت
کی نسل آخر کو شیطان کے سر کو کچلیگی۔ پیدائش ۳ باب ۱۵ آیت۔ (۱۱) آدمی
کی ساری اولاد بگڑ گئی اور برگشتہ ہو گئی۔ پیدائش ۵ باب ۳ آیت اور ۶ باب
۵ آیت۔ (۱۲) گنہگار آدمی کو صرف قربانی کے وسیلے سے خدا کی قربت و رضا
مندی حاصل ہو سکتی ہے۔ پیدائش ۴ باب ۲ و ۴ آیت (۱۳) آدمی کا بدن
اور رُوح دونو آخر کو ابد تک ساتھ ملے جُلے رہیں گے۔ پیدائش ۵ باب
۲۴ آیت۔ عبرانیوں ۱۱ باب ۵ آیت۔ (۱۴) گناہ کا انجام ہلاکت ہے۔ پیدائش
۶ تا ۸ باب (۱۵) گناہ کے سبب سے خدا نے ساری زمین کی زبانوں میں
اختلاف ڈالا۔ پیدائش ۱۱ باب ۱ تا ۹ آیت (۱۶) ہر ایک کی بلاہٹ و رتبہ مندی
اور بلندی خدا کے فضل و برگزیدگی پر موقوف ہے۔ مثلاً ابرہام۔ یعقوب
اور یوسف کی دیکھو۔ باب ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۲۱ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۲ اور ۳۷۔
۵۰ تک (۱۷) خدا دُعا کا سننے والا ہے۔ پیدائش ۱۵ باب۔ ۲ تا ۸ آیت
اور ۱۸ باب ۲۳ تا ۳۳ آیت اور ۲۴ باب ۱۲ تا ۵۸ آیت اور ۲۵ باب

۱۲ تا ۲۳ آیت اور ۲۳ باب ۹ تا ۱۲ آیت۔ (۱۸) جو مخالفت رُوح اور جسم میں ہوتی ہے۔ اس کی نظیریں ہابل اور کاہن اضحاق و اسمٰعیل اور یعقوب و عیسو کی آپس کی مخالفت سے ظاہر کی جاتی ہیں۔ (۱۹) کوئی بات اتفاقی نہیں ہے۔ جتنے واقعات کسی کی پیدائش یا ختنہ یا بیاہ یا موت یا قبر سے کچھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب پُر مطلب ہیں۔

پیدائش کی کتاب

پہلا باب

س ۱۔ پہلی آیت سناؤ؟

ج ۔" ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا "

س ۲ اس آیت سے آسمان اور زمین کے حق میں کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ وہ پیدا کئے گئے نہ کہ اپنے آپ سے ہوئے۔ (۲) یہ کہ خدا نے اُن کو پیدا کیا۔ اِن دونوں کا خالق ایک ہی زندہ خدا ہے۔ (۳) یہ کہ خدا نے کسی خاص وقت یعنی ابتدا میں اُن کو پیدا کیا وہ ازل سے نہیں تھے اس سے یہ خیال کہ دو ازلی اصول ہیں۔ یعنی ایک نیک اور دوسرا بد۔ باطل و بے بنیاد ٹھہرتا ہے۔ (۴) یہ کہ جب وہ پیدا ہوئے تو وہ پاک اور اچھے تھے اس لئے کہ اُن کا خالق پاک ہے۔

س ۳ ۔ اس پہلی آیت سے خدا کے حق میں کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا آسمان زمین کا خالق و مالک ہے اور وہ قادر مطلق ہے۔ (۲) یہ کہ خدا اور ہے اور مخلوق اور ہے وہ بالکل جُدا جُدا ہیں۔ جیسے کاریگر اور اُس کی کاریگریاں۔ آسمان اور زمین خدا کے جزو نہیں ہیں۔ وہ اُس سے بالکل الگ ہیں۔ (۳) یہ کہ آسمان و زمین کے دیکھنے سے خدا کی قدرت اور دانائی ظاہر ہوتی ہے۔ رومیوں ۱ باب ۱۹ و ۲۰ آیت۔ (۴) یہ کہ خدا اکیلا

پرستش کے لائق ہے۔ لہذا آسمان وزمین کی یا اُس کی کسی چیز کی پرستش کرنا گناہ ہے۔

س ۴۔ کیا ان پہلی تین آیتوں سے خدا کے تین اقنوم کے وجود کی طرف کچھ اشارہ پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں (۱) لفظ خدا جو پہلی آیت میں پایا جاتا ہے وہ ایک عبرانی لفظ الوھیم کا ترجمہ ہے۔ اور لفظ الوھیم عبرانی زبان میں واحد نہیں بلکہ جمع ہے۔ پیدائش ۱ باب ۲۶ آیت اور ۳ باب ۲۲ آیت۔ (۲) آیت دوسری میں خدا کی رُوح کا صاف ذکر اور اُس کے کام کا بھی کچھ بیان پایا جاتا ہے۔ (۳) آیات ۳ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۴ و ۲۸ میں اس کا ذکر ہے کہ خدا نے اپنے کلام کے ذریعے سے سب کچھ پیدا کیا۔ اس بیان کا یُوحنا ۱ باب ۱ تا ۳ آیت عبرانیوں ۱ باب ۲ آیت کے مقابلہ کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آیات مذکورہ میں مسیح کی طرف بھی اشارہ ہے۔

س ۵۔ خدا نے پہلے دِن کیا پیدا کیا؟

ج۔ "اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا اور خدا نے اُجالے کو دیکھا۔ کہ اچھا ہے۔ اور خدا نے اُجالے کو اندھیرے سے جُدا کیا اور خدا نے اُجالے کو دِن کہا اور اندھیرے کو رات کہا۔ سو شام اور صبح پہلا دن ہوا۔"

س ۶۔ خدا نے دوسرے دِن کیا پیدا کیا؟

ج۔ "اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے بیچ فضا ہو اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا۔"

س ۷۔ خدا نے تیسرے دن کیا پیدا کیا؟

ج ۔اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے پانی ایک جگہ جمع ہوئیں کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہو گیا۔اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جمع ہوئے پانیوں کو سمندر کہا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے ۔اور خدا نے کہا زمین گھاس اور نباتات کو جو بیج رکھتیں اور میوہ دار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلتے۔جو زمین پر آپ ہیں بیج رکھتے ہیں اُگائے اور ایسا ہی ہو گیا۔تب زمین نے گھاس اور نباتات کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھتیں اور درختوں کو جو پھل لاتے ہیں۔جن کے بیج ان کی جنس کے موافق اُن میں ہیں اُگایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔سو شام اور صبح تیسرا دن ہوا۔"

س ۸۔ خدا نے چوتھے دن کیا پیدا کیا؟

ج "اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا میں نیّر ہوں کہ دن اور رات میں فرق کریں۔اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے باعث ہوں اور آسمان کی فضا میں انوار کیلئے ہوئیں کہ زمین پر روشنی بخشیں اور ایسا ہی ہو گیا۔سو خدا نے دو بڑے نور بنائے ایک نیّر اعظم جو دن پر حکومت کرے اور ایک نیّر اصغر جو رات پر حکومت کرے اور ستاروں کو بھی بنایا اور خدا نے اُن کو آسمان کی فضا میں رکھا کہ زمین پر روشنی بخشیں اور دن پر اور رات پر حکومت کریں۔اور اُجالے کو اندھیرے سے جدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔سو شام اور صبح چوتھا دن ہوا۔"

س ۹۔ خدا نے پانچویں دن کیا پیدا کیا؟

ج "اور خدا نے کہا کہ پانیوں سے رینگنے والے جاندار کثرت سے موجود ہوئیں اور پرندے زمین پر آسمان کی فضا میں اُڑیں اور خدا نے بڑے

بڑے دریائی جاندار اور ہر قسم کے رینگنے والے جانداروں کو جو پانیوں
سے بکثرت موجود ہوئے تھے۔ اُن کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں
کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ اور خدا نے
اُن کو برکت دے کے کہا کہ پھلو اور بڑھو اور سمندروں کے پانیوں کو مالا
مال کرو اور پرندے زمین پر بہت ہوں۔ سو شام اور صبح پانچواں دن ہوا۔"

س ۱۔ خدا نے چھٹے دن کیا پیدا کیا؟

ج۔ " اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق مواشی
اور کیڑے مکوڑے اور جنگلی جانور اُن کی جنس کے موافق پیدا کرے اور ایسا
ہی ہو گیا۔ اور خدا نے جنگلی جانوروں کو اُن کی جنس کے موافق اور مواشیوں
کو اُن کی جنس کے موافق اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کو اُن کی جنس کے
موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو
اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں۔ کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے
پرندوں پر اور مواشیوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو
زمین پر رینگتے ہیں۔ سرداری کریں اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا
کیا۔ خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا نر اور ناری اُن کو پیدا کیا اور خدا نے
اُن کو برکت دی اور خدا نے اُنھیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو
اور اُس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں پر اور سب
چرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو اور خدا نے کہا۔ دیکھو میں ہر
ایک بیج دار نباتات کو جو تمام روئے زمین پر ہے اور ہر ایک درخت کو جس میں
بیج دار پھل ہے دیتا ہوں اور یہ تمہیں کھانے کے واسطے ہو گا اور زمین کے
سب چرندوں کو اور آسمان کے سب پرندوں کو اور سب کو جو زمین پر رینگتے

Scanned with CamScanner

ہیں - جن میں زندگی کا دم ہے۔ سب طرح کی سبزی اُن کے کھانے کے لئے دیتا ہوں اور ایسا ہی ہو گیا اور خدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا۔ نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔ سو شام اور صبح چھٹواں دن ہوا"۔

س ۱۱ - لفظ دن جو آیات ۵-۸-۱۳-۱۹-۲۳ و ۳۱ میں پایا جاتا ہے کیا معنی رکھتا ہے؟

ج - بعضوں کا گمان یہ ہے کہ یہاں پر دن سے صرف ۲۴ گھنٹے مراد ہیں لیکن زیادہ مسیحی عالموں کی رائے یہ ہے۔ کہ اِن آیات میں دن گھنٹوں سے یا اُن کے حساب سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اس لفظ سے اِک، نامعلوم عرصہ مراد ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ "خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہے"۔ ۲ پطرس ۳: ۸ پھر پیدائش ۲: ۴ میں لفظ دن کا ایسا بیان ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس سے ۲۴ گھنٹے مراد نہیں ہیں۔ پیدائش ۲: ۷۔ زبور ۱۱۰: ۳ یوحنا ۸: ۵۶۔ رومیوں ۱۰: ۲۱ عبرانیوں ۳: ۸۔

س ۱۲ - خدا نے حکم دیا کہ ہر ایک بیج اپنی جنس و ذات کے مطابق پھل لائے۔ اس سے ہمیں کیا کیا نصیحتیں حاصل ہوتی ہیں؟ دیکھو ۱۱-۱۲-۲۱-۲۴-۲۵ آیات +

ج -(۱) یہ کہ جیسی ہر ایک کی ذات و طبیعت ہے ویسے ہی اُس کے کام ہونگے اگر طبیعت گناہ آلودہ ہے تو کام بھی ویسے ہی ہونگے۔ (۲) چونکہ ہم سب آدم کے ہم جنس و ہم ذات ہیں اِس لئے ہم اس کا سا پھل لائیں گے آدم کی اولاد سے کوئی نیک کام نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے کہ اُس کی ذات گناہ آلودہ ہے۔ (۳) یہ کہ وہ پُرانی گناہ آلودہ ذات نہیں بدلے گی اُس کا

بیج بگڑا ہوا ہے اور وہ اس بگڑے ہوئے بیج کے مطابق آخر تک برابر پھل لائیگی یوحنا ۳: ۶ - (۴) پاک ذات حاصل کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ جب تک کہ پاک دل ہمارے اندر پیدا نہ ہو۔ تب تک ہم سے پاک کام پیدا نہیں ہو سکتے ہیں لہذا داؤد کے موافق ہمیں خدا سے دُعا مانگنی چاہیئے کہ "اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر" زبور ۵۱: ۱۰ ٭

س ۱۳ - خدا نے اِنسان کو کیسا پیدا کیا ؟

ج - (۱) "خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا نر و ناری اُنکو پیدا کیا" آیت ۲۷ - (۲) خدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اُس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں پر اور سب چرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو" آیت ۲۸ (۳) "خدا نے اُن کو کھانے کے لئے ہر ایک بیج دار نباتات جو تمام روئے زمین پر ہے۔ اور ہر ایک درخت جس میں بیج دار پھل ہے دئے" آیت ۲۹ ٭

س ۱۴ - آیت ۲۶ میں لکھا ہے کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں اس آیت میں لفظ ہم سے کیا مراد ہے ؟

ج (۱) بہت سے مسیحی عالم کہتے ہیں کہ یہ خدا کے تین اقنوم یعنی باپ بیٹے اور رُوح القدس کی طرف اشارہ ہے اس خیال کی تائید کے لئے دیکھو پیدائش ۳: ۲۲ و ۱۱: ۷ اور یسعیاہ ۶: ۸ (۲) بعض کہتے ہیں کہ خدا نے پاک فرشتوں سے یہ کہا اس گمان کے لئے بہت تھوڑا ثبوت ہے (۳) بہت سے اور کہتے ہیں کہ یہ صرف محاورہ کی بات ہے یعنے لفظ ہم فقط برائے عزت استعمال کیا جاتا ہے یہ گمان بھی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا (۴) بہتیرے مسیحی عالم یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا اس آیت میں زمین سے مخاطب ہو کر بولتا ہے۔ اب زمین تیار

اور دوسری رُوحانی و آلہی ۔

س ٦ ۔ آدمی کے بدن کے حق میں پاک نوشتے کیا سکھاتے ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ خدا نے اُس کو بنایا ۔ "تمہارا بدن رُوح القدس کی ہیکل ہے" ۔ ۱ قرنتیوں ٦ : ۱۹ (۲) ہمارا خداوند یسُوع مسیح "ہمارے خاکی بدن کو بدل کے اپنے جلالی جسم کی مانند بنائے گا" ۔ فلپیوں ۳ : ۲۱ ۔ ۱ قرنتیوں ۱۵ : ۳۵ - ۴۹ ۔

س ۷ ۔ باغ عدن میں آدم کے رکھے جانے کا حال بیان کرو ؟

ج "اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف سے ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا ۔ وہاں رکھا اور خداوند نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں خوب تھا اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی ۔ اور وہاں سے تقسیم ہو کے چار سرے نہروں کے بنی ۔ ...... اور خداوند خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن میں ۔ کھا کہ اُس کی باغبانی اور نگہبانی کرے ۔

س ۸ باغ عدن میں آدم کے کھیتی کرنے سے ہمارے لئے کیا نصیحت نکلتی ہے ؟

ج ۔ یہ کہ آدم بیگناہی کی حالت میں کھیتی اور باغبانی کرتا تھا لہذا کھیتی کرنے یا ہاتھ سے کسی طرح کی محنت کرنے میں بے عزتی نہیں ہے ۔ جو کوئی کھیتی کر کے زندگی بسر کرتا ہے وہ اِس بیان سے تسلّی پائے خداوند یسُوع مسیح بھی اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں ہاتھ سے محنت کرتا تھا اور اِس طرح اُس نے بہت مدّت تک اپنی زندگی بسر کی ۔

س ۹ ۔ پولوس رسول نے محنت کرنے کے حق میں کیا حکم دیا ؟

Scanned with CamScanner

ج ۔"اور جب ہم تمہارے ساتھ تھے تب ہم نے تمہیں یہ حکم کیا کہ جو کوئی محنت نہ کرنا چاہے وہ کھانے کو نہ پائے کیونکہ ہم سنتے ہیں کہ تم میں سے کئی ایک کج روی کے ساتھ چلتے اور کچھ کام نہیں کرتے بلکہ اوروں کے کام میں دخل کرتے ہیں۔ ایسوں کو ہم اپنے خداوند یسوع مسیح سے حکم دیتے ہیں اور اُن کی منت کرتے ہیں۔ کہ وہ چپ چاپ کام کر کے اپنی ہی روٹی کھائیں"۔ ۲ تسلونیکیوں ۳: ۱۰-۱۲۔

س ۱۰۔ خدا نے باغِ عدن کے بیچوں بیچ کون سے دو خاص درخت اُگائے؟

ج۔ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت۔ آیت ۹۔

س ۱۱۔ خدا نے باغ عدن کے درختوں کی نسبت کیا حکم دیا؟

ج۔ "تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اُس سے کھائیگا تو ضرور مریگا"۔

س ۱۲۔ حیات کے درخت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اُس کے پھل کھانے سے آدمی جیتا رہتا تھا جب اُس نے نافرمانی کی تب وہ باغ سے نکالا گیا تاکہ حیات کے درخت سے کھانے نہ پائے اور ہمیشہ جیتا نہ رہے پیدائش ۳: ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ مکاشفات ۲۲: ۱-۵ و ۱۴۔

س ۱۳۔ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اس کے کھانے سے آدم اپنے تجربہ سے بدی سے واقف ہوا۔ جیسے کہ کوئی تندرست آدمی زہر کھا کر اپنے تجربہ سے اُس کی تاثیرات جان لیتا ہے ویسے ہی آدم اُس درخت کا پھل کھانے سے گناہ کی بُری تاثیرات سے واقف ہوا۔

س ۱۴۔ پہلی عورت کی پیدائش کا حال بیان کرو؟

ج ۔"اور خداوند خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے میں اس کے لئے ایک ساتھی اس کی مانند بناؤں گا . . . . . . اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری

نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کے بدلے گوشت بھر دیا اور خداوند خدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اِس سبب سے وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔ اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے اور وہ دونو آدم اور اُسکی جورو ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے"۔ آیت ۱۸ و ۲۱-۲۵-

س ۱۵۔ عورت کی پیدائش کے بیان سے آدمی اور اُس کی عورت کے حق میں کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ آدمی کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ہے آیت ۱۸۔ "ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے"۔ ا قرنتیوں ۷: ۲۔ (۲) عورت اپنے خاوند کی ساتھی اور مددگار ہے۔ (۳) عورت نہ تو مرد کے سر سے اور نہ اُس کے پاؤں سے نکالی گئی بلکہ اُسکی پسلی سے اِس سے شاید یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ پیدائش کے وقت عورت آدمی کی برابری رکھتی تھی۔ مگر گناہ کے سبب سے اُس کی یہ برابری جاتی رہی پیدائش ۳: ۱۶۔ (۴) آدم اور حوّا مسیح اور اُس کی کلیسیا کی پیش نشانی ہیں۔ جیسے آدم کی موت کی سی نیند سے حوّا کی پیدائش ہوئی ویسے مسیح کی نیند کی سی موت سے کلیسیا کی پیدائش ہوئی" آیت ۲۱ و ۲۲۔ "یہ بھید بڑا ہے پر میں مسیح اور کلیسیا کی بابت بولتا ہوں"۔ افسیوں ۵: ۲۹-۳۲۔ (۵) خدا نے ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کو پیدا کیا اِس سے اُس کی یہ مرضی ظاہر ہوئی کہ کوئی آدمی ایک عورت سے زیادہ نہ رکھے اور اگر رکھے تو سخت گناہ کرتا ہے۔ (۶) بیاہ کرنا ذی عزت رشتہ ہے جس وقت کہ

آدم اور حوّا بے گناہ تھے خدا ہی نے یہ رشتہ ٹھہرایا یہ رشتہ بیگناہی کی حالت میں مقرر ہوا لہذا مجرد رہنا بہ نسبت بیاہ کرنے کے نہ تو پاکیزگی کا نشان ہے اور نہ پاکیزگی بڑھانے کا وسیلہ ہے۔ جیسے کہ بعض مسیحی گمان کرتے ہیں۔ پیدائش ۵: ۲۱-۲۴ "بیاہ کرنا سب میں بھلا ہے"۔ عبرانیوں ۱۳: ۴۔ رُوح صاف فرماتی ہے کہ آخر زمانے میں کتنے لوگ گمراہ کرنے والی رُوحوں اور دیوں کی تعلیموں سے جا لپٹ کے ایمان سے برگشتہ ہونگے اور وہ بیاہ کرنے سے منع کرینگے"۔ ۱تمطاوس ۴: ۱-۴۔

س ۱۶ - آدمی کو اپنی عورت سے کس قدر پیار کرنا چاہیئے؟

ج (۱) وہ اُس کو اپنے ماں باپ اور سب عزیز رشتہ داروں اور دوستوں سے زیادہ پیار کرے آیت ۲۴ افسیوں ۵: ۳۱ - (۲) وہ اُس سے ایسا پیار کرے جیسا کہ اپنے آپ کو آئت ۲۴ افسیوں ۵: ۲۸ - (۳) وہ اُس کو ایسا پیار کرے جیسا کہ مسیح نے کلیسیا کو کیا افسیوں ۵: ۲۵-۳۳۔

س ۱۷ - ہر مسیحی شوہر اپنی روزمرّہ کی دُعا میں اِس بات کی نسبت کیا عرض کرے؟

ج - یہ کہ اے خداوند مجھے یہ طاقت دے کہ میں اپنی عورت کو اوروں سے زیادہ پیار کروں۔ میں اُس کو ایسا پیار کروں جیسا کہ میں اپنے ہی بدن کو اور جیسا کہ تونے مجھ کو پیار کیا کاش کہ ہر ایک مسیحی شوہر یہی دُعا کیا کرے۔

س ۱۸ - اُن خاص برکتوں کا مختصر حال بیان کرو جو خدا نے پیدائش کے وقت آدم کو عنایت کیں؟

ج (۱) یہ کہ اُس نے اُس کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ (۲) اُس کو خوشنما پھل دار باغ میں بسایا۔ (۳) کل حیوانات اُس کے تابع کئے۔ (۴) آرام کے لئے

ساتواں دن مقرر کیا (۵) اُس کی مدد کے لئے ایک ہم ذات اور ہمتا عورت کو بنایا (۶) خدا آپ ہی اُس سے بات کیا کرتا تھا اور اپنی رفاقت سے اُس کو خوش و خورم کیا کرتا تھا۔

تیسرا باب

س ۱۔ دنیا میں گناہ کے ظاہر ہونے کا حال بیان کرو؟

ج "اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا؟ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا اور نہ اُسے چھونا۔ ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ۔ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُس سے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا۔" آیت ۱-۶۔

س ۲۔ اِس پہلے گناہ کی وجوہات بیان کرو؟

ج (۱) یہ گناہ شیطان کے بہکانے سے ہوا اُس نے عورت کے دل میں یہ

بیج بویا۔ (۲) یہ گناہ خدا کے کہنے پر شک کرنے کے سبب سے وجود میں آیا۔
"شیطان نے عورت سے یہ کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے۔" حالانکہ خدا نے یہ کہا تھا
کہ جس دن تو اُس سے کھائیگا تو ضرور مریگا۔" آیت ۴ اور ۲: ۱۷۔ (۳) یہ گناہ
مزے دار کھانے کے لالچ کے سبب سے ہوا جیسا کہ لکھا ہے کہ "عورت نے جو
دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا
آیت ۶۔ (۴) یہ گناہ منع کئے ہوئے علم کے حاصل کرنے کی خواہش سے پیدا
ہوا۔ جیسا لکھا ہے کہ "عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت عقل بخشنے میں خوب ہے
تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا۔" آیت ۶۔

س ۳۔ کیا نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل کھانے کی ممانعت آدم کی فرماں
برداری کی واجبی کسوٹی تھی؟

ج۔ ہاں اس لئے (۱) وہ سب درختوں کا پھل کھا سکتا تھا اُس کو کچھ بھوک
یا کمی نہ تھی۔ (۲) وہ صاف آگاہ کیا گیا تھا کہ اُس کے کھانے سے موت کی
سزا ہوگی اُس نے دیدہ و دانستہ نافرمانی کی (۳) وہ نابالغ نہ تھا (۴)
وہ خدا سے صحبت رکھتا تھا۔ اور اس سے شیطان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ہدایت
وطاقت پاسکتا تھا لہٰذا اُس کا گناہ سخت معلوم ہوتا ہے اور وہ کوئی معقول
عذر پیش نہیں کرسکتا ہے۔

س ۴۔ اِس پہلے گناہ کے نتائج بیان کرو؟

ج (۱) شرم "تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور
انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔" آیت ۷ (۲) ڈر
"اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی اور
آدم اور اُس کی جورو نے آپ کو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے درختوں

میں چھپایا"۔ آیت ۸۔ (۳) جھوٹ "تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ وہ بولا کہ مَیں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور ڈرا کیونکہ میں ننگا ہوں۔ اِس لئے مَیں نے آپ کو چھپایا"۔ آیت ۹ و ۱۰۔ (۴) آدم و حوّا میں نااتفاقی "آدم نے کہا کہ اِس عورت نے جسے تو نے میری ساتھی کر دیا مجھے اُس درخت سے دیا اور مَیں نے کھایا"۔ آیت ۱۲۔ آدم نے پہلے یہ کہا تھا کہ "اب یہ عورت میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے"۔ پیدائش ۲: ۲۳۔ اب وہ کہتا ہے کہ "اِس عورت نے جسے تُو نے میری ساتھی کر دیا وغیرہ"۔ اب اِن دونو باتوں میں کتنا بڑا فرق ہے کیا گناہ سے بیوی اور شوہر میں نااتفاقی پیدا نہیں ہوتی ہے؟

س ۵۔ خدا نے سانپ کو کیا سزا دی؟

ج (۱) یہ کہ وہ سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا آیت ۱۴۔ (۲) یہ کہ اُس کی نسل اور عورت کی نسل کے درمیان سخت اور دائمی دشمنی ہوئی۔ آیت ۱۵۔ (۳) یہ کہ آخر کو عورت کی نسل اُس کے سر کو کچلیگی۔ آیت ۱۵۔

س ۶۔ شیطان کن باتوں میں سانپ کی مانند ہے؟

ج (۱) یہ کہ شیطان کی ذات بدلنے کی نہیں ہے جیسے کہ سانپ کی یوحنا ۸: ۴۴۔ (۲) یہ کہ شیطان اِنسان کا دشمن ہے جیسے کہ سانپ مرقس ۷: ۲۹ و ۳۰ اور ۹: ۲۵ و ۲۶ اعمال ۱۳: ۱۰۔ ۱ پطرس ۵: ۸ و ۹ (۳) یہ کہ شیطان تاریکی میں پیچھے سے آدمی کو ایذا پہنچاتا ہے جیسے کہ سانپ پیچھے سے آدمی کی ایڑی کو کاٹتا ہے۔ (۴) شیطان کے سر کے کچلے جانے سے آدمی زخمی کیا جائیگا جیسے کہ مسیح زخمی کیا گیا۔

Scanned with CamScanner

س۷ - پندرہویں آیت کو سناؤ؟

ج "اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا۔"

س۸ - اس آیت میں عورت کی نسل سے کیا مراد ہے؟

ج - یہ خداوند یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کے ثبوت یہ ہیں (۱) نسل واحد ہے نہ کہ جمع وہ ایک ہی شخص کی طرف اشارہ کرتی ہے ابرہام اور اس کی نسل سے وہ وعدے کئے گئے۔ چنانچہ وہ نہیں کہتا کہ تیری نسلوں کو جیسا بہتوں کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہتا ہے کہ تیری نسل کو سو وہ مسیح ہے۔" گلتیوں ۳: ۱۶ (۲) خداوند یسوع مسیح عورت سے پیدا ہوا۔ "جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا۔" گلتیوں ۴: ۴ لوقا ۱: ۲۶-۳۸ - (۳) خداوند یسوع مسیح شیطان کے سر کو کچلنے کے لئے ظاہر ہوا اور اس کام میں وہ خود زخمی کیا گیا۔ "جو کوئی گناہ کرتا ہے سو شیطان کا ہے کہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہے خدا کا بیٹا اس لئے ظاہر کیا گیا ہے کہ شیطان کے کاموں کو نیست کرے۔" ۱ یوحنا ۳: ۸ یسعیاہ ۵۳: ۵

س۹ - پہلے آدمی کی آزمائش میں اور خداوند یسوع مسیح کی آزمائش میں جن چند باتوں میں موافقت ہے ان کا کچھ بیان کرو؟

ج (۱) دونو شیطان سے آزمائے گئے آدم باغ عدن میں اور مسیح بیابان میں۔ متی ۴: ۱-۱۱ (۲) جس وقت وہ آزمائے گئے دونو پاک تھے پیدائش ۱: ۲۷ - متی ۳: ۱۷ (۳) شیطان نے جھوٹ بول کے دونو کو فریب دینا چاہا۔ پیدائش ۳: ۴ و ۵ لوقا ۴: ۶ و ۷ - (۴) شیطان نے تین طرح سے عورت

کو فریب دیا اور نیز اسی طرح سے خداوند یسوع مسیح کو بھی فریب دینا چاہا۔
پیدائش ۳: ۵ و ۶ لوقا ۴: ۳-۱۳۔

س ۱۰ - خدا نے عورت کو کیا سزا دی؟

ج - اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا اور درد سے تو لڑکے جنے گی۔ اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔" آیت ۱۶۔

س ۱۱ - خدا نے آدم کو کیا سزا دی؟

ج (۱) یہ کہ زمین اُس کے سبب سے لعنتی ہوئی۔ اور اُس نے آدم کے گناہ کے سبب سے اُس کے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگائے۔ (۲) یہ کہ تکلیف کے ساتھ اپنی عمر بھر زمین سے خوراک پائے وہ اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے (۳) اُس کا بدن پھر خاک میں جائے۔ آیت ۱۷-۱۹+

س ۱۲ - اُس وقت عورت کو کیا نام دیا گیا اور کس سبب سے؟

ج - اور آدم نے اپنی جورو کا نام حوّا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔" آیت ۲۰۔

س ۱۳ - ثابت کرو کہ کل آدم زاد آدم اور حوّا سے پیدا ہوئے ہیں؟

ج - (۱) اس لئے کہ پاک نوشتوں میں یوں لکھا ہے " اور ایک ہی لہو سے آدمیوں کی سب قومیں تمام زمین کی سطح پر بسنے کے لئے پیدا کیں اور مقررہ وقتوں اور ان کی سکونت کی حدوں کو ٹھہرایا۔" اعمال ۱۷: ۲۶ (۲) سب آدم زاد کے ایک سے ہی جسم ہیں۔ (۳) اُن کی زبانوں میں بلحاظ چند باتوں کے ایسی موافقت ہے کہ بہتیرے عالم یہ کہتے ہیں کہ ابتدا میں سبھوں کی زبان ایک ہی تھی (۴) سبھوں میں ایک ہی طرح کے حواس اور جسمانی و عقلی اوصاف ہیں جن سے سبھوں

کی ایک ہی اصلیت معلوم ہوتی ہے (۵) سبھوں میں آدم کے سے گناہ کے پھل پائے جاتے ہیں۔ جیسے اُس میں گناہ کے سبب سے شرم و ڈر اور جھوٹ و دشمنی پیدا ہوئے ویسا ہی سبھوں میں یہی باتیں پائی جاتی ہیں۔

س ۱۴۔ پیدائش ۲: ۱۷ میں لکھا ہے کہ "نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دِن تو اُسے کھائیگا تو ضرور مریگا"۔ کیا جس دن آدم نے اُس سے کھایا وہ اُسی دِن مرا؟

ج۔ ہاں کیونکہ خدا کی حضوری سے نکالا جانا اور اُس کی صحبت سے محروم کیا جانا ہی موت ہے پس جس دن آدم نے گناہ کیا وہ خدا کی حضوری اور اُسکی صحبت سے نکالا گیا۔ موت کا پہلا پھل یعنی شرم اور جھوٹ اور دشمنی اور خوف سے خدا کی حضوری کی انتظاری کرنا۔ یہی پھل آدم اُسی دن سے کھانے لگا اور اُسوقت سے لیکر اب تک اُسکی اولاد کھاتی چلی آئی ہے جب ہمارا خداوند یسوع مسیح ہمارے گناہوں کے سبب سے صلیب پر کھینچا گیا تو اُسنے بھی یہی موت سہی یعنے وہ خدا کے حضور سے محروم ہؤا وہ آپ ہی اِسبات کی گواہی دیتا ہے جب اُس نے یہ کہا کہ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"۔ تو اُسنے اُسیوقت موت کی سزا اٹھائی

س ۱۵۔ آدم اور حوّا کے گناہ کے حق میں عہد جدید میں کیا لکھا ہے؟

ج (۱) یہ کہ "ایک آدمی کے وسیلے گناہ دنیا میں آیا"۔ رومیوں ۵: ۱۲۔ (۲) "آدم میں شامل ہو کے سب مرتے ہیں"۔ ۱ قرنتیوں ۱۵: ۲۲۔ ایک کی خطا کے سبب موت نے بادشاہت کی"۔ رومیوں ۵: ۱۲ (۳) یہ کہ شیطان نے اپنی دغابازی سے حوّا کو ٹھگا ۲ قرنتیوں ۱۱: ۳ "عورت فریب کھا کے گناہ میں پھنسی"۔ ۱ تمطاؤس ۲: ۱۴۔

س ۱۶۔ اکیسویں آیت میں یہ لکھا ہے "اور خداوند خدا نے آدم اور اُس کی جورو کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کے اُن کو پہنائے"۔ اِس کے کیا معنی ہیں؟

Scanned with CamScanner

ج ۔ یہ خداوند یسوع مسیح کی قربانی کی طرف اشارہ کرتا ہے ہمارے پہلے والدین نے جب پہچانا کہ ہم گنہگار اور ننگے ہیں تو انجیر کے پتّوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں لیکن خدا نے اُن کے لئے چمڑے کے کرتے بنائے ایسے ہی ہمارے خداوند یسوع کی قربانی سے ہمارے گناہ ڈھانپے جاتے ہیں زبور ۳۲:۱-اور ۸۵:۲ رومیوں ۴:۷-

س ۱۷- آدم کے پہلے گناہ کی کیفیت سے ہمارے لئے کونسی باتیں نکلتی ہیں؟

ج (۱) جب کوئی امتحان میں پھنسے تو وہ نہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے امتحان میں پھنسا کیونکہ خدا بدیوں سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا ہے مگر ہر شخص اپنی خواہشوں سے لبھا کر اور جال میں پھنس کر امتحان میں پڑتا ہے سو خواہش جب حاملہ ہوئی تب گناہ پیدا کرتی اور گناہ جب تمامی تک پہنچا موت کو جنتا ہے اے میرے پیارے بھائیو فریب نہ کھاؤ" یعقوب ۱:۱۳-۱۶ (۲) شیطان ہم کو بھی ورغلانے چاہتا ہے۔ جیسے کہ اُس نے ہمارے پہلے والدین کو ورغلایا ہم ہوشیار ہیں نہیں تو ہم بھی اس کے پنجے میں پھنس جائیں گے ا پطرس ۵:۸-۹ (۳) ہمارے پہلے والدین جب اپنی فعل مختاری پر چھوڑے گئے تو اُس کو بیجا طور سے استعمال میں لاکر برگشتہ ہوئے چاہیے کہ ہم اپنی فعل مختاری پر بھول نہ جائیں بلکہ ڈرتے ہوئے اُسکو استعمال میں لائیں "ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ برے سے بچا" (۴) خدا کی محبت نافرمانبردار گنہگار انسان کی طرف کیا ہی عجیب معلوم ہوتی ہے جب آدم شرم اور ڈر کے مارے خدا کے حضور سے بھاگ گیا تھا تو خدا نے خود اُسے ڈھونڈا اور آپ ہی معافی پانے کی راہ کھولی لوقا ۱۵:۴ و ۸ و ۲۰-

س ۱۸- اگر کوئی کہے کہ خدا تو جانتا تھا کہ آدم گناہ کریگا تو پھر کیوں اُس کو فعل مختار

بنایا۔ کیوں اُسے گناہ کرنے سے جبراً باز نہ رکھا تو اِس اعتراض کا کیا جواب ہے؟

ج (۱) اے آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے؟ کیا کاریگری کاریگر کو کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا" رومیوں ۹: ۲۰۔ (۲) یہ کہ اب تک خدا کا کام پورا نہیں ہوا جب تک کہ ہم کسی کاریگر کے کام کی غرض اور انجام کو نہ دیکھیں ہم اُس کی نسبت رائے دینے کے لائق نہیں ہیں جب خدا کے کل کام پورے ہونگے تو اُس کی دانائی وراستی اور محبت صاف صاف ظاہر ہوں گی "خدا کو دنیا کے شروع سے اپنے سب کام معلوم ہیں" اعمال ۱۵: ۱۸ (۳) جس حال ہیں کہ خدا نے آدم کو یوں پیدا کیا تو ضرور یہی حالت اُس کے لئے بہتر تھی۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے"۔ پیدائش ۱: ۳۱۔ آخر کو ہر ایک مخلوق خدا کے اِس عجیب انتظام کی دانائی وراستی اور محبت کو دیکھ کر یہ کہے گا "واہ خدا کی دولت و حکمت کی کیسی گہرائی ہے۔ اُس کی عدالتیں دریافت سے کیا ہی پرے اور اُس کی راہیں پتہ ملنے سے کیا ہی دُور ہیں کہ کِس نے خداوند کی عقل کو جانا ہے یا کون اُس کا صلاح کار رہا یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہے کہ اُسے پھر دیا جائیگا۔ کیونکہ اُسی سے اور اُس کے سبب اور اُسی کے لئے ساری چیزیں ہوئی ہیں ابد تک اُسی کی بزرگی ہو آمین" رومیوں ۱۱: ۳۳۔۳۶۔

س ۱۹۳۔ درختِ حیات کی راہ کی نگہبانی کرنے کے واسطے کون مقرر ہوا؟

ج۔ جب خدا نے آدم و حوّا کو باغِ عدن سے نکال لیا تھا اُس نے درختِ حیات کی راہ کی نگہبانی کے لئے کروبیوں کو چمکتی تلوار کے ساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا۔ آیت ۲۴+

چوتھا باب

س ۱- آدم کے پہلے اور دوسرے بیٹے کا نام بتاؤ؟
ج - قائن اور ہابیل-
س ۲- اُن کے پیشوں کا حال بتاؤ؟
ج "ہابیل بھیڑ بکری کا چرواہا اور قائن کسان تھا" آیت ۲-
س ۳- قائن اور ہابیل خداوند کے واسطے کیا کیا ہدیہ لائے؟
ج - چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے حاصل میں سے خداوند
کے واسطے ہدیہ لایا اور ہابیل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں سے لایا اور
خداوند نے ہابیل کو اور اُس کے ہدیئے کو قبول کیا" آیت ۳ و ۴-
س ۴- قائن اور ہابیل کے ہدیوں میں کیا فرق تھا کہ خدا نے ایک کو قبول کیا او
دوسرے کو نہ کیا؟
ج - خدا نے ہابیل کے ہدیئے کو اس لئے قبول کیا کہ جو بھیڑ وغیرہ اُس نے چڑھائیں
وُہ خداوند یسُوع مسیح کی قربانی کیطرف اشارہ کرتی تھیں- اس لئے خدا کی نظر
میں وُہ ہدیہ نہایت ہی پسندیدہ نظر آیا اور خدا نے قائن کا ہدیہ جو کھیت کے
حاصل میں سے تھا قبول نہیں کیا- اِس لئے کہ وہ صرف آدمی کی محنت کی طرف
اشارہ کرتا تھا-
س ۵- عبرانیوں کے ۱۱: ۴ میں ہابیل کی قربانی کی فضیلت کا کیا ثبوت لکھا ہے؟
ج "ایمان سے ہابیل نے قائن سے بہتر قربانی خدا کو گزرانی- اُسی کے سبب اُس
کے راستباز ہونے پر گواہی دی گئی .... اور اسی کے وسیلے وہ اگرچہ مر

گیا تو بھی کلام کرتا ہے عبرانیوں ۱۱: ۴ -

س ۶ ہابیل کے مارے جانے کا حال بیان کرو؟

ج ۶ "اور قائن نے اپنے بھائی ہابیل سے باتیں کیں اور جب وہ دونو کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن اپنے بھائی پر اُٹھا اور اُسے مار ڈالا" آیت ۸ -

س ۷ - ۱ یوحنا ۳: ۱۲ میں قائن کے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالنے کا کیا سبب بتایا جاتا ہے؟

ج - "قائن کے مانند نہیں جو اس شریر کا تھا اور اپنے بھائی کو قتل کیا اور اُس نے کیوں اُسے قتل کیا؟ اسواسطے کہ اُسکے کام بُرے تھے پر اُس کے بھائی کے کام راست" ۱ یوحنا ۳: ۱۲ -

س ۸ - جب قائن نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تو کس نے اُسے ڈھونڈا اور اُسے کیا کہا؟

ج - خداوند نے - "اور کہا کہ تیرا بھائی ہابیل کہاں ہے" -

س ۹ - قائن نے کیا بہانہ کیا؟

ج - "کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں"

س ۱۰ - اِس گناہ کے سبب سے خدا نے قائن کو کیا سزا دی؟

ج "اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا - جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا لہو لے کہ جب تو زمین پر کھیتی کریگا - وہ پھر تجھے اپنا حاصل نہ دیگی اور زمین پر تو پریشان اور آوارہ ہو گا" آیت ۱۱ و ۱۲ -

س ۱۱ - عبرانیوں ۱۲: ۲۴ میں لکھا ہے کہ مسیح کا لہو ہابیل کے لہو کی نسبت بہتر باتیں بولتا ہے - اِس کے کیا معنے ہیں؟

ج - یہ کہ ہابیل کے لہو کے سبب قائن اور زمین پر لعنت آئی - پر مسیح کے لہو

Scanned with CamScanner

کے سبب آدمی اور زمین پر برکتیں آتی ہیں۔ ہابیل کا لہو زمین سے خدا کو انتقام
کے واسطے پکارتا ہے پر مسیح کا لہو معافی کے واسطے افسیوں ۱: ۷+ ۱ قرنتیوں ۱:
۱۴+ عبرانیوں ۹: ۱۲+ ۱ پطرس ۱: ۱۹+ مکاشفات ۵: ۹۔

س ۴۔ قائن اور ہابیل کے بیان سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا کی قربت صرف قربانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ہم اپنے ہاتھ
کے حاصل لیکر خدا کے حضور نہیں جا سکتے ہیں۔ (۲) ایک گناہ سے دوسرا گناہ
پیدا ہوتا ہے۔ قائن کے غصہ سے اُس کے بھائی کی خونریزی ہوئی۔ متی
۵: ۲۱-۲۲۔ (۳) ہر ایک جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہے خونی ہے اور تم
جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اُس میں قائم رہے۔" ۱ یوحنا
۳: ۱۵۔ (۴) گناہ چھپ نہیں سکتا نہ تو آدم کا چھپا اور نہ قائن کا دونوں نے چھپانا
چاہا تھا۔ لیکن اُن کی ساری تدبیریں باطل ہوئیں "تو یقین جالو کہ تمہارا گناہ تمہیں
پکڑے گا۔" گنتی ۳۲: ۲۳+ پیدائش ۴۴: ۱۶+ یشوع ۷: ۱۶-۲۶+ (۵) گناہ کی
سزا یہاں شروع ہوتی ہے دیکھو قائن کو کس قدر گھبراہٹ اور ڈر دامنگیر ہوا آیت
۱۳: ۱۴۔ (۶) قائن نے اپنے کھیت کے حاصل میں سے ہدیہ لیکر اُس پر اپنا بھروسہ
ظاہر کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ جس چیز پر وہ بھروسہ رکھتا تھا وہ لعنتی ہوئی اور اُسکی ہلاکت
کا باعث ہوئی۔ لہذا مسیح کی قربانی کو چھوڑ کے جس چیز پر ہم بھروسہ رکھیں وہ آخر کو
ہمارے نقصان و ہلاکت کا باعث ہوگی۔ (۷) خدا گنہگار کو ڈھونڈھتا ہے۔ آدم
کو جب کہ اُس نے گناہ کیا تھا ڈھونڈا اور قائن کو بھی ڈھونڈا۔ اے گنہگار تیرا گناہ
چھپا نہیں ہے۔ خدا تجھ کو اب ڈھونڈتا ہے کیا تو اُس کی آواز سُن کر نہیں ڈرتا؟

س ۳۱۔ اوّلاً کس شخص نے دو بیویاں کیں؟

ج۔ لمک نے۔ آیت ۱۹۔

س ۱۴ - اِس گناہ کے علاوہ اُس نے اور کون سا بھاری گناہ کیا؟
ج - اُس نے ایک جوان کو مار ڈالا - آیت ۲۳ و ۲۴ -
س ۱۵ دو بیویاں کرنے سے کیا کیا برائیاں پیدا ہوتی ہیں
ج (۱) یہ کہ اِس میں خدا کی نافرمانی ہوتی ہے - اُس کی مرضی یہ ہے کہ کوئی مرد ایک عورت سے زیادہ نہ رکھے - متی ۱۹: ۴-۶ - افسیوں ۵: ۳۱-۳۳ - (۲) اگر کوئی دو عورتیں رکھے تو گھر کی بربادی ہوتی ہے - لڑائیاں جھگڑے اور حسد و رشک اور اور پھوٹ پیدا ہوتی ہے - شاید رشک کے سبب سے لمک نے اُس جوان کو مار ڈالا - آیت ۲۳ و ۲۴ (۳) اگر کوئی دو عورتیں رکھے تو اُن دونو کی بے عزتی ہوتی ہے جب دوسری عورت گھر میں لائی جاتی ہے - تو پہلی عورت کی عزت خاک میں ملائی جاتی ہے - (۴) کوئی آدمی دو یا تین عورتوں کو اس قدر پیار نہیں کر سکتا جس قدر کہ شوہر کو اپنی بیوی کو پیار کرنا فرض ہے - اُس کا فرض ہے کہ کہ اپنی عورت کو ایسا پیار کرے جیسا کہ وہ اپنے بدن کو پیار کرتا ہے - افسیوں ۵: ۲۸ و ۲۹ - کوئی آدمی کسی دوسرے کے بدن کی اسقدر ہمدردی نہیں کر سکتا ہے جس قدر کہ وہ اپنے بدن کی کر سکتا ہے - پس وہ کیونکر دو تین عورتوں کی ایسی ہمدردی کرے جیسی کہ اُس کا فرض ہے؟ کیا کسی آدمی کو اپنے اُوپر کوئی ایسا فرض گوارا کرنا چاہیئے جس کا ادا کرنا اُس کے لیئے ناممکن ہے لیکن دو تین عورتوں کو اپنے بدن کے برابر پیار کرنا ناممکن ہے - (۵) جن قوموں یا ملکوں میں دو یا تین عورتوں کا رکھنا جائز و روا ہے - اُن کا حال دیکھو وہ کیسے پست حال ہیں - اور اِس پست حالی کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایسا بد دستور ان میں مروج ہے -

پانچواں باب

س ۱۔ آدم و حوّا کے تیسرے بیٹے کا کیا نام تھا؟
ج۔ سیت۔
س ۲۔ جب سیت پیدا ہوا تو حوّا کیا بولی؟
ج۔ یہ کہ "خدا نے ہابیل کے عوض جسکو قائن نے قتل کیا۔ دوسرا فرزند دیا"
پیدائش ۴: ۲۵۔
س ۳۔ لکھا ہے کہ سیت اپنے باپ آدم کی صورت پر اور اُس کی مانند پیدا ہوا اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
ج۔ یہ کہ جیسا آدم گنہگار ہو گیا تھا۔ ویسا ہی اُسکا بیٹا سیت اپنے باپ کی صورت پر پیدا ہو کر پیدائش ہی سے گناہ آلودہ ہوا۔
س ۴۔ سیت کی پیدائش کے بعد آدم کتنے برس تک جیتا رہا؟
ج۔ آٹھ سو برس تک۔ آیت ۴۔
س ۵۔ کیا آدم سے اور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے؟
ج۔ ہاں۔ آیت ۴۔
س ۶۔ آدم کی ساری عمر کتنے برس کی تھی؟
ج۔ نوسو تیس برس کی۔
س ۷۔ حنوک کے اِس دنیا سے اُٹھائے جانے کا حال بیان کرو؟
ج۔ "اور حنوک ۶۵ برس کا ہوا کہ اُس سے متوسلح پیدا ہوا اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک ۳۰۰ برس خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور اُس سے

بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئیں اور حنوک کی ساری عمر ۳۶۵ برس کی ہوئی اور حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب ہو گیا اِس لئے کہ خدا نے اُسے لے لیا۔" آیت ۲۱: ۲۴۔

س ۸۔ کیا پاک نوشتوں میں کسی اور شخص کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا بھی بیان پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ ایلیاہ کا۔ ۲ سلاطین ۲: ۹-۱۱۔

س ۹ کیا پاک نوشتوں میں حنوک کا کچھ اور ذکر پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں "ایمان کے سبب سے حنوک اُٹھایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور نہ ملا اِس لئے کہ خدا نے اُس کو اُٹھا لیا تھا۔ کیونکہ اُس کے اُٹھ جانے سے پیشتر اُس پر یہ گواہی دی گئی کہ اُس نے خدا کو راضی کیا۔" عبرانیوں ۱۱: ۵۔

س ۱۰۔ حنوک کے بیان سے ہمیں کون سی باتیں معلوم ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ حنوک جو آدم کی ساتویں پشت میں تھا۔ کلیسیا کی پیش نشانی ہے کلیسیا کسی نہ کسی دن حنوک کی مانند اُٹھائی جائیگی "کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُتریگا۔ اور وہ جو مسیح میں ہو کے موئے ہیں۔ پہلے جی اُٹھیں گے۔ بعد اُس کے ہم میں سے جو جیتے چھوٹیں گے۔ اُن سمیت بدلیوں پر ناگاہ اُٹھ جائیں گے۔ تاکہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں۔ سو ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔" ۱ تسلونیقیوں ۴: ۱۶ و ۱۷ اور "دیکھو میں تمہیں ایک بھید کی بات کہتا ہوں کہ ہم سب سوئیں گے نہیں پر ہم سب بدل جائیں گے۔ ایک دم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے وقت کہ نرسنگا تو پھونکا جائیگا اور مُردے اُٹھ کر غیر فانی ہونگے اور ہم بھی بدل جائیں گے" ۱ قرنتیوں ۱۵: ۵۱ و ۵۲۔ (۲) حنوک کی ساری عمر ۳۶۵ برس کی ہوئی یعنے

جتنے دن ایک سال میں ہوتے ہیں۔ اُتنے ہی برس وہ زمین پر رہا سو یہ بھی مطلب سے خالی نہیں ہے۔ بعض مسیحی عالم سمجھتے ہیں کہ دنیا کے ساتویں ہزار برس میں کلیسیا زمین سے اُٹھائی جائیگی۔ ہم اِس بات کے بارے میں کچھ ٹھیک ٹھیک بتا نہیں سکتے ہیں۔ کوئی وہ دن دریافت نہیں کر سکتا ہے۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ یہ بات یکایک ہوگی۔ ایک دم میں ایک پل میں۔ لہٰذا ہر وقت اُمید و خوشی کے ساتھ اُس کی انتظاری کرنا چاہیئے۔ (۳) حنوک کے احوال سے مسیحی دینداری کی صورت و شرط ظاہر ہوتی ہے۔ خدا کے ساتھ ساتھ چلنا یہی دینداری کی بنیاد ہے جو کوئی اندیکھے کو دیکھ دیکھ کے چلتا ہے۔ وہی حنوک کے نمونہ پر چلتا ہے۔ وہ مضبوط بنا رہتا ہے اور ہر وقت خدا کو پسند آتا ہے۔ (۴) حنوک عیالدار تھا۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ گرست یا عیالدار خدا کا خادم یا کاہن نہیں ہو سکتا۔ اس میں رومی کیتھولک کلیسیا کا خیال غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ خادمان دین کو بیاہ کرنے سے اِس غرض سے روکتے ہیں کہ اُن کی سمجھ میں مجرّد ہونے کی حالت بہ نسبت گرستی کے زیادہ پاک و دیندار ہے۔ لیکن حنوک کے احوال سے یہ خیال غلط ظاہر ہوتا ہے۔ ابرہام موسیٰ داؤد۔ پطرس وغیرہ سب صاحب خانہ تھے۔ سنو کہ پولوس اِس بات کے بارے میں کیا فرماتا ہے "اور کیا ہم کو یہ اقتدار نہیں کہ کسی دینی بہن کو بیاہ کر لئے پھریں جیسے اور رسول اور خداوند کے بھائی اور کیفاس کرتے ہیں"؟ ۱ قرنتیوں ۹: ۵۔

س ۱۱۔ جن شخصوں کی عمر کا ذکر پاک کلام میں پایا جاتا ہے اُن میں کس کی عمر سب سے زیادہ تھی؟

ج۔ حنوک کے بیٹے متوسلح کی جس کی ساری عمر ۹۶۹ برس کی تھی۔ آیت ۲۷۔

س ۱۲۔ اس سے ہمارے لئے کیا نصیحت نکلتی ہے؟

ج۔ یہ کہ دینداری عمر درازی سے کچھ ضروری تعلق نہیں رکھتی ہے۔ حنوک کی عمر

اُس کے بیٹے متوسلہ کی عمر سے بہت ہی کم تھی۔ تو بھی خدا کے نزدیک حنوک زیادہ عزیز تھا۔ لہٰذا کسی آدمی کی عمر کے برس گن لینے سے ہم اُس کی دینداری کے بارے میں کچھ دریافت نہیں کر سکتے ہیں۔ بہ نسبت عمر درازی کے خدا کے ساتھ چلنے کا مشتاق ہونا چاہئے "ہمیں ہماری عمر کے دن گننا سکھا۔ ایسا کہ ہم دانا دل حاصل کریں" زبور ۹۰: ۱۲*

س ۱۳۔ کیا متوسلہ نے آدم کو دیکھا؟

ج۔ ہاں۔ یہ گمان غالب ہے چونکہ آدم کی موت کے وقت متوسلہ کی عمر ۲۰۵ برس کی تھی۔ اس لئے اغلب ہے کہ اُس نے آدم سے باغِ عدن اور پہلے گناہ اور ہابیل کے مارے جانے کی کل کیفیّت سُنی ہو۔

س ۱۴۔ اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ جو واقعات آدم سے لے کر متوسلہ تک ہوئے ہیں اُن کی بابت متوسلہ نے نوح کے بیٹے سِم کو کہا ہوگا اور سِم نے ابراہام اور اضحاق کو زبانی کہا ہوگا اور یونہی یہ تمام واقعات معتبر گواہوں سے لکھے گئے۔

س ۱۵۔ اُس زمانہ کے لوگوں کی عمر درازی کے حق میں بعض عالموں کا کیا گمان ہے؟

ج۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ عمر درازی کسی ایک شخص کی نہیں ہے بلکہ اس شخص کے کل گھرانے کی ہے ایک ایک شخص کی پشتوں کی عمر لکھی جاتی ہے اور یہ پشتوں کا شمار ہے نہ کہ ایک ایک شخص کا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اُن دنوں میں ایک ایک برس سے ایک ایک یا تین تین مہینے مراد تھے۔ یہ دونو گمان بے ثبوت ہیں۔ یوسفس کا بیان ہے کہ مصری اور بابلی اور یونانی مورخ سب اس بات پر متفق ہیں کہ اگلے زمانوں میں آدمی کی عمر بہت ہی زیادہ ہوتی تھی۔ گمان غالب ہے کہ گناہ کے سبب سے آدمی کی عمر اِس قدر گھٹ گئی*

س ۱۶۔ کیا پاک نوشتوں میں کوئی ایما یا اشارہ اس بات کا پایا جاتا ہے کہ آئندہ پھر آدمی کی عمر اس قدر دراز ہوگی؟

ج۔ ہاں۔ کیونکہ لکھا ہے "کہ دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں اور جو آگے تھے ان کا پھر ذکر نہ ہوگا اور وہ خاطر میں پھر نہ آئینگے بلکہ تم میری اس نئی خلقت سے ابدی خوشی اور شادمانی کرو...... سو آگے کو وہاں ایسا کوئی لڑکا نہ ہوگا جو کم عمر رہے اور نہ ایسا کوئی بوڑھا جو اپنی عمر پوری نہ کرے۔ کیونکہ وہ لڑکا ہی ہوگا جو سو برس کا ہو کے مرے پر گنہگار جو سو سو برس کے ہو کے مر جائیں وہ ملعون ہوں گے" یسعیاہ ۶۵: ۱۷ ۔ ۲۰ مکاشفات ۲۲: ۱ و ۲ +

س ۱۷۔ جتنے آدمیوں کا نام اس پانچویں باب میں پایا جاتا ہے اُن سب کی بابت آخر میں کیا لکھا ہے؟

ج۔ یہ کہ "تب وہ مر گیا" دیکھو ۵ و ۸ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۷ و ۲۰ و ۲۷ و ۳۱ آیات کو۔ مگر جب ساتویں آدمی یعنے حنوک کا ذکر آتا ہے اُس کے حق میں یہ لکھا ہے کہ "خدا نے اُس کو لے لیا" آیت ۲۴ +

س ۱۸۔ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ جب مسیح جس کا پیش نمونہ حنوک تھا۔ پھر آئیگا تب وہ بات جو لکھی ہے پوری ہوگی کہ "فتح نے موت کو نگل لیا" ۱ قرنتیوں ۱۵: ۲۴ -

چھٹا باب

س ۱۔ جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے تو اُن میں کیا برائی ظاہر ہوئی؟

ج۔ "تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورواں لیں۔" آیت ۲۔

س۲۔ خدا کے بیٹوں سے کیا مراد ہے اور آدمیوں کی بیٹیوں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ خدا کے بیٹوں سے سیت اور حنوک کے بیٹے مراد ہیں اور آدمیوں کی بیٹیوں سے قائن اور لمک کی اولاد مراد ہے۔ پیدائش ۴: ۱۹-۲۳ و ۲۶ +

س۳۔ خدا کے بیٹوں کا آدمیوں کی بیٹیوں سے بیاہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا؟

ج۔ یہ کہ اُن سے جبّار اور زبردست اور بڑے آدمی پیدا ہوئے۔ آیت ۴۔

س۴۔ جب آدمی یوں زبردست اور بڑے ہوگئے تو خدا کی روح نے کتنے دن تک برداشت کی؟

ج۔ ایک سو بیس برس تک +

س۵۔ تیسری آیت میں لکھا ہے کہ خداوند نے کہا کہ "میری رُوح انسان کے ساتھ اُس کی گمراہی میں ہمیشہ مزاحمت نہ کرے گی۔" تو خدا کی رُوح کس طور سے انسان کے ساتھ اُس کی گمراہی میں مزاحمت کرتی تھی؟

ج۔ حنوک کے نیک نمونہ اور نوح کی منادی سے۔ ۱ پطرس ۳: ۱۹، ۲۰ + ۲ پطرس ۲: ۵ + یہوداہ ۱۴ و ۱۵ آیت + گلتیوں ۵: ۱۶ و ۱۷ + افسیوں ۴: ۳۰ + ۱ تسلونیکیوں ۵: ۱۹ + مکاشفات ۲: ۷ +

س۶۔ نوح کے دنوں میں آدمیوں کی برائی کہاں تک بڑھ گئی تھی؟

ج۔ "اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔" آیت ۵۔ متی ۱۵: ۱۹۔

س۷۔ چھٹویں آیت میں لکھا ہے۔ کہ "تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔" اِس کے معنی کیا ہیں؟

Scanned with CamScanner

ج۔ "تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور اُن

سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورواں لیں" آیت ۲ -

س ۲۔ خدا کے بیٹوں سے کیا مراد ہے اور آدمیوں کی بیٹیوں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ خدا کے بیٹوں سے سیت اور حنوک کے بیٹے مراد ہیں اور آدمیوں کی بیٹیوں سے

قائن اور لمک کی اولاد مراد ہے۔ پیدائش ۴: ۱۹-۲۳ و ۲۶ +

س ۳۔ خدا کے بیٹوں کا آدمیوں کی بیٹیوں سے بیاہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا؟

ج۔ یہ کہ اُن سے جبّار اور زبردست اور بڑے آدمی پیدا ہوئے۔ آیت ۴ -

س ۴۔ جب آدمی یوں زبردست اور بڑے ہو گئے تو خدا کی روح نے کتنے دن تک

برداشت کی؟

ج۔ ایک سو بیس برس تک +

س ۵۔ تیسری آیت میں لکھا ہے کہ خداوند نے کہا کہ "میری رُوح اِنسان کے ساتھ

اُس کی گمراہی میں ہمیشہ مزاحمت نہ کرے گی" تو خدا کی رُوح کس طور سے اِنسان

کے ساتھ اُس کی گمراہی میں مزاحمت کرتی تھی؟

ج۔ حنوک کے نیک نمونہ اور نوح کی منادی سے۔ ۱ پطرس ۳: ۱۹ و ۲۰ + ۲ پطرس

۲: ۵ + یہوداہ ۱۴ و ۱۵ آیت + گلتیوں ۵: ۱۶ و ۱۷ + افسیوں ۴: ۳۰ + ۱ تھسلنیکیوں

۵: ۱۹ + مکاشفات ۲: ۷ +

س ۶۔ نوح کے دنوں میں آدمیوں کی برائی کہاں تک بڑھ گئی تھی؟

ج۔ "اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر اِنسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے

دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں" آیت ۵۔ متی ۱۵: ۱۹۔

س ۷۔ چھٹویں آیت میں لکھا ہے۔ کہ "تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے

پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا" اِس کے معنی کیا ہیں؟

ج - یہ اِنسان کے محاورہ کے مطابق ہے - اِس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا
کی محبت اِنسان کی طرف کیا ہی بڑی تھی کہ اُس کے بگڑ جانے پر وہ ایسا رنجیدہ
ہوا جیسا کہ باپ اپنے لڑکوں کے بگڑ جانے پر رنجیدہ ہوتا ہے -

س ۸ - اِنسان کی برائی کے سبب سے خدا نے کیا ارادہ کیا ؟

ج - اور خداوند نے کہا کہ مَیں اِنسان کو جسے مَیں نے پیدا کیا روئے زمین پر
سے مٹا ڈالوں گا " آیت ۷ ؟

س ۹ - نوح کا کیا ذکر ہے ؟

ج (۱) یہ کہ وہ حنوک کا پرپوتا تھا - پیدائش ۵ : ۲۲ - ۲۹ - (۲) اِس کے تین
بیٹے تھے آیت ۱۰ اور ۵ : ۳۲ - (۳) وہ اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھا
اور خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا آیت ۹ - (۴) خداوند نے اُس پر مہربانی سے
نظر کی - آیت ۸ +

س ۱۰ - خدا نے نوح کو زمین کے برباد ہونے کی کیا خبر دی ؟

ج - اور دیکھ مَیں ہاں مَیں ہی زمین پر طوفان کا پانی لاتا ہوں کہ ہر ایک جسم کو جس
میں زندگی کا دم ہے آسمان کے نیچے سے مٹا ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائینگے
آیت ۱۷ +

س ۱۱ خدا نے نوح اور اُس کے گھرانے کو اُس طوفان سے بچانے کی کیا تدبیر نکالی ؟

ج - تو اپنے واسطے گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنا - اُس کشتی میں کوٹھڑیاں تیار
کر اور اُس کے باہر اور بھیتر رال لگا اور اُسکو ایسا بنا کہ اُس کی لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اور
اُس کی چوڑائی ۵۰ ہاتھ اور اُس کی اونچائی ۳۰ ہاتھ کی ہو " پیدائش ۶ : ۱۴ و ۱۵
" پر مَیں تجھ سے اپنا عہد قائم کرونگا اور تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور
تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں تیرے ساتھ - اور سب جانوروں میں سے

ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کہ وہ بچ رہیں بچاہیئے کہ وہ نر اور مادہ ہوں۔ اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے۔ اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو اُن سب میں سے تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آئیں۔ اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کر اور وہ تیری اور اُن کی خوراک ہوں گی" آیت ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ +

س ۲۲۔ تین سو ہاتھ کے کتنے گز ہوتے ہیں اور ۵۰ ہاتھ کے کتنے اور ۳۰ ہاتھ کے کتنے؟

ج:۔ تین سو ہاتھ سے ۱۵۰ گز مراد ہیں اور ۵۰ ہاتھ سے ۲۵ گز اور ۳۰ ہاتھ سے ۱۵ گز +

س ۲۳۔ نوح کی فرمانبرداری کا کیا ذکر ہے؟

ج:۔ "اور نوح نے ایسا ہی کیا جو کچھ خدا نے فرمایا تھا سو وہ سب بجا لایا" آیت ۲۲۔

س ۲۴۔ عبرانیوں کے ۱۱: ۷ میں نوح کے ایمان کی کیا تعریف ہے؟

ج:۔ "ایمان سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت نظر میں نہ آئی تھیں۔ الہام پا کے خوف سے کشتی اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے بنائی جس سے اُس نے دنیا کو ملزم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا جو ایمان سے ملتی ہے وارث ہوا" عبرانیوں ۱۱: ۷ +

ساتواں باب

س ۱۔ خدا نے نوح کو کتنے پاک اور کتنے ناپاک جانداروں کو کشتی میں لیجانے کا حکم دیا؟

ج ۔ "سب پاک جانداروں میں سے سات سات نر اور اُن کی مادہ اور اُن میں
سے جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور اُن کی مادہ اپنے پاس لے اور آسمان کے پرندوں
میں سے بھی جو پاک ہیں سات سات نر اور مادہ تاکہ تمام زمین پر اُن کی نسل باقی
رہے" آیت ۲ و ۳+

س۲ ۔ کس لئے پاک جاندار سات اور ناپاک صرف دو لئے گئے؟

ج ۔ اتنے پاک جاندار قربانی اور کھانے کے لئے لئے گئے+

س۳ ۔ جب کشتی تیار کی گئی اور نوح اور اُس کا گھرانہ اندر آگیا تب کیا ہوا؟

ج ۔ تب خدا نے کشتی کو باہر سے بند کر دیا+

س۴ ۔ طوفان کتنے دنوں تک رہا؟

ج ۔ "اور چالیس دن طوفان کی باڑھ زمین پر رہی اور پانی بڑھ گیا اور کشتی کو
اُوپر اُٹھا دیا۔ سو کشتی زمین پر سے اُٹھ گئی اور پانی زمین پر بڑھا اور بہت زیادہ ہوا
اور کشتی پانی کے اوپر بہتی رہی اور پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا اور سب اُونچے
پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں چھپ گئے۔ پندرہ ہاتھ پانی اُن کے اُوپر بڑھا اور پہاڑ
ڈوب گئے" آیت ۱۷۔۲۰+

س۵ ۔ پانی کی باڑھ کتنے دنوں تک زمین پر رہی؟

ج ۔ ایک سو پچاس دن تک۔ آیت ۲۴+

س۶ ۔ کیا طوفان ساری روئے زمین پر پھیلا؟

ج ۔ اغلب ہے کہ جہاں تک بنی آدم رہتے تھے وہاں تک پہنچا "اور سب جاندار
جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چرندے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے
جو زمین پر رینگتے تھے اور سب انسان مر گئے سب جن کے نتھنوں میں زندگی کا
دم تھا۔ اُن میں سے جو خشکی پر رہتے تھے مر گئے" آیت ۲۱ و ۲۲+

Scanned with CamScanner

س ۷۔ ۲ پطرس ۳: ۶ و ۷ میں اِس بات کا کیا بیان پایا جاتا ہے؟
ج ۷۔ جن پانیوں کے سبب سے وہ دُنیا جو اُس وقت تھی بارش میں ڈوب کر ہلاک ہوئی پر آسمان و زمین جو اب ہیں اُسی کے کلام سے محفوظ ہیں اور اُس دن تک کہ بیدینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو جلانے کے لئے باقی رہیں گے۔" ۲ پطرس ۳: ۶ و ۷+

آٹھواں باب

س ۱۔ کس سبب سے خدا نے پانی کو ٹھہرا دیا؟
ج ۔ نوح کے سبب سے لکھا ہے کہ "خدا نے نوح کو یاد کیا اور زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی ٹھہر گیا۔" آیت ۱+ پیدائش ۱۹: ۲۹+
س ۲۔ کشتی کب اور کس جگہ پر ٹھہری؟
ج ۲۔ ساتویں مہینے کی سترویں تاریخ کو اراراٹ کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی۔" آیت ۴+
س ۳۔ اراراٹ کہاں ہے؟
ج ۔ ملک آرمینیا کا ایک پہاڑ ہے۔
س ۴۔ نوح نے پہلے کس پرندے کو اُڑایا؟
ج ۴۔ اور اُس نے ایک کوّے کو اُڑا دیا سو وہ نکلا۔ اور جب تک کہ زمین پر سے پانی سوکھ نہ گیا آیا جایا کرتا تھا۔" آیت ۷+
س ۵۔ پھر اُس نے کس چڑیا کو اُڑایا؟
ج ۔ پھر اُس نے ایک کبوتری اپنے پاس سے اُڑا دی کہ دیکھے کہ زمین پر پانی

گھٹا یا نہیں۔ پر کبوتری نے پنجہ ٹیکنے کی جگہ نہ پائی اور اُس کے پاس کشتی میں پھر آئی۔ کیونکہ تمام رُوئے زمین پر پانی تھا تب اُس نے ہاتھ بڑھا کے اُسے لے لیا اور اپنے پاس کشتی میں رکھا۔ پھر اُس نے اور سات روز صبر کیا۔ تب اُس کبوتری کو پھر کشتی سے اُڑا دیا +

س ۶۔ نوح نے کیسے معلوم کیا کہ اب پانی زمین پر کم ہوا؟

ج۔ اور وہ کبوتری شام کے وقت اُس کے پاس پھر آئی اور دیکھو زیتوں کی ایک تازہ پتّی اُس کے مُنہ میں تھی۔ تب نوح نے معلوم کیا کہ اب پانی زمین پر کم ہوا +

س ۷۔ زیتون کی پتّیوں کے اُسوقت ملنے سے کیا بات ظاہر ہوئی؟

ج۔ یہ اس بیان کی سچائی کا ایک ثبوت ہے اِس لئے کہ زیتون کی پتّیاں پانی کے تلے جی سکتی ہیں۔

س ۸۔ کیا پاک نوشتوں کے علاوہ اور کسی قوم کی کتابوں میں بھی طوفان کا ذکر پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ پایا جاتا ہے چنانچہ طوفان کی نسبت بابل کی روایتوں کی چند باتیں پاک نوشتوں کے بیان سے بہت موافقت رکھتی ہیں +

س ۹۔ اگر کوئی کہے کہ یہ طوفان کا بیان ایک قصہ یا کہانی ہے تو اُس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

ج۔ یہ کہ مسیح نے اِس کو قصہ یا کہانی نہیں سمجھا۔ لیکن صاف صاف اس کو ایک حقیقت بتایا۔ جیسا کہ اُس نے کہا "جیسا نوح کے دنوں میں ہوا۔ ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا کیونکہ جس طرح اُن دنوں میں طوفان کے آگے کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تھے۔ اُس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا۔ اور نہ جانتے تھے جب تک کہ طوفان آیا اور اُن سب کو لے گیا اِسی طرح ابن آدم کا آنا بھی ہوگا"

متی ۲۴: ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ + لوقا ۱۷: ۲۶ و ۲۷ +

س ۱۰۔ جب نوح کشتی سے نکلا تو اُس نے پہلے کیا کام کیا؟

ج ۱۰۔ تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لے کر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ آیت ۲۰۔

س ۱۱۔ اِس پانی کے طوفان سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جو آدمی یا قوم خدا کی خدمت و فرمانبرداری نہ کرے تو وہ ضرور ہلاک ہوگا یہوداہ ۵: ۱۵ آیت۔ (۲) بہتیروں نے کشتی کے بنانے میں نوح کی مدد کی ہوگی تو بھی وہ خود نہیں بچے۔ متی ۷۔ ۲۲ + گنتی ۲۴: ۲۳ اور ۳۱: ۸ (۳) نوح کے دنوں میں خدا نے پانی سے دنیا کو برباد کیا۔ آخری دنوں میں وہ آگ سے دنیا کو ہلاک کرے گا۔ جن پانیوں کے سبب سے وہ دنیا جو اُس وقت تھی۔ باڑھ میں ڈوب کر ہلاک ہوئی۔ پر آسمان و زمین جو اب ہیں۔ اُسی کے کلام سے محفوظ ہیں اور اُس دن تک کہ بیدینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو جلانے کے لئے باقی رہینگے ۲ پطرس ۳: ۶ و ۷ (۴) مسیح کی دوسری آمد ایسی اچانک ہوگی جیسے نوح کے دنوں میں طوفان یکایک آیا۔ متی ۲۴: ۳۷۔ ۴۱ + ۱ تسلونیقیوں ۴: ۱۶ + (۵) جس طوفان اور باڑھوں سے دنیا کے لوگ ہلاک ہوئے۔ اُسی سے نوح اور اُس کا گھرانہ کشتی کے اندر آنے سے اُٹھائے اور بچائے گئے۔ مسیح کے آنے کا وقت ایسا ہی ہوگا۔ بعضوں کے لئے وہ دن ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اور بعضوں کے لئے اُٹھائے اور بچائے جانیکا۔ (۶) نوح اور اُس کا گھرانہ کشتی کے اندر جانے سے بچ گئے اگر وہ باہر رہتے اور دروازہ کی طرف دیکھتے رہتے اور کشتی کی ڈیل ڈول کی بڑی تعریف کرتے لیکن اندر نہ جاتے تو وہ بچ نہ سکتے سو اگر کوئی مسیح کی تعریف کرے اور اُس کے حکموں کو نہ مانے تو وہ شخص نہ بچیگا

پس ہر ایک کو نوح کی طرح نہ صرف کشتی کی طرف دیکھنا بلکہ اُس کے اندر جانا چاہئے (۷) جیسے اُس زمانہ میں بچنے کی ایک ہی راہ تھی ویسے ہی اِس زمانے میں بھی گناہوں کی معافی پانے اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کی ایک ہی راہ ہے۔ وہ کشتی مسیح کی پیش نشانی ہے اعمال ۴: ۱۲ (۸) خدا ہی نے بچاؤ کی راہ بتائی۔ اُسی کے کہنے کے مطابق کشتی تیار کی گئی اور اُسی نے دروازہ کو باہر سے بند کیا۔ اب تک وہ دروازہ کھُلا ہے۔ لیکن جب تک کہ آدمی مر نہ جائے یا مسیح خود نہ آئے۔ تب تک وہ دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا رہیگا۔ بشرطیکہ اُس نے رُوح القدس کے خلاف گناہ نہیں کیا ہو یا وہ مہلک گناہ نہیں کیا ہو جس کا بیان ۱ یوحنا ۵: ۱۶ میں پایا جاتا ہے۔ اُس کے بعد بچنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی ہے۔ لوقا ۱۶: ۲۶ و ۱۳ + ۲ تسلونیقیوں ۱: ۷-۱۰۔ (۹) خدا کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو بیس برس تک صبر کیا اور نوح کے وسیلے سے لوگوں کو آگاہ کیا کہ طوفان آنے والا ہے۔ سو اب خداوند یسوع مسیح اپنے بندوں کے وسیلے سے سبھوں کو آنے والے غضب کے آنے کی آگاہی دیتا ہے (۱۰) ایمان کا پھل واجب ظاہر ہوتا ہے اگرچہ ایک سو بیس برس تک طوفان کے کچھ آثار نہ تھے تو بھی نوح نے خدا کے کلام کو یقین جانکر اِس طوفان سے بچنے کے لئے کشتی تیار کی اور یوں بچ گیا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اُس کا ایمان زندہ اور پھل دار تھا۔ ایمان بے اعمال نہیں رہتا ہے "جیسا بدن بے رُوح مُردہ ہے۔ ویسا ہی ایمان بے اعمال مُردہ ہے۔" یعقوب ۲: ۲۶۔ نوح کا ایمان و فرماں برداری ہمارے لئے نیک نمونہ ہے۔ ۶: ۲۲ اور ۷: ۵+

نواں باب

س ۱- جب نوح کشتی سے نکلا تو خدا نے اُس کو کیا حکم دیا؟

ج -(۱) پھلنے بڑھنے اور زمین کے معمور کرنے کا (۲) سارے جانداروں کو اُس کے بس میں کر دیا (۳) جیتے چلتے جانور اُس کے کھانیکے واسطے دیئے (۴) یہ کہ جو کوئی آدمی کا لہو بہائے - آدمی ہی سے اُس کا لہو بہایا جائے +

س ۲ نوح اور اُس کے گھرانے کو گوشت کھانے کے بارے میں کیا کہا گیا؟

ج ۲ سب جیتے چلتے جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں - مَیں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا" آیت ۳ ۔ پیدائش ۱: ۲۸-۳۰ +

س ۳ - ثابت کرو کہ گوشت کھانے میں کچھ گناہ نہیں ہے؟

ج (۱) یہ کہ پاک نوشتوں میں کہیں بھی اِس کے کھانے کی ممانعت نہیں ہے - (۲) جو دیندار خدا پرست تھے جیسے ابرہام - موسیٰ - خداوند یسوع مسیح آپ ہی وہ سب کے سب گوشت کھاتے تھے - یوحنا ۲۱: ۵، ۱۳ (۳) اگر بذاتہ اُس میں گناہ ہے - تو کیوں سبھوں پر یہہ بات ظاہر نہیں ہوتی ہے حالانکہ ذاتی اور طبعی گناہوں کی بابت سب لوگ متفق الرائے ہیں - (۴) اگر گوشت کھانے میں گناہ ہوتا تو خدا ہمیں گوشت کھانیکے دانت نہ دیتا - پس دانتوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے - کہ کھانیکے دانتوں کا پیدا کرنا فضول نہیں ہے - (۵) سرد ملکوں میں گوشت کھانے کی بڑی ضرورت ہے - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوائے گوشت کے اور کچھ کھانا میسر ہی نہیں ہوتا ہے - (۶) اگر قسم قسم کے جانور مارے نہ جائیں تو وہ اس قدر بڑھ جائیں گے کہ بنی آدم کا رہنا مشکل ہو گا - اگر اُنہیں مارنا گناہ

Scanned with CamScanner

نہیں ہے تو اُن کے گوشت کھانے میں کیا گناہ ہے۔ بشرطیکہ تندرستی میں کچھ خلل نہ آئے+

س ۴۔ پولوس رسول گوشت کھانے کے حق میں کیا کہتا ہے؟

ج "ایک کو اعتقاد ہے کہ ہر ایک چیز کا کھانا روا ہے۔ پر جو سُست الاعتقاد ہے سو صرف ساگ پات کھاتا ہے پس وہ جو کھاتا ہے اُسے جو نہیں کھاتا حقیر نہ جانے اور وہ جو نہیں کھاتا اُس پر جو کھاتا ہے عیب نہ لگائے" رومیوں ۱۴: ۲ و ۳+

س ۵۔ چوتھی آیت میں لکھا ہے "مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ مت کھانا" کس لئے یہ حکم دیا گیا؟

ج (۱) اس لئے کہ لہو میں جان ہے (۲) اس لئے کہ جان جس کا نشان لہو ہے خدا کا حق ہے (۳) اس لئے کہ پاک نوشتوں میں لہو گناہ کے مٹانے کا نشان قرار دیا گیا ہے "کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے سو میں نے مذبح پر تم کو دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے۔ سو لہو ہے" احبار ۱۷: ۱۱+ افسیوں ۱: ۷+ قلسیوں ۱: ۱۴ و ۲۰+ ۱یوحنا ۱: ۷+ مکاشفات ۱: ۵+ عبرانیوں ۹: ۲۲+

س ۶۔ چھٹویں آیت میں لکھا ہے کہ "جو کوئی آدمی کا لہو بہائے۔ آدمی ہی سے اس کا لہو بہایا جائیگا" اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ ملک کے حاکموں کو اختیار ہے کہ آدمی کے قاتل کی جان کو لیں رومیوں ۱۳: ۱-۷+ ۱پطرس ۲: ۱۳ و ۱۴۔

س ۷۔ اگر کوئی کہے کہ جیسے انسان کی جان کا لینا گناہ ہے۔ ویسے ہی حیوان کی جان کا لینا بھی گناہ ہے تو اِس کا کیا جواب ہے؟

ج (۱) ان میں یہ فرق ہے کہ انسان خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ لہذا جو کوئی انسان کو مارے وہ خدا کی صورت کی بے عزتی کرتا ہے۔ کہیں نہیں لکھا ہے کہ کوئی حیوان یا جانور خدا کی صورت پر اور اُس کی مانند بنایا گیا ہے (۲) خدا نے جانور کا گوشت انسان کے کھانے کے لئے دیا۔ لیکن انسان کا گوشت اُس کے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ آیت ۳ و ۶۔

س ۸۔ چھٹویں آیت سے ثابت کرو کہ خودکشی گناہ ہے؟

ج۔ اس لئے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے اور خودکشی خدا کی صورت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

س ۹۔ خدا نے نوح سے کیا عہد باندھا؟

ج۔ "اور خدا نے نوح کو اور اُس کے بیٹوں کو کہا۔ دیکھو میں ہاں میں ہی اپنا عہد تم سے اور تمہارے بعد تمہاری نسل سے اور سب جانداروں سے جو تمہارے ساتھ ہیں۔ کیا پرند کیا چرند اور زمین کے سب جانوروں سے...... قائم کرتا ہوں۔ تم سے میں اپنا عہد قائم کرتا ہوں کہ کوئی جاندار پانی کے طوفان سے پھر ہلاک نہ ہوگا اور طوفان کی باڑھ پھر نہ آئے گی کہ زمین کو تباہ کرے" آیت ۸-۱۱

س ۱۰۔ اس عہد سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ یہ عہد نوح اور اُس کے بیٹوں اور اُن کی نسلوں سے باندھا گیا (۲) اس عہد کے سبب سے ہم ایسے طوفان سے جیسے کہ نوح کے زمانے میں ہوا بچے رہیں گے (۳) اس عہد کی برکتوں میں زمین کے سب جانور شامل ہیں۔ وہ آدمی کے گناہوں کے سبب سے دکھ پاتے ہیں۔ سو آدمی کی برکتوں میں بھی شامل ہوں گے رومیوں ۸: ۱۸-۲۳ (۴) یہ عہد بے شرط ہے۔ خدا نے اس کا پورا کرنا ہماری لیاقت و فرمانبرداری پر موقوف نہیں رکھا۔

س ۱۱ - جو عہد خدا نے نوح اور اُس کی نسل سے باندھا کہ "میں پھر طوفان کی باڑھ بھیج کر زمین کو تباہ نہ کروں گا" تو اُس کا کیا نشان ٹھہرایا؟

ج - یہ کہ اُس نے کمان کو جو بادل میں ہے اُس عہد کا نشان ٹھہرایا - آیت ۱۳ا۱۷

س ۱۲ - بڑھاپے میں نوح کس گناہ میں پھنس گیا؟

ج - "اور نوح کھیتی باڑی کرنے لگا اور اُس نے ایک انگور کا باغ لگایا اور اُسکی مے پیکر نشے میں آیا اور اپنے ڈیرے کے اندر آپ کو ننگا کیا" آیت ۲۰ و ۲۱ +

س ۱۳ - اِس سے ہمارے لئے کیا نصیحت نکلتی ہے؟

ج - (۱) یہ کہ جو کوئی آپ کو قائم سمجھتا ہے - وہ خبردار رہے - ایسا نہ ہو کہ گر پڑے جب نوح ہی جو کہ دیندار و تجربہ کار و عمر رسیدہ تھا - امتحان میں پڑ کر قائم نہ رہا تو کیا ہم سبھوں کو گرنے کا ڈر نہیں ہے - اور خاص کر اُسکو جو آپ کو قائم سمجھتا ہے - ا قرنتیوں ۱۰ : ۶ ا و ۱۲ (۲) مے کا پینا بہت لوگوں کے لئے سخت امتحان ہے - لہذا اُس سے بالکل پرہیز کرنا بہتر ہے "وہ کون ہے جو افسوس کرتا ہے؟ اور کون غم زدہ ہے؟ اور کون مڑا فضیتہ کرنے والا ہے؟ اور کون یاوہ گو ہے؟ اور کون بے سبب گھائل ہے؟ اور کس کی آنکھوں کی سرخی ہے؟ وہ جو دیر تک مے نوشی کرتے ہیں - وہ جو ملائی ہوئی مے کی تلاش میں رہتے ہیں جب مے لال لال ہو اور اُس کا عکس جام پر پڑے اور جب وہ بہتے وقت اپنی خوبی دکھائے تو اُس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے اور بچھو کی طرح ڈنگ مارتی ہے" امثال ۲۳ : ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ + افسیوں ۵ : ۱۸ - (۳) خدا کا کلام نبیوں اور خدا پرستوں کے گناہوں کو نہیں چھپاتا ہے - کتاب مقدس اور انسان کی کتابوں میں یہ آسمان و زمین کا فرق معلوم ہوتا ہے - کہ جو کتابیں انسان سے لکھی جاتی ہیں وہ دینداروں کے گناہوں کو چھپاتی ہیں لیکن خدا کے کلام کی

ایک صفت و خوبی یہ ہے کہ جیسا دینداروں کے نیک کاموں کا ذکر اُس میں لکھا جاتا ہے ویسا ہی اُن کے گناہوں کا ذکر بھی لکھا جاتا ہے +

س ۱۴ - جب نوح نشے میں آیا تو اُس کے بیٹوں نے کیا کیا ؟

ج " اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو ننگا دیکھا اور اپنے دو بھائیوں کو جو باہر تھے خبر دی تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اپنے دونو کاندھوں پر دھرا۔ اور پچھلے پاؤں جا کے اپنے باپ کی برہنگی کو چھپایا۔ پر اُن کی پیٹھ اُس کی طرف تھی کہ انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی کو نہ دیکھا" آیت ۲۲ و ۲۳ +

س ۱۵ - جب نوح مے کے نشے سے ہوش میں آیا اور جو کچھ اُس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا۔ اُسے معلوم کیا تو وہ کیا بولا ؟

ج "تب وہ بولا کہ کنعان ملعون ہو۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا" آیت ۲۵ +

س ۱۶ - کیا یہ نبوّت پوری ہوئی ؟

ج - ہاں ۔ کنعانی اور حبشی ۔ نوح کے چھوٹے بیٹے حام کی اولاد میں ہیں اور اُن کی پستی اور ابتری مشہور ہے +

س ۱۷ - نوح نے اپنے بیٹے سم کو کیا برکت دی ؟

ج " پھر (نوح) بولا ۔ خداوند سم کا خدا مبارک ۔ اور کنعان اُس کا غلام ہوگا" آیت ۲۶

س ۱۸ - کیا یہ وعدہ پورا ہوا ؟

ج - ہاں ۔ سم سے ابراہام ۔ اضحاق اور یعقوب پیدا ہوئے اور خدا خاص طور سے اپنے تئیں ابرہام اضحاق اور یعقوب کا خدا کہتا ہے ۔ خداوند یسوع مسیح بھی سم اور ابراہام اور داؤد کی نسل سے جسم کی نسبت پیدا ہوا۔ پیدائش ۱۷: ۷ + زبور ۴۸: ۱۴
۱۵ + یرمیاہ ۳۱: ۳۳ + متی ۲۲: ۳۲ + یوحنا ۴: ۲۲ + رومیوں ۱: ۳ اور ۹: ۴ - ۵ +

س ۱۹۔ نوح نے اپنے بڑے بیٹے یافت کو کیا برکت دی؟
ج ۔ "خدا یافت کو پھیلائے اور وہ سم کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اُس کا غلام ہو" آیت ۲۷ اور ۱۰: ۲۱۔
س ۲۰۔ کیا یہ نبوت پوری ہوئی؟
ج ۔ ہاں۔ اس طرح کہ اہل یورپ یافت کی نسل سے ہیں اور جس قدر وہ رُوئے زمین پر پھیل گئے۔ یہ بہت ہی مشہور بات ہے۔ متی ۸: ۱۱ و ۱۲ ایسعیاہ ۵۴: ۲ و ۳ ذکریاہ ۱۲: ۱۰ و ۱۲+
س ۲۱۔ طوفان کے بعد نوح کتنے برس تک جیتا رہا اور اُس کی ساری عمر کتنے برس کی تھی؟
ج ۔ اور طوفان کے بعد نوح ۳۵۰ برس جیتا رہا اور نوح کی ساری عمر ۹۵۰ برس کی تھی تب وہ مرگیا۔ آیت ۲۸ و ۲۹+
س ۲۲۔ کیا ہندوؤں میں بھی نوح کی نسبت کوئی روایت ہے؟
ج ۔ ہاں۔ سر ولیم جونس کا خیال ہے کہ جس طوفان کا بیان ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں ساتویں منو کے زمانے میں پایا جاتا ہے وہ "منو" نوح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان دونوں کے ناموں یعنے منو اور نوح میں کچھ موافقت ہے۔ جس کے سبب سے سر ولیم جونس کی رائے غور طلب ہے+

دسواں باب

س ۱۔ اس باب کا خلاصہ کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

ج۔ اِس میں نوح کے بیٹے سِم۔ حام۔ اور یافت کا نسب نامہ پایا جاتا ہے۔ آیت ۱۔

س ۲۔ اِس نسب نامہ میں سِم۔ حام اور یافت کے گھرانوں یا قوموں کے کتنے سرداروں کے نام پائے جاتے ہیں؟

ج۔ ستّر۔

س ۳۔ یافت کے گھرانے کے کتنے سرداروں کے نام پائے جاتے ہیں اور حام کے کتنے اور سِم کے کتنے؟

ج۔ یافت کے چودہ آیت ۲۔۵۔ حام کے چھبّیس آیت ۶۔۲۰۔ سِم کے تیس آیت ۲۱۔۳۱۔

س ۴۔ نوح کے تینوں بیٹوں میں سے عمر میں کون بڑا تھا؟

ج۔ یافت۔ آیت ۲۱۔

س ۵۔ یافت کے گھرانے میں سے کون کون سی قوموں کے لوگ آج کل مشہور ہیں؟

ج۔ اہل یورپ اور ہندوستان کی جتنی قومیں قدیم آریا سے نکلی ہیں۔

س ۶۔ حام کے گھرانے میں سے کون سی قومیں نکلی ہیں؟

ج۔ حبشی۔ مصری اور اگلے زمانے کنعانی اور بابل کے پہلے بسنے والے۔

س ۷۔ سِم کے گھرانے میں سے کون سی قومیں نکلی ہیں؟

ج۔ یہودی۔ فارسی۔ عرب وغیرہ۔

س ۸۔ کس لئے نوح کا نسب نامہ محفوظ ہو پاک نوشتوں میں لکھا گیا؟

ج۔ (۱) تاکہ یہ بات ثابت ہو کہ نوح کے گھرانے سے ساری زمین آباد ہو گئی (۲) اس لئے کہ جن قوموں سے بنی اسرائیل کچھ رشتہ یا تعلق رکھتے تھے۔ اُن قوموں کا کچھ حال بیان ہوئے جس وقت کہ حق تعالےٰ نے قوموں کو میراث بانٹی اور جس وقت اُس نے بنی آدم کو جُدا جُدا کیا۔ اُسی وقت بنی اسرائیل کے شمار کے موافق

گروہوں کی حدیں مقرر کیں۔ کیونکہ خداوند کا حصہ اُس کے لوگ ہیں۔ یعقوب اُس کی پائی ہوئی میراث ہے" استثنا ۳۲: ۸ و ۹ (۱۳) یہ کہ ہر ایک قوم کی پیدائش و اصلیت خدا کے کلام میں مرقوم ہے تاکہ خدا کی جو مرضی و مقصد ہر ایک قوم کے حق میں ہے۔ شروع ہی سے ظاہر ہو شمعون نے بیان کیا ہے کہ کس طرح خدا نے پہلے غیر قوموں پر نگاہ کی کہ اُن میں سے ایک گروہ اپنے نام کے لئے چن لے اور اس سے نبیوں کی باتیں ملتی ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ بعد اِس کے میں پھر آؤں گا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیروں کو اُٹھاؤں گا۔ اور اُس کے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کر کے اُسے پھر کھڑا کروں گا کہ لوگ کا بقیہ اور سب غیر قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کو ڈھونڈیں خداوند جو یہ سب کچھ کرتا ہے ایسا فرماتا ہے خدا کو دنیا کے شروع سے اپنے سب کام معلوم ہیں" اعمال ۱۴: ۱۶ اور ۱۵: ۱۴-۱۸ اور ۱۷: ۲۴-۳۰ ÷

س ۹۔ اِس نسب نامہ سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اِس کا لکھنے والا صاحب الہام تھا۔ اِس نے شروع ہی سے نوح کے تینوں بیٹوں کے روئے زمین پر پھیل جانے کی پیشین گوئی کی تھی اور ہر ایک کے گھرانے کی آئندہ حالت صاف صاف بتائی تھی اور جیسا اُس نے کہا تھا۔ ویسا ہی ہوا اور ہمارے سامنے ہو رہا ہے۔ کیا لکھنے والے نے اپنے قیاس یا عقل و شعور سے یہ ہزارہا برس کے آئندہ کی باتیں دریافت کیں یا کہ خدا سے الہام پا کر لکھا۔ مثلاً باب ۹: ۲۷ میں لکھا ہے کہ "خدا یافت کو پھیلائے اور وہ سم کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اُس کا غلام ہو" آج کل یہی بات ظاہر ہے کہ یافت کی اولاد یعنے اہل یورپ تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں اور اپنا راج بڑھاتے جاتے ہیں (ب) چھبیسویں آیت میں لکھا ہے کہ "خداوند سم کا خدا مبارک" اب

Scanned with CamScanner

سم کا خدا کون ہے؟ وہ ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب کا خدا ہے۔ وہ خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ ہے۔ یہی مبارکبادی سم کی اولاد یعنی قوم یہود کو ملی کہ اُس سے مسیح نکلا اور مسیح سے نجات ہوتی ہے یوحنا ۴: ۲۲۔ اور جو یہ نبوت ہے کہ کنعان یعنی حام کی اولاد یافت اور سم کے غلام ہونگے تو فی زمانہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ حام کی اولاد کسی قوم یا ملک میں کچھ حقیقت یا قدر نہیں رکھتی ہے شکر خدا کا ہو کہ اُس نے ہم کو اپنے پاک کلام کے الہامی ہونے کا ایسا پختہ ثبوت دیا ہے (۲) آلہی برگزیدگی کی ایک نظیر یہاں پر یہ پائی جاتی ہے کہ اگرچہ سم عمر میں یافت سے چھوٹا تھا۔ تو بھی خدا نے اس کو سب سے زیادہ برکت بخشی اور مبارک کہا اور اُسی سے مسیح نکلا۔ اگرچہ سم ذات یا اعمال میں یافت سے بہتر نہ تھا اور عمر میں بھی اُس سے چھوٹا تھا تو بھی خدا نے اُس کو برگزیدہ کر کے اُسی کے گھرانے سے نجات دہندہ نکلوایا۔ رومیوں ۹: ۱۱و۱۲+ افسیوں ۱: ۳-۶- (۳) اِس نسبت نامہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ کل آدمزاد خواہ وہ یہودی ہو یا یونانی۔ خواہ ہندوستانی ہو یا انگریز۔ خواہ عرب ہو یا حبشی۔ سب کے سب نوح کے تینوں بیٹوں سے پیدا ہوئے ہیں چونکہ ہم ایک ہی لہو کے ہیں اور ایک ہی گھرانے کے ہیں۔ ہم بھائی ہیں اس لئے چاہئے کہ ایک دوسرے کو حقیر نہ جانیں بلکہ جس کسی قوم کے ہوں۔ ایک دوسرے سے محبت رکھیں (۴) اس نسب نامہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جن عالموں کا گمان یہ ہے کہ ہم سب رفتہ رفتہ وحشی حالت سے نکلے ہیں غلط گمان ہے۔ نوح کے بیٹے روئے زمین پر جلد پھیل گئے اور بڑے بڑے شہر بنا کر ہر طرح سے اپنی عقلمندی وہنرمندی اور بہادری دکھاتے تھے۔ قدیم قومیں نادان اور کم فہم نہ تھیں اور نہ بندر کی اولاد ہیں۔ جیسے کہ بعضوں کا گمان ہے۔

گیارھواں باب

س ۱۔ اِس بات کا کیا ثبوت ہے کہ نوح کے دنوں میں کل بنی آدم ایک ہی قوم کے تھے؟

ج ۔"اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی" آیت ۱۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی تو سب ایک ہی قوم کے ہونگے +

س ۲۔ اس وقت اُنہوں نے کیا بندش باندھی؟

ج ۔"اور اُنہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بنائیں اور ایک برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جائیں" آیت ۴ +

س ۳۔ کس غرض سے اُنہوں نے یہ بندش باندھی؟

ج (۱) اپنا نام کرنے کی غرض سے۔ دانیال ۴: ۳۰ (۲) پراگندہ ہونے سے بچائے جانے کی غرض سے +

س ۴۔ اس میں کیا گناہ تھا؟

ج ۔ یہ کہ خدا نے یہ حکم دیا تھا۔ کہ پھلو۔ بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔ اور ایک ہی جگہ پر بڑے شہر میں رہنے سے یہ حکم عدول ہوا۔ آیت ۱۔ ۷ +

س ۵۔ خدا نے کس طرح سے اُن کی بندش کو باطل کیا؟

ج ۔ تب خداوند نے اُنکو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا سو وہ اس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ اس لئے اُس کا نام بابل ہوا۔ کیونکہ خداوند نے

وہاں ساری زمین کی زبانوں میں اختلاف ڈالا۔اور وہاں سے خداوند نے اُن کو تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔آیت ۸ و ۹۔

س ۶۔کیا بابل کے برج کا کچھ پتہ اب تک باقی ہے؟

ج۔بعض عالم سمجھتے ہیں کہ قدیم بابل کے کھنڈروں کے تین کوس کے فاصلہ پر اِس کا کچھ پتہ ملتا ہے۔اُن کھنڈروں میں اِس قسم کی اینٹیں پائی جاتی ہیں جن کا آیت تیسری میں ذکر ہے "اور انہوں نے آپس میں کہا آؤ ہم اینٹ بنائیں اور آگ میں پکائیں۔سو اُن کو پتھر کی جگہ اینٹ اور گاج کی جگہ گارا تھا۔

س ۷۔خدا نے جو ساری زمین کی زبانوں میں اختلاف ڈالا۔اور لوگوں کو تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔تو اِس سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔(۱) یہ کہ متفرق زبانیں گناہ کا ایک پھل و سزا ہے (۲) یہ کہ جو تجویز اُن لوگوں نے نکالی۔کہ روئے زمین پر پراگندہ نہ ہوں۔وہی تجویز اُن کی پراگندگی کا باعث ہوئی (۳) گنہگاروں کی ساری بندش خدا کے سامنے ناقص و باطل ہے "قومیں کس لئے جوش میں ہیں۔اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں؟ زمین کے بادشاہ سامنے کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند کے اور اُس کے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں:۔کہ آؤ ہم اُن کی بندھ کھول ڈالیں اور اُنکی رسیاں اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشیں ہے۔ہنسے گا۔اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑائے گا۔تب وہ غصے میں اُن سے باتیں کریگا اور نہایت بیزار ہو کے اُنہیں پریشانی میں ڈالیگا" زبور ۲:۱-۵ (۴)۔جیسے کہ بابل میں خدا کی قدرت سے لوگوں کی متفرق زبانوں کے سب قوموں میں جدائی ہوئی۔ویسے ہی یروشلم میں پنتی کوست کے دن رُوح القدس کے نازل ہونے سے زبان کا یہ اختلاف مٹ گیا رُوح القدس کا نازل ہونا۔اور اُس وقت خدا کے بندوں کا جُدی جُدی زبانیں بولنے کی

قوت پاناُاس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آخر کو ساری قومیں ایک ہی گروہ بن جائیں گی" اعمال ۲: ۶-۱۲ +

س ۸۔ کیا کچھ امید ہے کہ کل بنی آدم پھر کسی وقت ایک ہی زبان بولیں گے ؟

ج ۔ ہاں دیکھو اقرنتیوں ۱۳: ۸ و مکاشفات ۵: ۹ و ۷: ۹-۱۰ +

س ۹۔ سم کے نسب نامہ کے بیان کی خاص غرض کیا ہے ؟

ج ۔ تاکہ یہ بات ظاہر ہو کہ ابرہام سم کے گھرانے سے پیدا ہوا۔ آیت ۱۰-۲۶ +

س ۱۰۔ ابرہام کہاں پیدا ہوا ؟

ج ۔ کسدیوں کے اُور میں جو دریائے فرات سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے آیت ۲۸ و ۲۹ +

س ۱۱۔ اُس کے باپ کا نام اور حال بیان کرو ؟

ج ۔ اُس کے باپ کا نام تارہ تھا۔ آیت ۲۷ صنم پرست تھا۔ یشوع ۲۴: ۲ و ۱۴ و ۱۵۔ بعض عالم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تارہ چاند کی پرستش کیا کرتا تھا۔ آج کل کسدیوں کے اُور کے کھنڈروں میں چاند کے بت کے مندر کا کھنڈر دیکھا جاتا ہے +

بارھواں باب

س ۱۔ خدا نے ابرہام کو اُس کے ملک کے چھوڑنے کا کیا حکم دیا ؟

ج ۔ "اور خداوند نے ابرہام کو کہا تھا کہ تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا۔ نکل چل" آیت ۱

س ۲۔ عبرانیوں ۱۱: ۸۔ میں ابرہام کے اپنے ملک کے چھوڑنے کا کیا بیان

پایا جاتا ہے ؟

ج (۲) ایمان سے ابرہام نے جب بلایا گیا مان لیا اور اس جگہ چلا گیا۔ جسے وہ میراث میں لینے کو تھا اور باوجودیکہ نہ جانا کہ کدھر جاتا ہے۔ نکلا۔"

س (۳)۔ خدا نے اُس وقت ابرہام کو کتنے وعدے دیئے ؟

ج۔ چھ +

س (۴)۔ پہلا وعدہ سناؤ ؟

ج۔ یہ کہ میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ آیت ۲۔ "اور میں تجھے بہت برومند کرتا ہوں۔ اور قومیں تجھ سے پیدا ہوں گی اور بادشاہ تجھ سے نکلیں گے"۔ پیدائش ۱۷: ۶۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب وقت یہ وعدہ دیا گیا۔ اُس وقت اُس کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ پیدائش ۱۱: ۳۰۔ یہ وعدہ عجیب طور سے پُورا ہوا۔ آج کل ابرہام کی اولاد کو کون گن سکتا ہے۔ +

س (۵)۔ خدا نے اُس سے دوسرا وعدہ کیا کیا ؟

ج "میں تجھ کو مبارک کروں گا" آیت ۲۔ یہ بھی پورا ہوا۔ "اور ابرہام بوڑھا اور بہت دنوں کا ہوا اور خداوند نے سب باتوں میں ابرہام کو برکت بخشی تھی"۔ پیدائش ۲۴: ۱ +

س (۶)۔ خدا نے ابرہام سے تیسرا وعدہ کیا کیا ؟

ج۔ یہ کہ "میں تیرا نام بڑا کروں گا" یہ بھی پورا ہو گیا۔ یہودی محمدی اور مسیحی سب ہم آواز ہو کے ابرہام کے نام کی بڑائی کرتے ہیں +

س (۷)۔ خدا نے ابرہام سے چوتھا وعدہ کیا کیا ؟

ج "تو ایک برکت ہوگا"۔ آیت ۲۔ یہ بھی پورا ہوا۔ ابرہام سے پاک نوشتوں کے سب لکھنے والے پیدا ہوئے مسیح بھی اُسی کی نسل میں پیدا ہوا جو جو برکتیں پاک

نوشتوں اور مسیح سے دنیا کو پہنچیں وہ کون بتا سکتا ہے۔
س ۸۔ خدا نے ابرہام سے پانچواں وعدہ کیا کیا؟
ج ۔"اُن کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دوں گا اور اُس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنت کروں گا" یہ بھی پورا ہوا۔ لفظ "اُن کو اور اُس کو جو اِس وعدہ میں ہیں مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ابرہام کو برکت دینے والے تو بہت ہونگے اور اُس کو لعنت کرنے والے تھوڑے ہی ہونگے۔ جن ملکوں کے لوگ ابراہام کی نسل کو لعنت کرتے اور دُکھ دیتے تھے۔ خدا نے اُن کو لعنت کی۔ جیسا کہ مصر۔ موآب ادوم۔ اسور۔ بابل۔ فلستی وغیرہ۔ زبور ۶۰: ۷۔ ۸ +
س ۹۔ خدا نے ابرہام سے چھٹواں وعدہ کیا کیا؟
ج ۔ یہ کہ "دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے"۔ آیت ۳۔ یہ وعدہ بھی پورا ہوتا جاتا ہے "کتاب نے یہ پیش بینی کر کے کہ خدا غیر قوموں کو ایمان کی راہ سے راست باز ٹھہرائیگا۔ ابرہام کو آگے ہی یہ خوشخبری دی کہ ساری قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔ پس جو ایمان والے ہیں۔ سو ایماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں"۔ گلاتیوں ۳: ۸۔ ۹۔ پیدائش ۲۲: ۱۸۔ خاص طور سے یہ وعدہ مسیح کے وسیلے سے آخر کو پورا کیا جائیگا +
س ۱۰۔ ابرہام کے بلانے سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ خدا نے اُس کو چن لیا یہ نہیں لکھا ہے کہ اپنے بھائیوں نحور اور حاران سے بہتر تھا۔ بعض عالم کہتے ہیں کہ وہ عمر میں اُن سے چھوٹا تھا۔ جیسا کہ خدا نے خاص برکت دینے کے لئے سم کو چن لیا تھا نہ کہ یافت کو۔ سو خدا نے ابرہام کو چن لیا نہ کہ نحور کو (۲) ابرہام کے بلانے میں خدا کا فضل ظاہر ہوتا ہے خدا نے ایک بت پرست کے گھرانے سے اُس کے چھوٹے بیٹے ابرہام کو بلا کر

اپنے تئیں اُس پر ظاہر کیا - رومیوں ۴: ۱-۵ (۳) ابرہام کا ایمان ظاہر ہوتا ہے
آیت ۴ - ایمان بے اعمال نہیں رہتا ہے -

س ۱۱ - جس وقت ابرہام خدا سے بلایا گیا - اُس وقت اُس کی عمر کتنے برس کی تھی؟
ج - پچھتّر برس کی - آیت ۴ +

س ۱۲ جس جس جگہ ابرہام ملک کنعان میں ٹھہرتا تھا - وہاں کیا بناتا تھا؟
ج - قربانگاہ - آیت ۷ و ۸ +

س ۱۳ - ابرہام مصر میں کیوں گیا اور وہاں کس گناہ میں پھنس گیا؟
ج "اور اُس ملک میں کال پڑا اور ابرہام مصر میں گیا - کہ وہاں ٹھہرے - کیونکہ ملک میں بڑا کال پڑا تھا - اور جب مصر کے نزدیک پہنچا تو اُس نے اپنی جورو سری کو کہا - کہ دیکھ - میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے - اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے کہ یہ اُس کی جورو ہے سو مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتی رکھیں گے - تو کہیو کہ میں اُس کی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو - اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے" آیت ۱۰-۱۳ +

س ۱۴ - ابرہام کے اِس گناہ سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ ابرہام ہمارا ہم جنس آدمی ظاہر ہوتا ہے نہ تو وہ فرشتہ تھا اور نہ بے خطا تھا - ۱یوحنا ۱: ۸-۱۰ - (۲) اُس کے ایمان کی کمزوری اُس کے گناہ کی جڑ ظاہر ہوتی ہے - (۳) جس ہوشیاری و دانائی سے ابرہام نے اپنی عورت کی عزت بچانی چاہی اُسی سے وہ خطرہ میں پڑ گیا - خدا سے صلاح لینی اور اُس کے حکموں کے مطابق چلنا ہماری ساری تدبیروں سے بہتر ہے خواہ وہ کیسی ہوشیاری و دانائی سے کی گئی ہوں - (۴) ابرہام مصریوں سے ڈرتا تھا - آدمی کے ڈر سے کتنے گناہ پیدا ہوتے ہیں "آدمی کا ڈر آدمی کو پھنساتا ہے

ہر جو خداوند پر توکل کرتا ہے محفوظ رہیگا۔" امثال ۲۹: ۲۵ (۵) ابرہام نے مصر
میں قربان گاہ نہیں بنائی۔ پس جس جگہ ہم خدا کی بندگی نہیں کر سکتے۔ اُس سے جتنی
جلدی ہو سکے۔ بھاگ جانا بہتر ہے۔ کال کے ملک میں رہنا جہاں پر خدا کی بندگی
ہو سکتی ہے مصر میں رہنے سے جہاں پر کہ خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی تھی ابرہام کے
لئے بہتر تھا۔ (۶) یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ پاک نوشتوں میں کسی آدمی کا گناہ
چھپایا نہیں جاتا ہے۔ خواہ وہ ابرہام کی طرح کیسا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو۔ اس سے
یہ نتیجہ نکلتا ہے اگر ہمارے منجی مسیح میں ذرا بھی گناہ ہوتا تو اُس کا ذکر بھی پاک نوشتوں
میں لکھا جاتا۔ اور اُس کے گناہ کا ذکر نہ ہونا اُس کی بے گناہی کا ایک ثبوت ہے (۷)
جس حال کہ ابرہام ہی سے خطا ہوئی تو کیا ہم کو گناہ میں پھنس جانے کا خطرہ ہر
وقت نہیں ہے۔ ۱ قرنتیوں ۱۰: ۱۲ (۸) خدا نے ابی ملک کے دل پر اثر کر کے ابرہام اور
سرہ کو بچایا "بادشاہ کا دل خدا کے ہاتھ میں ہے۔" امثال ۲۱: ۱۔ وزبور ۱۰۵: ۱۴-۱۵

تیرھواں باب

س ۱۔ ابرہام کی دولت کا کچھ حال بیان کرو؟
ج "اور ابرہام چارپائے اور سونے روپے سے بڑا مالدار تھا۔" آیت ۲ +
س ۲۔ جب وہ مصر سے نکل کر پھر ملک موعود میں پہنچا تو اپنی دینداری اور خدا پرستی
کس طرح سے ظاہر کی؟
ج۔ اُس نے قربان گاہ بنائی اور خداوند کا نام لیا۔ آیت ۳ و ۴ +
س ۳۔ ابراہام اور لوط کی جدائی کی وجہ کیا تھی؟

ج (۱) اُن کے مال کی بڑھتی۔ آیت ۶ (۲) اُن کے نوکروں میں جھگڑا +
س ۴۔ ابرہام نے جھگڑے کو دُور کرنے کے لئے لوط سے کیا کہا؟
ج۔ تب ابرہام نے کہا کہ "میرے اور تیرے درمیان اور میرے چرواہوں اور
تیرے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہ ہووے کہ ہم بھائی ہیں۔ کیا تمام ملک تیرے
سامنے نہیں؟ اپنے تئیں مجھ سے جدا کیجئے اگر تو بائیں طرف جائے تو میں داہنی
طرف جاؤں گا۔ اگر تو داہنی طرف جائے تو میں بائیں جاؤں گا۔ آیت ۸ و ۹ +
س ۵۔ لوط نے کس شہر کی طرف اپنا ڈیرا کھڑا کیا۔ اور کس غرض سے؟
ج۔ سدوم کی طرف۔ اس لئے کہ وہ باغ کی مانند خوب سیراب تھا۔ آیت ۱۰ و ۱۲ +
س ۶۔ ابرہام اور لوط کی جدائی کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ دولت کی بڑھتی اکثر دوستوں اور گھرانوں کی جدائی کا باعث ہوتی ہے
(۲) "پر وہ جو دولت مند ہوا چاہتے ہیں۔ سو امتحان اور پھندے میں اور بہت سی
بیہودہ اور خلل کرنے والی خواہشوں میں پڑتے ہیں۔ جو آدمیوں کو تباہی اور
ہلاکت میں ڈبا دیتی ہیں۔ کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ جس
کے بعضے آرزومند ہو کے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے۔ اور آپ کو طرح طرح کے
غموں سے چھیدا ہے پر تو اے مرد خدا ان چیزوں سے بھاگ" ۱ تمطاؤس
۶: ۹-۱۱۔ (۳) جو کوئی دولت کو قرابتیوں اور دوستوں سے زیادہ پیار کرتا ہے
وہ لوط کا سا گناہ کرتا ہے۔ لوط نے سدوم کی دولت کو اپنے بڑے چھوٹوں سے زیادہ
پیار کیا (۴) نوکر اکثر پھوٹ کے باعث ہوتے ہیں۔ پہلے ابرہام اور لوط کے چرواہوں
میں جھگڑا ہوا۔ نوکروں کی بات دُور سے سُننی چاہئے۔ نوکر اکثر کر کے بڑے چغلی کھانے
والے اور جھگڑے کے بیج بونے والے ہوتے ہیں۔ آیت ۷ (۵) لوط نے صرف سدوم
کی سیرابی کو دیکھا۔ اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ "کہ سدوم کے لوگ خداوند کی نظر

ہیں نہایت بدکار اور گنہگار تھے" آیت ۱۰-۱۳- اگر کوئی مسیحی مال بڑھانے کی غرض سے بعض لوگوں کے بیچ میں جا رہے تو وہ لوط کا سا گناہ کرتا ہے۔" وہ سدوم کی طرف اپنا ڈیرہ کھڑا کرتا ہے" آیت ۱۲ (س ۶) ابرہام خداوند کی بزرگی و نیکنامی کا خیال کر کے اپنا حق اور مال چھوڑ دینے کو تیار تھا۔ اِس لئے کہ کنعانی اور فرزی اُس وقت ملک میں تھے۔ اور اِن بھائیوں کا جھگڑا دیکھنے سے اِن بت پرستوں کی نظر میں اُن دونوں کی اور اُن کے خدا کی بےعزتی ہوتی۔ ۷-۸ (۷) خدا کبھی کبھی ہم کو جانچتا ہے کہ آیا ہم اُس کی خاطر سے اپنا کچھ حق یا عزت یا مال چھوڑ دینے کو تیار ہیں۔ یا نہیں۔ جیسے کہ اُس نے ابرہام اور لوط کے دلوں کو جانچا کہ اُن میں کیا ہے

س ۷۔ جب ابرہام نے لوط سے میل رکھنے کے لئے اور خدا کے بزرگ نام کا خیال کر کے سدوم اور عمورہ کی اچھی زمین کو چھوڑ دیا۔ تو خدا نے اُس سے کیا وعدہ کیا

ج- یہ کہ "اپنی آنکھ اُٹھا اور اِس جگہ سے جہاں تو ہے۔ اُتر اور دکھن اور پورب اور پچھم دیکھ۔ کہ یہ تمام ملک جو تو اب دیکھتا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دوں گا اور تیری نسل کو مَیں زمین کی خاک کی مانند بناؤں گا" آیت ۱۴-۱۷ +

س ۸- خدا کے اِس وعدہ سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اگر ہم خدا کی خاطر سے اپنی عزت یا حقوق یا مال کی بڑھتی کا موقعہ وغیرہ چھوڑ دیں تو وہ دیکھتا ہے اور ضرور یہاں یا اپنی آسمانی بادشاہت میں اجر دیگا (۲) جو وعدہ خدا نے ابرہام سے کیا کہ "یہ تمام ملک جو تو اب دیکھتا ہے مَیں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دونگا" وہ سلیمان کے دنوں میں پورا ہوا لیکن یہ اُس کے گناہ کے سبب سے وہ ملک ابرہام کی اولاد سے لیا گیا پھر کسی وقت وہ اُن کو دیا جائیگا۔ رومیوں ۱۱: ۲۵-۲۹ +

Scanned with CamScanner

چودھواں باب

س ۱۔ لوط نے سدوم کی طرف اپنا ڈیرہ کھڑا کرنے سے کیا نقصان اُٹھایا؟

ج۔ اُس کا سارا مال لوٹا گیا اور وہ خود اسیر ہوا۔ آیت ۱-۱۲۔

س ۲۔ جب ابرہام نے سُنا کہ میرا بھتیجا لوط دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا تو اُس نے کیا کیا؟

ج۔ اگرچہ لوط نے اُسے اُس کے بڑھاپے میں ناحق چھوڑ دیا تھا تو بھی اُس نے اُس کی اِس سزا سے خوشی نہ منائی (۲) فوراً اُس نے لوط کے بچانے کی تدبیر کی اور اُس کو اور اُس کے مال کو دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑایا۔ آیت ۱۳-۱۶ +

س ۳۔ ابرہام کی لوط کے ساتھ یوں نیک سلوکی کرنے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج ۳۔ (۱) یہ کہ جو کوئی ہم سے بدی کرے چاہیئے کہ ہم اُس کے بدلے میں اُس کے ساتھ نیکی کریں۔ رومیوں ۱۲: ۹ و ۲۱ (۲) یہ کہ بغیر دُکھ اُٹھائے ہم کسی کی مدد نہیں کر سکتے ہیں لوط کی مدد کرنے میں ابرہام کو کتنا دُکھ اُٹھانا پڑا۔ متی ۲۷: ۴۲ (۳) ابرہام نے لوط کو اُس کے پکڑنے والوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے ایسی عمدہ عمدہ تدبیریں کیں سو ہم کو اپنے روحانی دشمنوں پر غالب آنے کے لئے طرح طرح کی روحانی تدبیریں کام میں لانی چاہئیں +

س ۴۔ جب ابرہام نے اُن بادشاہوں پر فتح پائی تو اُس سے ملنے کے واسطے کون دو بادشاہ آئے؟

ج۔ سدوم کا بادشاہ اور سالم کا بادشاہ +

س ۵۔ سالم کے بادشاہ کا کیا ذکر ہے؟
ج۔ اور ملک صدق سالم کا بادشاہ روٹی اور مے نکال لایا اور وہ خدا تعالیٰ کا کاہن تھا اور اُس نے اُس کو برکت دیکر کہا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے ابرہام مبارک ہو" اور مبارک خدا تعالےٰ جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھ میں حوالے کیا اور ابرہام نے سب کا دسواں حصہ اُس کو دیا" آیت ۱۸۔۲۰+

س ۶۔ ملک صدق کون تھا؟
ج۔ وہ ملک موعود میں اُس جگہ کا بادشاہ تھا جس جگہ کہ شہر یروشلم واقع ہے وہ کاہن بھی تھا اُس کا نسب نامہ اِس لئے نہیں دیا گیا ہے کہ وہ مسیح کی بادشاہت وکہانت کا جو ابدی ہے پیش نمونہ ہو۔ زبور ۱۱۰: ۴۔ عبرانیوں ۵: ۶ اور ۶: ۲۰ اور ۷: ۱۔۳+

س ۷۔ ثابت کرو کہ ملک صدق ابرہام سے بزرگ تر تھا؟
ج (۱) ملک صدق کے نام ہی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے (۲) ابرہام نے سب کا دسواں حصہ ملک صدق کو دیا۔ عبرانیوں ۷: ۴ (۳) اُس نے ابرہام کو برکت دی " اور بلا کلام چھوٹا بڑے سے برکت پاتا ہے" عبرانیوں ۷: ۷ (۴) وہ بادشاہ اور کاہن دونو تھا+

س ۸۔ کس لئے ملک صدق کا نسب نامہ نہیں دیا گیا؟
ج۔ اِس لئے کہ وہ مسیح کا پیش نمونہ ٹھہرے مسیح کی کہانت کا نہ شروع ہے نہ آخر ہے+

س ۹۔ ملک صدق نے جو روٹی اور مے ابرہام کو نکال کر دی تو اِس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) اُس وقت ابرہام تھکا ہوا تھا اس لئے ملک صدق نے اُس کو روٹی اور مے سے آسودہ کیا۔ سو جس وقت ہم خدا کی اور بھائیوں کی خدمت کر کے تھک جائیں اس وقت خدا ہم کو یاد کریگا (۲) جیسا کہ اُس وقت ملک صدق نے ابرہام کو برکت دی ایسے ہی جس وقت ہم شیطان و بدی کی مخالفت کر کے اُن پر غالب آئیں تو خداوند ہم کو برکت بخشے گا۔ لوقا ۴: ۱-۱۳ (۳) سالم کا بادشاہ مسیح کی جو حقیقی سلامتی بخشتا ہے پیش نشان ہے (۴) جس طرح ابرہام نے سالم کے بادشاہ کو اپنے مال کا دسواں حِصّہ دیا ہم بھی اپنی آمدنی کے مطابق جس قدر ہم نے خدا سے برکت پائی ہے خداوند کی خدمت میں خرچ کریں۔ ۱ قرنتیوں ۱۶: ۲ ✤

س ۱۰۔ سدوم کے بادشاہ نے ابرہام سے مل کر کیا کہا؟

ج "آدمی مجھ کو دے اور مال آپ لے" آیت ۲۱ ✤

س ۱۱۔ ابرہام نے کیا جواب دیا؟

ج "میں نے خداوند خدا تعالےٰ آسمان اور زمین کے مالک کی قسم کھائی کہ میں ایک دھاگے سے لے کے جوتی کے تسمے میں تیرے سارے مال سے کچھ نہ لونگا تاکہ تو نہ کہے کہ مَیں نے ابرہام کو دولت مند کیا" آیت ۲۲ و ۲۳ ✤

س ۱۲۔ سدوم کے بادشاہ اور ابرہام کی ملاقات اور گفتگو سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) جب خداوند ہم کو برکت دیتا ہے تو شیطان مثل سدوم کے بادشاہ کی ضرور ہماری آزمائش کرتا ہے۔ متی ۳: ۱۷ اور ۴: ۱ (۲) شیطان مثل سدوم کے بادشاہ کے ہر ایک سے یہ کہتا ہے کہ اپنی رُوح و جان مجھکو دے اور میں تجھ کو بہت سی چیزیں دُوں گا پس چاہیئے کہ ہم اُس کی آواز پہچان کر ابرہام کا سا جواب دیں (۳) جس دن سدوم کا بادشاہ ابرہام کے پاس آیا۔ اُس دن

شیطان خدا کے حضور میں ابرہام پر ایسا الزام لگا رہا ہوگا جیسا کہ اُس نے
ایوب پر لگایا۔ ایوب ۱: ۶-۱۲ +

پندرھواں باب

س ۱۔ جب ابرہام سدوم کے بادشاہ کی آزمائش پہ غالب آیا اور اُس سے کچھ
نہ لیا تو خدا نے اُسے دکھائی دے کر کون سی تسلی بخش بات کہی ؟
ج "اے ابرہام تو مت ڈر میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں"۔ آیت ۱
س ۲۔ ابرہام کے دل میں کیا ارمان باقی رہا ؟
ج "تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا" آیت ۳
س ۳۔ خدا نے اُس کی اس آرزو کا کیا جواب دیا ؟
ج "یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ جو تیرے صلب سے پیدا ہو وہی تیرا وارث
اور وہ اُس کو باہر لے گیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستاروں کو گن
اگر تو انہیں گن سکے۔ اور اُسے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی"۔ آیت ۴، ۵
س ۴۔ کیا ابرہام نے یہ عجیب وعدہ سنکر اس کو یقین کیا ؟
ج "اور وہ خداوند پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے صداقت محسوب ہوا" آیت
۶۔ رومیوں ۴: ۱۷-۲۵ +
س ۵۔ خدا نے ابرہام کو کون سا عجیب رویا دکھایا ؟
ج "اور ایسا ہوا کہ جب سورج ڈوبا اور اندھیرا ہو گیا تو ایک تنور جس سے دھواں
اُٹھتا تھا۔ اور ایک جلتی مشعل اُن ٹکڑوں کے بیچ میں سے ہو کر گزر گئی"۔ آیت

س ۶ - اِس رویا کے معنی بیان کرو؟

ج (۱) وہ تنور ملک مصر کی غلامی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ جلتی ہوئی مشعل جوان ٹکروں کے بیچ سے ہو کر گذر گئی خداوند کی حضوری اور روشنی کی طرف اشارہ کرتی ہے (۲) اِس رویا سے ابرہام پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ اُس کی اولاد پر ظلم کیا جائیگا جیسے کہ پیچھے مصر میں ہوا لیکن آخر کو وہ خدا کے ہاتھ سے وہاں کی غلامی سے چھوٹ جائیں گے اور پھر ملک کنعان میں آباد کئے جائینگے آیت ۱۳ و ۱۴ +

سولھواں باب

س ۱ - ابرہام کی بیوی سرہ کے رنج کا کیا باعث تھا؟

ج - اُس کے کوئی اولاد نہ تھی +

س ۲ - سرہ نے ابرہام کو کیا صلاح دی؟

ج - اُس کی ایک مصری لونڈی تھی - جس کا نام ہاجرہ تھا اور سرہ نے ابرہام سے کہا ...... کہ آپ میری لونڈی کے پاس جائیے شاید اُس سے میرا گھر آباد ہو اور ابرہام نے سرہ کی بات سُنی " آیت ۱ و ۲ +

س ۳ - کیا سرہ کی یہ صلاح اچھی تھی -

ج - نہیں - (۱) اِس وجہ سے کہ کسی آدمی کو دو جورواں رکھنا گناہ ہے پیدائش ۲: ۲۲ و ۲۴ - متی ۹: ۳ - ۶ (۲) اِس سبب سے کہ اُس کے باعث ابرہام اور اُس کے گھرانے کو بہت تکلیف اور رنجش پہنچی - سرہ کو رشک ہوا پھوٹ اُسی وقت سے پیدا ہوئی - پیدائش ۱۶: ۴ و ۵ و اشموئیل ۱: ۶ و امثال ۳۰: ۲۱ - ۲۳ (س ۴)

اِس صلاح کا ماننا ابرہام کی بے صبری کا نشان ہے پیدائش ۱۵- ۳ و ۴۔ "جو ایمان لائے اتولی نکریگا"۔ یسعیاہ ۲۸: ۱۶ (۴) گناہ کا بیج پشت در پشت زمانوں تک پھل لاتا ہے اہل عرب اور محمدی ابرہام کے اِس بیجا بیاہ سے نکلے اور اُن سے یہودیوں اور مسیحیوں کو اب تک ایذا پہنچتی ہے۔ گلتیوں ۴: ۲۸ و ۲۹ (۵) نیک انجام کو بد وسیلوں سے پورا کرنا بیجا ہے ابرہام اور سرہ کی خواہش اولاد کے لئے نیک تھی۔ لیکن اُسے پورا کرنے کے لئے بد وسیلوں کو استعمال کرنا بیجا تھا۔ مسیحی کلیسیا کو مریدوں اور فرزندوں سے بھرنا ایک نیک خواہش ہے لیکن اُسے بے جا وسیلوں سے بھرنا سرہ کے نمونے پر چلنا ہے۔ اگر کوئی مسیحی منادی بے صبر ہو کے کلیسیا کو اسمٰعیل جیسے فرزندوں سے بھر دے تو اُس کلیسیا کو پیچھے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسی ابرہام اور سرہ کو اسمٰعیل سے ہوئی اے پاسبان خبردار اسمٰعیل کو مسیح کی کلیسیا میں داخل نہ کرنا (۶) اسمٰعیل اضحاق دو عہدوں کے پیش نمونے ہیں۔ یعنے اسمٰعیل عہد اعمال کا اور اضحاق عہد فضل و وعدے کا۔ کہ یہ لکھا ہے ابرہام کے دو بیٹے تھے ایک لونڈی سے دوسرا آزاد سے پر وہ جو لونڈی سے تھا جسم کے طور پر پیدا ہوا اور جو آزاد سے تھا سو وعدہ کے طور پر۔ یہ باتیں تمثیلی بھی مانی جاتی ہیں اِس لئے کہ یہ عورتیں دو عہد ہیں ایک تو سینا پہاڑ پر سے جو ہو کر نرے غلام جنتی ہے یہ ہاجرہ ہے" گلتیوں ۴: ۲۲ تا ۲۶ +

س ۴۔ ہاجرہ کس قوم کی عورت تھی؟ اور لفظ ہاجرہ کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ وہ مصری تھی اور اغلب ہے کہ جس وقت ابرہام کال کے مارے مصر کو گیا اُس وقت اُسے مول لیا ہو۔ پیدائش ۱۲: ۱۰ و ۱۶۔ اور لفظ ہاجرہ کے معنی ہیں بھاگنا

س ۵۔ سرہ نے ہاجرہ سے کیا سلوک کیا؟

ج۔ "اُس پہ سختی کی" آیت ۶ +

س ۶- جو پیش خبری اسمعیل کی خصلت کے بارے میں آیت ۱۲ میں لکھی ہوئی ہے
یعنی "وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے
برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا" کیا
وہ پوری ہوگئی ہے؟

ج- ہاں اہل عرب اور اُن ملکوں کی حالت کو دیکھو کہ جہاں محمدی کل اختیار رکھتے
ہیں یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ وہاں کے لوگوں کی حالت و دستورات وحشی
ہیں بمشکل کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اُن لوگوں کے چاروں طرف تعلیم یافتہ لوگ
بستے ہیں تاہم یہ لوگ سوائے قرآن کے اور سب قسموں کے علوم کو حقیر جانتے ہیں۔
پیدائش کی کتاب کے لکھنے والے کو اسمٰعیل کی اولاد کی یہ حالت جو کہ اب ہو رہی ہے
ہزارہا برس پیشتر سوائے خدا کے کس نے بتادی؟ کیا یہ ایک دائمی معجزہ نہیں ہے
جو اس کتاب کے الہامی ہونے کی صداقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتا ہے؟ اسمٰعیل
اور اُسکی اولاد کی حالت ایسی ہے جیسی کہ گورخر کی جس کا بیان ایوب ۳۹: ۵-۸
میں لکھا ہے۔

س- جب ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوا تو ابرہام کی عمر کتنے برس کی تھی؟

ج- چھیاسی ۸۶ برس کی تھی۔ آیت ۱۶-

س- اضحاق کی پیدائش کے وقت ابرہام کی عمر کتنے برس کی تھی؟

ج- سو برس کی۔

سترھواں باب

س ۱- جب ابرہام ننانوے ۹۹ برس کا ہوا تو خدا نے اُسکو دکھائی دیکر کیا کہا؟

ج - میں خدائے قادر ہوں تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو - اور میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑھاؤنگا" آیت ۱ و ۲ -

س ۲ - ابرہام کے نام کے بدل جانے کا حال بیان کرو ؟

ج "تب ابرہام منہ کے بل گرا اور خدا اُس سے ہمکلام ہو کر بولا - کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے - اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا - اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائیگا بلکہ تیرا نام ابرہام ہوگا - کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا" آیت ۳ : ۵ ÷

س ۳ - ابرہام کے معنی کیا ہیں ؟

ج - بہت قوموں کا باپ -

س ۴ - کیا یہ وعدہ پورا ہوگیا ؟

ج - ہاں بہت سی بڑی بڑی قومیں آجتک ابرہام کو اپنا باپ کہتی ہیں ÷

س ۵ - جو عہد خدا نے ابرہام سے باندھا اُسکا حال بیان کرو ؟

ج "وہ میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو - سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے" ۱۷ : ۱۰ ÷

س ۶ - ختنہ سے کیا مراد ہے ؟

ج - (۱) جو عہد خُدا نے ابرہام سے باندھا ختنہ اُسکا ظاہری نشان ہے - (۲) ختنہ دل کی پاکیزگی کی طرف اشارہ کرتا ہے "پس اپنے دلوں کا ختنہ کرو - اور آگے کو گردن کشی نہ کرو" استثنا ۱۰ : ۱۶ - "اور خُداوند تیرا خدا تیرے دل اور تیری نسل کے دل کا ختنہ کریگا کہ تو خُداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی سے دوست رکھے اور جیتا رہے" استثنا ۳۰ : ۶ - یرمیاہ ۴ : ۴ - رومیوں ۹ : ۶ - ۱۳ -

و کلسیوں ۲: ۱۱ +

س - کیا ختنہ سے ابرہام راست اور نجات یافتہ ٹھہرا؟

ج - نہیں - اِس لئے کہ مختون ہونے سے پندرہ برس پہلے وہ راست و صادق ٹھہر چکا تھا - پیدائش ۱۵: ۶ و رومیوں ۴: ۸-۱۳ - عبرانیوں ۱۱: ۸ +

س - اگر کوئی شخص ختنہ کو جو عہد علینق کا نشان تھا قبول نہیں کرتا تو اس کو کیا سزا دیجاتی تھی؟

ج ۸ - وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا ۔" آیت ۱۴ +

س ۹ - یہ سزا عہد فضل کی کونسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے؟

ج - یہ کہ اگر کوئی بپتسمہ کو حقیر جان کر اُس کو قبول نہ کرے تو آخر کو وہ سزا پائیگا "جو کہ ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائیگا اور جو کوئی ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا" مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶ و یوحنا ۳: ۱۸ و ۱۲: ۴۸ و اعمال ۲: ۳۸ و ۱۶: ۳۰-۳۳ و متی ۲۸: ۱۹ +

س ۱۰ - سرہ کے نام کے بدل جانیکا حال بیان کرو؟

ج ۰ - "خداوند نے ابرہام سے کہا کہ تیری جورو سرہ جو ہے سو اُس کو سری مت کہا کر بلکہ اُس کا نام سرہ ہے" آیت ۱۵ +

س ۱۱ - سرہ کے معنی کیا ہیں؟

ج - قوموں کی ماں - آیت ۱۶ +

س ۱۲ - ضحاق کی پیدائش کیوقت سرہ کی عمر کتنی تھی؟

ج - نوّے برس کی +

س ۱۳ - ابرہام نے اسمٰعیل کے لئے کیا عرض کی؟

Scanned with CamScanner

ج ۔ کاشکہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے۔ آیت ۱۸ +

س ۱۴ ۔ خدا نے اس عرض کا کیا جواب دیا؟

ج ۔ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی تو اُس کا نام اضحاق رکھنا اور مَیں اُس سے اور بعد اُس کے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا ۔ اور اسمٰعیل کے حق میں مَیں نے تیری سنی دیکھ میں اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا ۔ اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے ۔ اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤنگا ۔ لیکن میں اضحاق سے جسے سرہ دوسرے سال ایسے وقتِ معیّن میں جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا۔ آیت ۱۹ ۔ ۲۱ +

س ۱۵ ۔ کیا وہ وعدہ جو خدا نے اسمٰعیل کے حق میں ابرہام سے کیا تھا پورا ہو گیا؟

ج ۔ ہاں ۔ دیکھو پیدائش ۲۵ : ۱۲ ۔ ۱۶ ۔

س ۱۶ ۔ ابرہام اپنے ختنے کے وقت کتنے برس کا تھا؟

ج ۔ ننانوے برس کا ۔ آیت ۲۴ +

س ۱۷ ۔ اسمٰعیل اپنے ختنہ کیوقت کتنے برس کا تھا؟

ج ۔ تیرہ برس کا ۔ اس وجہ سے اور اسی نمونہ پر بہت سے محمدی تیرہ برس کی عمر میں لڑکوں کا ختنہ کرواتے ہیں +

س ۱۸ ۔ اضحاق کے ختنہ کے وقت اُس کی عمر کتنی تھی؟

ج ۔ آٹھ روز کی ۲۱ : ۴ ۔ اور اسی لئے یہودی لوگ اپنے لڑکوں کا ختنہ آٹھویں دن کرواتے ہیں +

Scanned with CamScanner

اٹھارھواں باب

س ۱ - ابرہام کے پاس تین مردوں کے آنیکا حال بیان کرو؟

ج - پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اُس نے اپنی آنکھیں اٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اُس کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ انہیں دیکھکر خیمے کے دروازے سے اُنکے ملنے کو دوڑا۔ اور زمین تک اُن کے آگے جھکا اور بولا کہ اے میرے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندے کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جائے اور اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے۔ میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں تازہ دم ہو جئے بعد اُس کے آگے جائیے کیونکہ اسی لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔ تب انہوں نے کہا یونہی کر جیسا تُو نے کہا اور ابرہام خیمے میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانے آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور ابرہام گلّے کی طرف دوڑا اور موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا۔ پھر اُس نے گھی اور دودھ اور اُس بچھڑے کو جو اُس نے پکوایا تھا لیکے اُنکے سامنے رکھا اور آپ اُنکے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انہوں نے کھایا۔ آیت ۱ : ۸ +

س ۲ - ان تینوں مردوں میں سے ایک کون تھا؟

ج - بعض مسیحی عالموں کا خیال ہے کہ ایک ان میں سے مسیح تھا کہ وہ مجسّم ہونے سے پہلے کبھی کبھی آدمی کی صورت میں دکھائی دیتا تھا۔ یشوع ۵ : ۱۳ و ۱۴ + دانیال ۳ : ۲۵ و مکاشفات ۱۶ : ۵ +

س - جو وعدہ اس مرد نے ابرہام سے بیٹا بخشنے کا کیا اُس کا حال بیان کرو؟

ج ۳۔ اور اُس نے کہا میں زندگی کے حساب سے معیّن وقت پر تیرے پاس پھر آؤنگا۔ اور دیکھ تیری جورو سرہ کو بیٹا ہوگا اُس کے پیچھے خیمے کے دروازے میں سرہ اُسکی آواز سنتی تھی اور ابرہام اور سرہ بوڑھے اور بہت دن کے تھے اور سرہ سے عورتوں کی معمولی عادت موقوف ہوگئی تھی۔ آیت ۱۰: ۱۱ +

س ۴۔ سرہ کے ایمان کی کمزوری کا کیا بیان ہے؟

ج ۴۔ تب سرہ نے اپنے دل میں ہنسکر کہا کہ بعد اُسکے کہ مَیں ضعیف ہوگئی اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہُوا کیا مجھ کو خوشی ہوگی؟ پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سرہ کیوں ہنسکر بولی کہ کیا مَیں جو ایسی بڑھیا ہوگئی ہوں سچ مچ جنونگی؟ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟ مَیں معیّن وقت پر تجھ پاس پھر آؤنگا اور سرہ کو بیٹا ہوگا۔ تب سرہ نے انکار کر کے کہا کہ مَیں نہیں ہنسی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی۔ پر اُس نے کہا نہیں تو البتہ ہنسی۔" آیت ۱۲-۱۵ +

س ۵۔ سرہ کے کمزور ایمان کا مریم کے مضبوط ایمان سے مقابلہ کرو؟

ج ۔ اور مریم نے کہا دیکھ خداوند کی باندی مجھ پر تیرے کہنے کے موافق ہو تب فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔" لوقا ۱: ۳۸ +

س ۶۔ کیا پیچھے سرہ کا ایمان یہانتک بڑھا کہ اُس نے تین مردوں کے عجیب وعدہ پر بھروسہ کیا؟

ج ۶۔ ہاں ایمان سے سرہ نے بھی حاملہ ہونے کی طاقت پائی اور عمر گذرے پر جنی اس لئے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا ہے۔" عبرانیوں ۱۱: ۱۱ +

س ۷۔ سدوم کی بربادی کی وجہ بتاؤ؟

ج (۱) اُس کے باشندوں کا جرم نہایت سنگین ہوگیا تھا۔ آیت ۲۰ (۲) اُس میں دس صادق بھی نہیں پائے گئے تھے۔ آیت ۳۲ +

Scanned with CamScanner

س - ابرہام نے سدوم کے بچانے کے لئے کیا سفارش کی؟

ج - تب ابرہام نزدیک جا کے بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کریگا؟ شائد پچاس صادق اُس شہر میں ہوں۔ کیا تو اُسے ہلاک کریگا۔ اور اُن پچاس صادقوں کی خاطر جو اُس کے درمیان ہیں اس مقام کو نہ چھوڑیگا؟ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔ یہ تجھ سے بعید ہے۔ کیا تمام دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کریگا؟ اور خداوند نے کہا کہ اگر میں سدوم میں شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤں۔ تو میں اُن کے واسطے تمام مکان کو چھوڑ دُونگا۔ تب ابرہام نے جواب دیا اور کہا کہ اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی۔ اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں۔ شائد پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں۔ کیا اُن پانچ کے واسطے تمام شہر کو نیست کریگا؟ اور اُس نے کہا اگر میں وہاں پینتالیس پاؤں تو نیست نہ کرونگا۔ پھر اُس نے اُس سے کہا کہ شائد وہاں چالیس پائے جائیں۔ تب اُس نے کہا کہ میں اُن چالیس کیواسطے بھی نہ کرونگا۔ پھر اُس نے کہا میں منت کرتا ہوں کہ اگر خداوند خفا نہ ہوں تو میں پھر کہوں۔ شائد وہاں تیس پائے جائیں۔ وہ بولا کہ اگر میں تیس پاؤں تو میں یہ نہ کرونگا۔ پھر اُس نے کہا دیکھ میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی شائد وہاں بیس پائے جائیں۔ وہ بولا میں بیس کیواسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔ تب اُس نے کہا۔ میں منت کرتا ہوں کہ خداوند خفا نہ ہوں تو میں فقط اب کی بار پھر کہوں۔ شائد وہاں دس پائے جائیں۔ اور وہ بولا میں دس کیواسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔" آئت ۲۳-۳۲ +

س ۹ - ابرہام کی اس دُعا و سفارش میں کونسی عمدہ باتیں پائی جاتی ہیں؟

ج - (۱) یہ کہ اُس نے ادب سے عرض کی۔ آئت ۲۷ و ۳۰ و ۳۲ + عبرانیوں ۱۲: ۲۸ (۲) سرگرمی سے چھ دفعہ دُعا کی۔ زبور ۸۸: ۱ + لوقا ۱۱: ۸ - ایضاً ۱۸: ۱ +

یعقوب ۵: ۶-۱۸ (۳) ایمان سے دُعا مانگی۔ اُس نے یقین کیا کہ خدا اپنے کہنے کے موافق کریگا۔ عبرانیوں ۱۱: ۱۶ +

س ۱۔ ابرہام کی اس دُعا سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ خدا اکثر اپنی مرضی اپنے بندے پر ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ جو کچھ وہ سدوم پر کرنے کو تھا وہ اُس نے ابرہام پر ظاہر کیا۔ آیت ۱۷ (۲) خُدا کے بندوں کو اپنے ان بھائیوں کے بچانے کے لئے جو خطرے میں ہیں۔ خُدا کے حضور سفارش کرنی چاہئیے جیسے کہ ابرہام نے کی۔ (۳) کسی شہر یا خاندان میں صادقوں کا رہنا اُس شہر یا خاندان کے ہلاکت سے اکثر بچ جانے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر شہر سدوم میں دس صادق پائے جاتے تو اس کے کل باشندے ہلاک ہونے سے بچ جاتے۔ آیت ۲۲ (۴) سخت ولانا ئب گنہگاروں کو ہلاک کرنا خدا کی منصفی کے خلاف نہیں ہے۔ جب ہم کسی شہر یا خاندان کی ہلاکت کی خبر پائیں تو چاہئیے کہ ہم ابرہام کے ساتھ ہو کر کہیں کہ "کیا تمام دُنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کریگا"۔ آیت ۲۵۔ یہ جواب ایسے ایسے ہر ایک اعتراض کو دور کرسکتا ہے۔ اگرچہ خدا سدوم جیسے شہروں کے کل باشندوں کو ہلاک کر ڈالے تو بھی وہ بے انصافی نہیں کرتا ہے +

اُنّیسواں باب

س ۱۔ لوط نے دو فرشتوں کو دیکھکر کیا کیا؟

ج یہ اُس نے اُن سے کہا کہ اے میرے خُداوندو اب توجّہ کر کے اپنے بندے کے گھر چلئے۔ اور رات بھر رہیئے۔ اُنہوں نے کہا نہیں ہم رات بھر راہ میں رہیں گے۔ پر جب اُس نے اُن سے بہت منت کی تب وہ اُس کی طرف پھرے۔ اور اُس کے

گھر گئے اور اُس نے اُن کی مہمانی کی"۔ آئت ۱: ۳ +

س ۲۔ کیا وہ فرشتوں کی صورت میں آئے تھے کہ لوط نے اُن کو پہچانا؟

ج۔ نہیں۔ اس نے اُن کو صرف آدمی سمجھا۔ آئت ۵ و ۱۰ +

س۔ عبرانیوں ۱۳: ۲ میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے؟

ج۔ "مسافر پروری کو مت بھولو۔ کیونکہ اُسی سے کتنوں نے بِن جانے فرشتوں کی مہمانی کی ہے" +

س۔ اس سے ہمارے واسطے کیا نصیحت حاصل ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ ہم مسافر پروری میں غفلت نہ کریں۔ لوط نے دو شخصوں کی مسافر پروری کی اور اُن کی ہدائت و مدد سے وہ بچ گیا +

س۔ فرشتوں نے سدوم کی بربادی کی کیا وجہ بتائی؟

ج۔ "اِس لئے کہ اُن کا چلانا خُداوند کے حضور بہت بلند ہوا۔ اور خداوند نے اُس کے غارت کرنے کو ہمیں بھیجا"۔ آئت ۱۳ اور ۱۸: ۲۰ +

س۔ لوط نے اپنے گھرانے کے بچانے کی کیا کوشش کی اور اس کا کیا نتیجہ ہوا؟

ج۔ "تب لوط باہر جا کے اپنے دامادوں سے جنہیں اُسکی بیٹیاں بیاہی تھیں بولا اور اُن سے کہا کہ اُٹھو اور اس مقام سے نکلو۔ کیونکہ خداوند اِس شہر کو غارت کریگا۔ لیکن وہ اپنے دامادوں کی نظر میں مضحک سا معلوم ہوا"۔ آئت ۱۴ +

س۔ لوط اور اس کے گھرانے کے سدوم سے نکل جانے اور بچ جانے کا حال بیان کرو؟

ج۔ "جب صبح ہوئی فرشتوں نے لوط سے تاکید کر کے کہا کہ اُٹھ اپنی جورو اور اپنی دو بیٹیاں جو یہاں موجود ہیں لے۔ ایسا نہ ہو کہ تو بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کے ہلاک ہو جائے اور جب وہ دیر کرتا تھا اُن مردوں نے اُسکا اور اُسکی

جورو کا اور اُسکی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا۔ کیونکہ خداوند کی مہربانی اُس پر ہوئی
اور اُسے نکال کے شہر سے باہر پہنچا دیا۔" آئت ۱۵و۱۶ +

س ۸۔ فرشتے نے تاکیداً لوط سے کیا کہا؟
ج ۔ "اپنی جان لیکر بھاگ اپنے پیچھے مت دیکھ اور میدان میں کہیں مت ٹھہر۔
پہاڑ پر بھاگ جا۔ نہ ہو کہ تو ہلاک ہو جائے۔" آئت ۱۷ +

س ۹۔ لوط نے کیا عرض کی؟
ج ۔ یہ کہ میں اب پہاڑ پر نہیں بھاگ سکتا۔ اب دیکھ کہ یہ شہر قریب ہے۔ اگر مرضی
ہو تو وہاں بھاگ جاؤں۔ آئت ۱۸-۲۱ +

س ۱۰۔ جس وقت لوط اس شہر میں داخل ہوا۔ اس وقت سورج کا کیا حال تھا؟
ج ۔ "اور جس وقت لوط ضغر میں داخل ہوا سورج کی روشنی زمین پر پھیلی۔"
آئت ۲۳ +

س ۱۱۔ سورج کا بیان کس لئے لکھا ہوا ہے؟
ج ۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو کہ آسمان پر سدوم کی ہلاکت کا ذرا بھی ظاہری نشان
نہ تھا۔ جیسا اور دن سورج نکلتا تھا ویسا ہی ہلاکت کے دن بھی نکلا +

س ۱۲۔ سدوم کے ہلاک کئے جانیکا حال بیان کرو؟
ج ۔ "تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف
سے آسمان پر سے برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس سارے میدان کو
اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا نیست کیا۔"
آئت ۲۴و۲۵ +

س ۱۳۔ لوط کی بیوی کے ہلاک ہونے کا حال بیان کرو؟
ج ۔ اُس کی جورو نے اُس کے پیچھے پھر کر دیکھا اور نمک کا کھمبا بن گئی۔ آئت ۲۶

س ۱۴۔ کیا لوط کی جورو کے ہلاک ہونیکا کچھ بیان انجیل میں پایا جاتا ہے؟
ج ۔ ہاں لوقا ۱۷: ۳۲ میں لکھا ہے کہ "لوط کی جورو کو یاد کرو"+

س ۱۵۔ سدوم کی بربادی کا انجیل میں کیا بیان پایا جاتا ہے؟
ج "اور جیسا کہ لوط کے دنوں میں ہوا کہ لوگ کھاتے پیتے خریدو فروخت کرتے اور پیڑ لگاتے اور گھر بناتے تھے پر جس دن کہ لوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کے سب کو برباد کیا۔ سو اسی طرح ہوگا جس دن کہ ابن آدم ظاہر ہوگا" لوقا ۱۷: ۲۸۔۳۰+

س ۱۶۔ سدوم کی ہلاکت سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ دینداروں کی شراکت وصحبت کو چھوڑنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ لوط نے اپنا مال بڑھانے کی غرض سے ابرہام کو اس کے بڑھاپے میں چھوڑ دیا تھا۔ اس نے اس سبب سے کتنا نقصان اٹھایا۔ پید ۳۹: ۲۹ و ۳۲ و ۳۳ و اسمو ۱۶: ۱۸ و ۱۸: ۱۲۔۱۴ (۲) یہ کہ سدوم کے بادشاہ کی عملداری میں رہنا خطرناک ہے۔ لوط اس بات کا گواہ ہے "مبارک وہ آدمی ہے جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا" زبور ۱: ۱ "تم فریب نہ کھاؤ بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں" ۱ قر ۱۵: ۳۳ (۳) سدومی آدمیوں سے اپنی لڑکیوں کا بیاہ مت کرو۔ جس وقت شادی کی بات چیت ہوتی ہو۔ اُس وقت اے مسیحی ماں باپو لوط کے دامادوں کو یاد کرو "تم بے ایمانوں کے ساتھ نالائق جوئے میں مت جوتے جاؤ کہ راستی اور ناراستی میں کون سا جھاب ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے" ۲ قرنتیوں ۶: ۱۴ و استثنا ۷: ۳۔۴ و یشوع ۲۳: ۱۱۔۱۲ و ۱ سلاطین ۱۱: ۴ و عزرا ۹: ۲ و ۱ قرنتیوں ۷: ۳۹ (۴) اگرچہ سدوم کے باشندے ہلاکت کے سامنے میں بیٹھے

ہوئے تھے تو بھی اسکی کچھ پروا نہیں کرتے تھے وہ بالکل غافل و بے پروا ہو گئے
تھے" وہ جو باوجود تنبیہ پانے کے سخت گردنی کرتا ہے ناگہاں برباد کیا جائیگا
اور اسکا کوئی چارہ نہ ہوگا" امثال ۲۹: ۱ (۵) خدا نے لوط کو ابرہام کی خاطر ہلاکت
سے بچایا" اور ایسا ہوا کہ جب خدا نے اس میدان کے شہروں کو نیست کیا تو خدا نے
ابرہام کو یاد کیا اور اُن شہروں کو جہاں لوط رہتا تھا غارت کرتے ہوئے لوط کو اس
بلا سے بچایا" آئت ۲۹ و یعقوب ۵: ۱۶ و پیدائش ۲۰: ۱۷ و ۳۰: ۲۷ و استثنا
۹: ۱۸-۲۰ و ۱ سموئیل ۱۲: ۱۸-۲۳ و ۱ سلاطین ۱۳: ۶ و ۲ سلاطین ۴: ۳۳ و
۱۹: ۱۵-۲۰ و یوحنا ۵: ۱۴-۱۷ و متی ۲۴: ۲۲ اور اعمال ۲۷: ۲۴ (۶) لوط کا نام
ایمان کے بہادروں کی فہرست میں جو عبرانیوں ۱۱ باب میں مندرج ہے نہیں پایا
جاتا ہے اُسکے نام کا کچھ پتہ اگر نبیوں ۳: ۱۴ و ۱۵ میں پایا جاتا ہے (۷) سدوم
کی بربادی مسیح کے آنے کی پیش نشانی ہے اُس کا آنا بے ایمانوں کے واسطے ایسا
یکایک اور خطرناک ہوگا جیسا کہ سدوم کی بربادی ہوئی۔ (۸) کوئی مسیح کے آنے
کے نشان کو سورج کی طرف دیکھنے سے نہ پائیگا جیسا کہ سورج کی روشنی زمین پر
اُس وقت پھیلی ہوئی تھی جس وقت سدوم برباد ہوا ویسا ہی مسیح کے آنے کے
دن بھی سورج نکلے گا۔" آئت ۲۳ و لوقا ۱۷: ۱۸-۳۲ ÷

س ۱۷۔ پاک نوشتوں میں سدوم کے باشندوں کی اب کی حالت کا کیا بیان پایا
جاتا ہے؟

ج "اسی طرح سدوم اور عمورہ اور اُن کے اردگرد کے شہر جنہوں نے ان کی مانند
زنا کیا اور جسم حرام کا پیچھا کیا ہمیشہ کی آگ کے عذاب میں گرفتار ہو کے عبرت
کے لئے نمونہ بنے رہتے ہیں" خط یہوداہ آئت ۷ و استثنا ۲۹: ۲۳ و ۲ پطرس ۲: ۶ ÷

س ۱۸۔ لوط کی بیٹیوں کی ابتر حالت بیان کرو؟

ج ۔ انہوں نے اپنے باپ کو رات کو مے پلائی اور اس حالت میں اس سے حاملہ ہوئیں ۔ آئت ۳۰ : ۳۸
س ۱۹ ۔ لوط کی بیٹیوں کی ابتری سے ہمارے لئے کون کون سی نصیحتیں نکلتی ہیں ؟
ج (۱) یہ کہ لوط کی بیٹیاں سدوم میں رہنے سے بگڑ گئیں للٰذا ہم بُرے لوگوں سے دوستی نہ رکھیں نہیں تو ہمارے گھرانے بگڑ جائینگے (۲) مے پینے سے نوح اور لوط کو کس قدر نقصان ہوا ۔ آجکل بھی بہتیرے مسیحی مے پی کے آپ کو اور اپنے گھرانوں کو برباد کرتے ہیں ۔ (۳) بنی موآب اور بنی عمون جو لوط کی بیٹیوں کی اولاد ہیں پشت در پشت اسرائیل کے دشمن رہے ۔ دیکھو لوط کے گناہ سے خدا کے کل بندوں کو زمانوں تک کس قدر نقصان پہنچا ۔ استثنا ۲۳ - ۳ - ۴ +

بیسواں باب

س ۱ ۔ ابرہام نے کونسا گناہ کیا کہ جس کے سبب سے اس کی بیوی سرہ امتحان وخطرہ میں گرفتار ہوئی ؟
ج ۔ اس نے اس کو اپنی بہن قرار دیا اور اس لئے جرار کے بادشاہ ابی ملک نے لوگوں کو بھیجکر سرہ کو لے لیا ۔ آئت ۲ +
س ۲ ۔ کیا ابرہام نے ایسا گناہ اس سے پہلے بھی کیا تھا ؟
ج ۔ ہاں ۔ پیدائش ۱۲ : ۱۴-۲۰ +
س ۳ ۔ ابرہام کے اس گناہ کی وجہ بیان کرو ؟
ج ۔ ابی ملک نے یہ بھی ابرہام سے کہا کہ تو نے کیا دیکھا کہ یہ کام کیا اور ابرہام بولا میں نے دیکھا کہ ہرگز خدا کا خوف یہاں نہیں ہے اور وہ میری جورو کے واسطے مجھکو

مار ڈالینگے"۔ آیت ۱۰-۱۱ +

س ۔ خدا نے کس طرح سے سرہ کو بچایا؟

ج ۔ "خواب میں ابی ملک کو ڈرایا کہ دیکھ تو اس عورت کے سبب سے جسے تو نے لیا مریگا۔ کیونکہ وہ خصم والی ہے"۔ آئت ۳ +

س ۔ جن شخصوں کو خدا نے خواب کے ذریعے کسی طرح آگاہی دی اُن کے نام بیان کرو؟

ج ۔ یعقوب ۔ پیدائش ۲۸-۱۲ + یوسف ۔ پیدائش ۳۷ ۴ + سلیمان ۱۔ سلاطین ۳-۵ + دانیل ۔ دانیل ۷:۱ + یوسف ۔ متی ۱:۲۰ + پلاطوس کی عورت متی ۲۷:۱۹ مجوسی متی ۲:۱۲ وگنتی ۱۲:۶ +

س ۔ اس خواب کا ابی ملک پر کیا اثر ہوا؟

ج ۔ اس نے سرہ کو پھیر دیا اور ابرہام سے برکت مانگی ۔ آئت ۸ +

س ۔ خدا نے ابی ملک پر ابرہام کے حق میں کیا ظاہر کیا؟

ج (۱) یہ کہ وہ نبی ہے (۲) یہ کہ اُس کی دعا تاثیر بخش ہے (۳) یہ کہ جو کوئی اُسکو ایذا پہنچائیگا سو مریگا ۔ آئت ۷ +

س ۔ اس فریب سے جو ابرہام نے جرار کے بادشاہ ابی ملک سے کیا کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ سرہ کے بچانے کے لئے جس تدبیر و ہوشیاری پر ابرہام نے بھروسہ کیا وہ بالکل ناقص ٹھہری دنیاوی چالاکی اور ہوشیاری خدا کے بندے کے لئے نامناسب و ناروا ہے ۔ (۲) ابرہام کا یہ عذر کہ وہ ہرگز یہاں خدا کا خوف نہیں ہے یا اعتبار کے لائق نہیں ہے"۔ آئت ۱۱ ۔ اگر اُس کو یقین نہ تھا تو وہ ایسی جگہ کیوں گیا؟ وہاں جانا ہی اُس کے لئے بیجا تھا ۔ (۳) ابرہام

کے گناہ سرہ کے سبب سے سرزد ہوا کرتے تھے سرہ کو راضی کرنے کے لئے اُس نے ہاجرہ کو لیا اور پھر سو کے کہنے سے اس کو بے رحمی سے نکال دیا پھر سرہ کے بچانے کے لئے دو دفعہ جھوٹ بولا (۴۷) جس بات کے لئے ابرہام مشہور تھا یعنی ایمان کی مضبوطی اسی میں وہ یہاں پر ناقص دکھائی دیتا ہے موسیٰ سب سے زیادہ حلیم تھا تو بھی بیجا غصہ کے گناہ میں پڑ گیا۔ پطرس سب شاگردوں سے زیادہ دلیر تھا تو بھی اُس نے ڈر کے مارے اپنے خداوند سے انکار کیا اسی طرح جس بات وصفت میں ہم مضبوط معلوم ہوتے ہیں اُسی سے اکثر گناہ پیدا ہوتے ہیں ٭

۲۱
اکیسواں باب

س ۱۔ اضحاق کی پیدائش کا کچھ حال بیان کرو؟

ج۔ اور خداوند نے جیسا فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لئے بڑھاپے میں اُسی مقررہ وقت پر جو خدا نے اُسے کہا تھا ایک بیٹا جنی ۲۱ آئت ۱ و ۲ ٭

س ۲۔ اضحاق کے ختنہ کا حال بیان کرو؟

ج۔ اور ابرہام نے جیسا کہ خدا نے اُسے حکم دیا تھا اپنے بیٹے اضحاق کا جب وہ آٹھ دن کا ہوا ختنہ کیا ۲۱ آئت ۴ ٭

س ۳۔ اضحاق کی پیدائش کے وقت ابرہام کی عمر کتنے برس کی تھی؟

ج۔ سو برس کی۔ آئت ۵۔

س ۴۔ اضحاق کی پیدائش کے وقت سرہ نے کیا کہا؟

ج۔ اور سرہ نے کہا کہ خدا نے مجھے ہنسایا اور سب سننے والے میرے ساتھ

Scanned with CamScanner

ہنسینگے"۔ آئت ۶ +

س ۵ ۔ اسمٰعیل نے اضحاق کی پیدائش کی خبر پاکر کیا کیا؟

ج ۔ ٹھٹھا کیا ۔ آئت ۹ +

س ۶ ۔ اسمٰعیل ابرہام کے گھر سے کیوں نکالا گیا؟

ج ۔ "تب سرہ نے ابرہام سے کہا کہ اس لونڈی اور اُسکے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔" آئت ۱۰ +

س ۷ ۔ ابرہام کے ان دو بیٹوں کی مثال سے پولوس کونسی بات ظاہر کرتا ہے؟

ج ۔ یہ کہ ابرہام کے یہ دونوں بیٹے اسمٰعیل اور اضحاق دو عہدوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ اسمٰعیل عہد اعمال کی طرف اور اضحاق عہد فضل و وعدہ کی طرف ۔ پہلا بیٹا اسمٰعیل جسمانی طور سے پیدا ہوا اور دوسرا بیٹا اضحاق خدا کے وعدے سے ۔ پہلے بیٹے اسمٰعیل کا پانا انسانی تدبیر کی برکت کے پانے کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اور دوسرے بیٹے اضحاق کا پانا الٰہی تدبیر کی برکت کے پانے کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اسمٰعیل کا پیدا ہونا و ملنا انسان کی ناقص تدبیر کی پیش نشانی ہے اور اضحاق کا پیدا ہونا اور ملنا فضل بخش برکتوں کی پیش نشانی ہے +

س ۸ ۔ اسمٰعیل کے حق میں خدا نے ابرہام سے کیا وعدہ کیا؟

ج ۔ "اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے۔" آئت ۱۳

س ۹ ۔ ابرہام کے گھر سے اسمٰعیل کے نکالے جانیکا حال بیان کرو؟

ج۔ ابرہام نے خدا کے حکم سے اُس کو نکالا۔ آیت ۱۲۔ ۲۱ ✣

س ۱۰۔ گلتیوں ۴: ۲۸۔ ۳۰ میں ابرہام کے گھر سے اسمٰعیل کے نکالے جانے سے کیا نصیحت نکلتی ہے؟

ج۔ "پس اے بھائیو ہم اضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں پر جیسا اُس وقت وہ جس کی پیدائش جسمانی تھی اُسے جسکی پیدائش روحانی تھی ستاتا تھا ویسا اب بھی ہوتا ہے پر کتاب کیا کہتی ہے؟ کہ لونڈی کو اور اُس کے بیٹے کو نکال۔ کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارث نہ ہوگا۔"

س ۱۱۔ اسمٰعیل کے نکالے جانے کے بیان سے ہمیں کیا کیا نصیحتیں حاصل ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ گناہ کا پھل کڑوا ہے۔ ابرہام نے دوسری عورت کے لینے سے گناہ کیا تھا اب اُس عورت اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کے نکالنے میں ابرہام کو کتنا رنج ہُوا ہوگا جیسا آدمی بوتا ہے ویسا ہی کاٹتا ہے۔ گلتیوں ۶: ۵۔ ۶ (۲) دو عورتیں اور اُن کے بال بچے میل محبّت کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہ سکتے ہیں لہذا کوئی شخص دو بیوی نہ کرے (۳) اگر کوئی شخص دیندار ہو خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو ہاں چاہے وہ ابراہام بھی ہو اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ تنبیہہ سے نہ بچیگا۔ کوئی اِس جھوٹی اُمید سے گناہ نہ کرے کہ خیر میں خدا کا بندہ ہوں وہ مجھے معاف کر دے گا یہ شیطان کی آواز ہے۔ اس کی نہ سنو (۴) خدا نہ صرف اپنے خاص برگزیدوں کو یاد کرتا ہے اور اُن کی خبر لینے کو تیار ہے بلکہ اوروں کی بھی خبر لیتا ہے جیسے کہ اُس نے اسمٰعیل اور مصری ماں کو یاد کیا۔ "تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پُکارا اور اس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہُوا؟ مت

ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سُنی۔ آیت ۱۷ (۵) ابرہام کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اسمٰعیل کا نکالنا ضرور ہُوا۔ اگر اسمٰعیل گھر میں رہتا تو ابرہام کا دل اُس پر زیادہ لگتا۔ پھر اگر اسمٰعیل ابرہام کے گھر میں ہوتا تو جس وقت کہ اضحاق کے قربانی کرنے کا حکم ملا تھا اُس وقت ابرہام کے ایمان کی اِس قدر جانچ نہیں ہو سکتی تھی اس لئے کہ وہ یہ خیال کر سکتا تھا کہ خیر اسمٰعیل کے ذریعے سے میرا نام قائم رہیگا اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ پس ابرہام کے ایمان کی جانچ کے لئے اسمٰعیل کا نکالنا ضرور ہُوا۔ جس چیز کے وسیلے ہمارا دل خدا پر بھروسہ رکھنے سے ہٹ جاتا ہے وہ ہم سے دُور کی جاتی ہے خواہ وہ ایسی پیاری ہو جیسا کہ اسمٰعیل ابرہام کی نظر میں تھا۔

س ۱۲ اسمٰعیل کی ماں ہاجرہ نے اپنے بیٹے کے لئے کس ملک سے عورت لی؟

ج۔ ملک مصر سے۔ آیت ۲۱

بائیسواں باب

س ۱۔ خدا نے ابرہام کو اُس کے بیٹے اضحاق کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھانے کے لئے کیا حکم دیا؟

ج۔ تب اُس نے کہا کہ تُو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اُسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا۔ آیت ۲

س ۲۔ اِس حکم کے ماننے میں ابرہام کیا کیا عذر کر سکتا تھا؟

ج (۱) "یہ کہ کسی کی جان مارنا خدا سے منع کیا گیا ہے" پیدائش ۹: ۶ (۲) یہ کہ
خدا نے صاف وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی اور اب یہ حکم
دیتا ہے کہ اضحاق کو سوختنی قربانی کے لیئے چڑھا۔ پس وہ یہ عذر کر سکتا
تھا کہ اِن دونو باتوں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے (۳) وہ یہ عذر کر سکتا تھا
کہ کنعانی اسکو دیکھ کر کیا کہیں گے۔ وہ ضرور ہنسا کر اُٹھائیں گے (۴) یہ کہ میں سرہ
کو کیونکر راضی کر سکوں گا؟ اس کی رضامندی کے بغیر میں یہ نہیں کر سکتا ہوں
(۵) وہ یہ عذر کر سکتا تھا کہ اضحاق کو سوختنی قربانی میں چڑھانے کے لیئے
کوئی صاف وجہ بتائی نہیں گئی ہے؛

س ۳- ابرہام نے یہ حکم پاکر کیا کیا؟

ج- تب ابرہام تڑکے اُٹھا اور اپنے گدھے پر چارجامہ کسا اور اپنے ساتھ
دو جوان اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کی لکڑیاں چیریں اور اُٹھ کر اُس
جگہ کو جو خدا نے اُسے فرمایا تھا چلا" آیت ۳؛

س ۴- ابرہام نے اپنے نوکروں سے کیا کہا؟

ج- تیسرے دن جب ابرہام نے اپنی آنکھ اُٹھا کے اُس جگہ کو دور سے دیکھا تب
ابرہام نے اپنے جوانوں سے کہا تم یہاں گدھے پاس رہو میں اس لڑکے کے ساتھ
وہاں تک جاؤنگا اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس آؤنگا" آیت ۴ و ۵؛

س ۵- جب ابرہام اور اضحاق راستے میں جارہے تھے تو اُن میں کیا گفتگو ہوئی

ج- اور ابرہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کے اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں
اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونو ساتھ ساتھ چلے تب اضحاق نے
اپنے باپ ابرہام سے کہا کہ اے میرے باپ! اُس نے جواب دیا کہ اے میرے
بیٹے میں حاضر ہوں اُس نے کہا کہ دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی

کے لئے برّہ کہاں ؟ ابرہام نے کہا کہ اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے
سوختنی قربانی کے لئے برّہ کی تدبیر کر لیگا۔ سو وہ دونو ساتھ ساتھ چلے،،
آیت ۶ و ۸ *

س ۶۔ جب ابرہام اور اضحاق پہاڑ پہنچے تو ابرہام نے کیا کیا ؟

ج :- "اور وہ اُس مقام پر جس کی بابت خدا نے اُس سے کہا تھا پہنچے تب
ابرہام نے وہاں ایک قربان گاہ بنائی اور لکڑیاں چُنیں اور اپنے بیٹے اضحاق
کو باندھا اور اُسے قربانگاہ میں لکڑی کے اوپر دھر دیا اور ابرہام نے اپنا
ہاتھ بڑھا کے چھُری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے وہیں خداوند کے فرشتے نے
اُسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام! اے ابرہام!! وہ بولا کہ میں حاضر ہوں
پھر اُس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اُسے کچھ مت کر کہ اب میں نے
جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے اِس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے کو مجھ
سے دریغ نہ کیا،، آیت ۹-۱۲ *

س ۷۔ خدا نے اضحاق کے بدلے میں کون سی قربانی مہیا کی ؟

ج :- "تب ابرہام نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا
جس کے سینگ ایک جھاڑی میں اٹکے ہیں۔ تب ابرہام نے جا کر اُس مینڈھے
کو لیا اور اُس کو اپنے بیٹے کے بدلے میں سوختنی قربانی لے کے چڑھایا،، آیت ۱۳

س ۸۔ خدا نے ابرہام سے اسوقت کیا عہد باندھا ؟

ج :- "تب خداوند کے فرشتے نے دوبارہ آسمان پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا
کہ خداوند فرماتا ہے۔ اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اپنا اکلوتا ہی
بیٹا دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں تجھے برکت دیتے ہی برکت دوں گا
اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی

Scanned with CamScanner

ریت کی مانند بڑھاؤں گا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی،، آیت ۱۵ - ۱۸ ✦

س ۹ - ابرہام کے اپنے پیارے بیٹے اضحاق کو سوختنی قربانی کے چڑھانے میں انکار نہ کرنے سے ہمارے لئے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اُس کا ایمان زندہ ظاہر ہوتا ہے "ایمان ہی سے ابرہام نے جب آزمایا گیا اضحاق کو قربانی کے لئے چڑھایا اور جس نے وعدے کو پایا تھا اُس نے اکلوتے کو گذرانا جس سے یہ کہا گیا تھا کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی کیونکہ وہ سمجھا خدا مردوں میں سے بھی اُٹھانے پر قادر ہے۔ جہاں سے اُس نے اُس کو علامت کے طور پر پایا" عبرانیوں ۱۱: ۱۷ - ۱۹ (۲) فرمانبرداری خدا کو کیسی پسندیدہ معلوم ہوتی ہے۔ آیت ۸ و ۱ سموئیل ۱۵: ۲۲ (۳) خدا طرح طرح سے اپنے بندوں کے ایمان کو جانچتا ہے۔ پہلے اُس نے ابرہام کے ایمان کو یوں جانچا کہ اُس نے اُس کو یہ حکم دیا "اور خداوند نے ابرہام کو کہا تھا کہ تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤں گا نکل چل" پیدائش ۱۲: ۱ ✦ پھر یہ حکم دیا کہ ملک کنعان میں مسافر کے طور پر رہنا خدا نے اُس کو وہاں زمین کا ایک قطعہ بھی نہیں دیا۔ عبرانیوں ۱۱: ۹ - ۱۰ - ۱۵ پھر خدا نے اُس کو سرہ سے ایک بیٹا دینے کا وعدہ دیا لیکن اس وعدہ کے پورا کرنے میں بہت برسوں تک دیری کی اور یونہی اُس کا ایمان جانچا اور آخر کو ان سب آزمائشوں کے بعد جن میں کہ وہ فرمانبردار نکلا اِس سخت آزمائش سے اس کے ایمان کو جانچا اِسی طور سے خدا آج کل اپنے بندوں کے ایمان کو بڑھاتا مضبوط کرتا اور بار بار جانچتا ہے (۴) ابرہام نے اضحاق کو سوختنی قربانی کے لئے

Scanned with CamScanner

گذارنے میں دریغ نہ کرنے سے یہ بات ظاہر کی کہ میں خدا کو اضحاق سے زیادہ پیار کرتا ہوں اِس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اس کو خدا کی خاطر سے قربان کرنے کو تیار تھا۔ کیا ہم بھی کسی چیز کو خدا سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ خداوند یسوع مسیح فرماتا ہے "اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور جورو اور لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا" اور جو اپنی صلیب اٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔" لوقا ۱۴: ۲۶ و ۲۷ (۵) جب ابرہام اضحاق کو سوختنی قربانی کے لئے گذارنے پر تھا۔ تو خدا نے خود اُس کو روکا لیکن جب خدا کا پیارا بیٹا خداوند یسوع مسیح صلیب پر قربان کیا جاتا تھا تو وہ خاموش رہا۔ ابرہام کے بیٹے اضحاق کی آواز خدا نے سُنی جب اُس نے کہا "تب اضحاق نے اپنے باپ ابرہام سے کہا کہ اے میرے باپ اُس نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے میں حاضر ہوں اُس نے کہا کہ دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برّہ کہاں"؟ آیت ۷ + لیکن خدا نے اپنے بیٹے کی آواز نہیں سُنی جب اُس نے کہا کہ "اور کچھ آگے بڑھ کے مُنہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے تو بھی میری خواہش نہیں بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو" متی ۲۶: ۳۹ (۶) اضحاق کی قربانی مسیح کی قربانی کی طرف چند باتوں میں اشارہ کرتی ہے (الف) ابرہام نے خوشی سے اپنے پیارے بیٹے کو سوختنی قربانی کے لئے چڑھایا جیسا کہ خدا نے مسیح کو دیا۔ یوحنا ۳: ۱۶ (ب) اضحاق نے خوشی سے اپنے تئیں سوختنی قربانی کے لئے دیا اُس کی عمر عنقریب پچیس برس کی تھی اگر وہ راضی نہ ہوتا تو اُس کا باپ زبردستی اس کو نہ باندھ سکتا (ج) جس جگہ اضحاق باندھا گیا یعنے پہاڑ موریاہ پر۔ وہاں سلیمان کی ہیکل بنائی گئی اور جس وقت مسیح صلیب پر قربان کیا گیا اُس وقت ہیکل کا پردہ اوپر سے

نیچے تک پھوٹ گیا تاکہ یہ بات ظاہر ہو کہ یہ سوختنی قربانی خدا کو منظور ہو گئی۔ اور اب اُس کے وسیلے سے ابرہام جیسے ایماندار خدا کے حضور میں جا سکتے ہیں (د) جیسے اضحاق ابرہام کا پیارا تھا ویسے ہی مسیح بھی خدا کا پیارا بیٹا ہے۔ بلکہ اُس سے ہزارہا درجہ زیادہ۔ خدا نے مسیح کو ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے سوختنی قربانی مقرر کی ہے۔ جیسے کہ اُس وقت خدا نے ابرہام کے لئے سوختنی قربانی کیواسطے ایک مینڈھا موجود کیا ویسے ہی خدا نے ہمارے لئے بھی ایک سوختنی قربانی یعنے خداوند مسیح کو جو صلیب پر چڑھایا گیا پیش کیا ہے +

س ۱۰۔ ابرہام نے اُس مقام کا کیا نام رکھا اور اُس کے معنے کیا ہیں؟

ج ۔ ابرہام نے اُس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا چنانچہ یہ آج تک کہا جاتا ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا۔ آیت ۱۴ +

س ۱۱۔ خدا کے اس خطاب یعنی یہوواہ یری سے ہمیں کیا تسلّی ملتی ہے؟

ج ۔ یہ کہ وہ آج اور کل اور ابد تک یکساں ہو کر ہم کو ایسا دیکھتا ہے جیسا اُس نے اُس وقت ابراہام کو دیکھا اور عین وقت پر ہم کو یاد کر کے ہماری رہائی کی راہ کھولیگا اُس نے اضحاق کے بدلے میں سوختنی قربانی کے واسطے آپ ہی ایک مینڈھے کو حاضر کیا وہ ہم کو نہیں بھولتا وہ عین وقت پر ٹھیک ٹھیک طور سے بچنے کی راہ دکھائیگا۔ رومیوں ۱۱: ۳۳-۳۶ +

س ۱۲۔ ابرہام کے بھائی نحور کے گھرانے کا بیان کس لئے یہاں پر مرقوم ہے؟

ج ۔ اس لئے کہ ربقہ اس گھرانے سے نکلی اور بعد ازاں وہ اضحاق کی جورو ہوئی اور اس سے یعقوب پیدا ہوا۔ آیت ۲۰-۲۴ +

تیئسواں باب

س ۱ - سرہ کی عمر کتنے برس کی تھی؟
ج - ایک سو ستائیس برس کی - آیت ۱ و ۲ - پاک نوشتوں میں اور کسی عورت کی عمر کا بیان نہیں پایا جاتا ہے - بعض عالم سمجھتے ہیں کہ اس کی وجہ اپطرس ۳:۶ میں پائی جاتی ہے یا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ظاہر ہووے کہ اضحاق کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی ہے اگرچہ اُس کی پیدائش کے بعد سرہ سینتیس برس تک جیتی رہی تو بھی اور کوئی بیٹا اُس سے پیدا نہیں ہوا اور سرہ کی موت کے بعد دوسری عورت سے ابرہام کے چھ بیٹے پیدا ہوئے - پس ان دونوں ناتوں کے مقابلہ کرنے سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے - کہ اضحاق کی پیدائش سرہ سے معجزانہ طور پر ہوئی +
س ۲ - ابرہام نے بنی حِتّ سے جو مکفلہ کا غار مول لیا اُس کا حال بیان کرو؟
ج - اُس نے وہ غار قبرگاہ بنانے کے لئے مول لیا اور اُس میں سرہ کو گاڑا +
س ۳ - اُس قبرگاہ میں ابرہام کے عزیز اور اولاد میں سے اور کون گاڑا گیا؟
ج - اضحاق - ربقہ - یعقوب اور لیاہ +
س ۴ - اس قبرگاہ کے مول لینے اور اُس میں ابرہام اور اُس کے گھرانے کے گاڑے جانے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ اگر ہو سکے تو ہم اپنے عزیزوں کے گاڑنے کے لئے کوئی خاص جگہ مقرر اور الگ کر رکھیں جیسے ابرہام نے قبرگاہ کے لئے ایک خاص جگہ الگ کر رکھی

بھی (۲) یہ کہ مسیحیوں کو چاہئے کہ اپنے عزیزوں کو اُن کے مرنے کے بعد زمین کے سپرد کردیں اور اُنہیں نہ جلائیں جیسا کہ بعض قوموں کا دستور ہے۔ خدا نے آدم سے کہا "تو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں پھر نہ جائے کہ تُو اُس سے نکالا گیا ہے۔ کہ تُو خاک ہے اور پھر خاک میں جائیگا" پیدائش ۳: ۱۹۔ اس سے خدا کی یہ مرضی معلوم ہوتی ہے کہ آدمی زمین میں پھر جائے (۳) اپنے عزیزوں کو گاڑنے سے مُردوں کی قیامت پر ہم اپنی اُمید ظاہر کرتے ہیں ہم اُن کو بیج کے طور پر زمین میں بوتے ہیں اِس اُمید سے کہ وہ پھر اُگینگے۔ ۱ قرنتیوں ۱۵: ۴۲-۴۵ یوحنّا ۵: ۲۸ و ۲۹۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح بھی زمین میں گاڑا گیا۔ اگر ہم اپنے عزیزوں کے بدنوں کو بھسم کریں تو ہم آنے والی قیامت کی اُمید صاف صاف ظاہر نہیں کر سکتے ہیں کسی چیز کو بھسم کر دینا یا جلا دینا اُس چیز کی نیستی و بے قدری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یشوع ۷: ۲۴ و ۲۵ اور احبار ۲۰: ۱۴ اور ۲۱ و ۹۔ اور ۲ سلاطین ۲۳: ۱۶ و عموس ۲: ۱۔ اور متی ۳: ۱۲ و یوحنّا ۱۵: ۶ و عبرانیوں ۶: ۸ (۴) مکفلہ کا قبرگاہ جو اَب تک موجود ہے اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بیان مرقومہ صحیح ہے یہودی مسیحی اور محمدی سب اِس بات پر متفق ہیں کہ وہ قبرگاہ حبرون میں آج تک موجود ہے۔

چوبیسواں باب

س ۱۔ ابرہام نے اضحاق کے بیان کا کیا انتظام کیا؟

ج (۱) اُس نے اپنے قدیم اور وفادار خادم الیعزر کو اپنے وطن میں بھیجا تاکہ وہ وہاں سے اضحاق کے لئے ایک بیوی لے آئے۔ آیت ۴ (۲) اُس نے کنعانی عورت کے

ساتھ اضحاق کی شادی کرنے کی ممانعت کی (۲۳) اُس نے اضحاق کو ملک کنعان کے چھوڑنے کی ممانعت کی۔ آیت ۵ و ۶ +

س ۲۔ جو مشکل ابرہام کے خادم نے پیش کی کہ شاید وہ عورت اِس ملک میں میرے ساتھ آنے پر راضی نہ ہو اُس کے دُور ہونے کی کون سی اُمید ابرہام کے دل میں تھی؟

ج۔ "خداوند آسمان کا خدا جو مجھے میرے باپ کے گھر اور زاد بوم سے نکال لایا اور جو مجھ سے ہم کلام ہُوا اور جس نے قسم کھا کر مجھ سے کہا کہ میں تیری نسل کو یہ زمین دُوں گا وُہی تیرے آگے اپنا فرشتہ بھیجے گا کہ تو وہاں سے میرے بیٹے کے لئے جورُو لائے۔" آیت ۷ +

س ۳۔ جب ابرہام کا خادم نحور کے شہر میں پہنچا تو اضحاق کے لئے عمدہ بیوی پانے کی اُس نے کیا تدبیر نکالی؟

ج۔ اُس نے پہلے پہل خدا سے دُعا مانگی کہ "اے خداوند میرے خاوند ابرہام پر مہر کر دیکھ میں اِس باولی پہ کھڑا ہوں اور شہر کے لوگوں کی بیٹیاں پانی بھرنے آتی ہیں۔ پس یوں ہونے دے کہ وہ چھوکری جسے میں کہوں کہ اپنی ٹھلیا اُتار کہ میں پیوں اور وہ کہے کہ پی اور میں تیرے اُونٹوں کو بھی پلاؤں گی وہ عورت ہو جسے تو نے اپنے بندے اضحاق کے لئے ٹھہرایا ہے۔ اور اِسی سے مَیں جانونگا کہ تو نے میرے صاحب پر مہربانی کی ہے۔" آیت ۱۲-۱۴ +

س ۴۔ اِس دُعا کا کیا جواب مِلا؟

ج۔ "اور ایسا ہُوا کہ پیشتر اُس سے کہ یہ باتیں تمام کی تھیں دیکھو ربقہ جو ابرہام کے بھائی نحور کی جورو مِلکہ کے بیٹے بتوایل سے پیدا ہوئی تھی اپنی ٹھلیا اپنے کاندھے پر دھرے نکلی تب وہ نوکر اُس کی ملاقات کو دوڑا اور بولا کہ میں تیری منّت کرتا ہوں مجھے اپنی ٹھلیا سے تھوڑا سا پانی پلا۔ وہ بولی کہ پیجیئے صاحب اور اُس نے جلدی

کی اور اپنی ٹھلیا ہاتھ پر اُتار کے اُسے پلایا جب اُسے پلا چکی تو بولی کہ میں تیرے اونٹوں کے لئے بھی پانی بھرنے جاؤں گی جب تک کہ وہ پی نہ چکیں۔ اور اُس نے وہیں اپنی ٹھلیا کا پانی حوض میں ڈال دیا اور پھر باولی میں پانی بھرنے دوڑی گئی اور اُس کے سب اونٹوں کے لئے بھرا وہ مرد اُس سے متعجب ہوکر چپ رہا تا دیکھے کہ خداوند نے اُس کا سفر مبارک کیا ہے کہ نہیں اور یوں ہُوا کہ جب اُونٹ پی چکے تو اُس شخص نے آدھے مثقال سونے کی ایک نتھ اور دس مثقال سونے کے دو کڑے ہاتھوں کے لئے نکالے اور کہا کہ تو کس کی بیٹی ہے۔؟ مجھے بتائیے کیا تیرے باپ کے گھر میں ہمارے اُترنے کی جگہ ہے اُس نے اُسے کہا کہ میں بیتوائیل کی بیٹی ہُوں جسے ملکہ نخور کے لئے جنی یہ بھی اُس سے کہا کہ ہمارے پاس گھاس چارہ بہت ہے اور ٹکنے کی جگہ بھی ہے تب اُس مرد نے اپنا سر جھکایا اور خداوند کو سجدہ کیا اور اُس نے کہا خداوند میرے خاوند ابرہام کا خدا مبارک ہے جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی" آیت ۱۵ و ۱۷۔ ۲۷ +

س۵۔ خدا نے کون سے عجیب نشانات سے ابرہام کے نوکر پر یہ بات ظاہر کی کہ اُس کی مرضی ہے کہ ربقہ اضحاق کی بیوی ہوئے؟ آیت ۱۴ و ۱۹ اور ۲۱ و ۳۴-۴۶-

ج (۱) جس وقت وہ نوکر نخور کے شہر میں پہنچا اور کنوئیں کے پاس کھڑا ہُوا اُس وقت ابرہام کے بھائی نخور کی بیٹی ربقہ پانی بھرنے کے لئے آئی ابرہام کے خدا نے اُسکے خادم اور ربقہ دونو کو ایک ہی وقت پر وہاں پہنچایا (۲) ابرہام کے خادم نے جو نشان اپنے دل میں مقرر کیا تھا "تو دیکھ کہ میں پانی کی باولی پاس کھڑا ہوں اور ایسا ہو کہ جب وہ کنواری پانی بھرنے نکلے اور میں اُسے کہوں کہ اپنی ٹھلیا سے تھوڑا پانی پینے کو مجھے دے اور وہ مجھے کہے کہ تو بھی پی اور میں تیرے

اونٹوں کے لئے بھی بھروں گی تو وہ وہی عورت ہووے جسے خداوند میرے خاوند کے بیٹے کے لئے مقرر کیا ہے" آیت ۴۳ و ۴۴ یعنی سو خدا نے ربقہ کے دل نشیں یہ بات پیدا کی کہ اُس نے نہ صرف اُس شخص ہی کو پانی پلایا بلکہ اُس کے اونٹوں کو بھی پلایا اور اِس طرح سے اُس خادم کو یقین آگیا کہ اِس ہی عورت کو خدا نے میرے مالک کے بیٹے کے لئے پسند کیا (۳) لابن اور ربقہ کی رضامندی سے خدا کی مرضی ابرہام کے قدیم نوکر پر ظاہر ہوئی "تب لابن اور بتوئیل نے جواب دیا اور کہا کہ یہ بات خداوند کی طرف سے ہے ہم تجھ سے کچھ بُرا یا بھلا نہیں کہہ سکتے۔ دیکھ ربقہ تیرے آگے ہے اُسے لے اور جا اور جیسا کہ خداوند نے کہا ہے اُس سے اپنے خاوند کے بیٹے کا بیاہ کر دے اور یوں ہُوا کہ جب ابرہام کے نوکر نے اُن کی باتیں سُنیں تو زمین پر جھک کے خداوند کو سجدہ کیا" آیت ۵۰-۵۲ ✚

س ۶- جس وقت ابرہام کا قدیم نوکر دُور ملک میں جا کر اضحاق کے لئے بیوی کی تجویز میں گفتگو کر رہا تھا اس وقت اضحاق کیا کرتا تھا؟

ج- آیت تریسٹھ پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اضحاق مثل اپنے باپ ابرہام کے صاحب دعا تھا اور جس وقت اُس کے بیاہ کے لئے بات چیت ہو رہی تھی وہ خود ہر شام کو تنہائی میں جا کے اِسی بات کے بارے میں خدا سے دُعا مانگا کرتا تھا اور جس وقت وہ دعا مانگ رہا تھا اُسی وقت ربقہ پہنچی۔ سچ ہے۔ دانشمند جورو خداوند سے ملتی ہے" امثال ۱۹: ۱۴ "جس نے جورو کو پایا اُس نے ایک تحفہ پایا اور اُس پر خداوند کا فضل ہُوا" امثال ۱۸: ۲۲ ✚

س ۷- اضحاق اور ربقہ کے بیاہ کی کیفیت سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا سے دُعا مانگنا برکتیں حاصل کرنے کا بڑا تاثیر بخش وسیلہ ہے خیال کرو کہ ابرہام نے اپنے نوکر کے بھیجنے سے پہلے اِس بات کی نسبت کس قدر دُعا مانگی

ہوگی کیونکہ اس کو یقین تھا کہ خدا ضرور سُنیگا اور میرے بیٹے کے لئے جورو بھیجیگا
آیت ۷۔ ابرہام کے نوکر نے بھی دعا پر دعا کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہدایت کے
لئے قدم قدم پر دعا مانگتا رہا اور اضحاق بھی ہر شام کو اکیلا جا کر خدا سے یونہی
عرض کرتا ہوگا۔ کاش کہ ایسی دعا مانگنے والی رُوح ہم سبھوں کو عنایت ہو۔ دانیل
۹: ۲۰ و ۲۱ (۲) خدا کبھی کبھی برکت دینے سے پہلے اُس کے دینے کا ایسا صاف
نشان دیتا ہے کہ برکت کے مانگنے والے کا سب شک و شبہ جاتا رہتا ہے جیسا کہ
اُس نے ابرہام کے نوکر کو اُس کی دعا کی مقبولیّت کے نشان دئے۔ آیت ۲۴: ۴۸
پاک نوشتوں کے بہت سے مقاموں میں اِس بات کی نظیریں پائی جاتی ہیں دیکھو
قاضیوں ۶: ۳۶-۴۰ و ۷: ۹-۱۵ و ۲ سموئیل ۵: ۲۴ و ۱ سلاطین ۱۸: ۴۱-
۴۵ و ۲ سلاطین ۲۰: ۸-۱۱ (۳) زندہ ایمان کے سامنے ہر مشکل حل ہو جاتی بلکہ
مٹ بھی جاتی ہے جو باتیں ابرہام کے قدیم نوکر کو مشکل معلوم ہوئیں ابرہام کے
زندہ ایمان نے اُن کو اُس کی نظر سے بالکل دُور کر دیا آیت ۵۔ ۷ و متی ۲۱: ۲۱
و ۲۲ (۴) چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ہم خدا کی مرضی کو دریافت کریں
اور ایسی باتوں میں اُس کے ہاتھ کو بھی دیکھیں آیت ۱۴ و فلپیوں ۴: ۶ و ۷ (۵)
ابرہام نے کنعانی اور بت پرست عورتوں کے ساتھ اضحاق کے بیاہ کرنے کی
سخت ممانعت کی۔ پس چاہیئے کہ مسیحی والدین اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی بے
ایمان شرابی اور بد چلن شخصوں کے ساتھ نہ ہونے دیں خواہ وہ امیر ہی کیوں
نہ ہوں ۲ قرنتیوں ۶: ۱۴ (۶) ابرہام کا یہ قدیم نوکر مسیحی خادمان دین کے لئے
ایک عمدہ نمونہ ہے وہ اپنے مالک کی خدمت میں کیسا سرگرم و وفادار تھا (۷)
اضحاق اور ربقہ مسیح اور کلیسیا کی پیش نشانیاں ہیں اور ابرہام کا یہ وفادار و
دانشمند خادم رُوح قدس کی پیش نشانی ہے مثلاً وہ درمیانی ہے وہ باپ

بیٹے دونو کی تعریف کرتا ہے وہ اضحاق کے لئے دُلہن لاتا ہے اور وہ اُسکو بیعانہ بھی دیتا ہے۔ آیت ۴۴و۴۵و۵۳و۵۶و۶۱و ۶۶ +

پچیسواں باب

س۱۔ سرہ کی موت کے بعد ابرہام نے کس کو اپنی بیوی بنایا؟

ج۔ قتورہ کو۔ آیت ۱ +

س۲ قتورہ سے کتنے بیٹے پیدا ہوئے؟

ج۔ چھ۔ آیت ۲ +

س۳۔ ابرہام نے اپنا مال کس کو دیا؟

ج۔ اضحاق کو۔ آیت ۵ +

س۴۔ ابرہام نے اپنے دوسرے بیٹوں کو کیا دیا؟

ج۔ انعام دیکر اپنی زندگی ہی میں اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے پورب کی طرف روانہ کر دیا۔ آیت ۶ +

س۵ ابرہام کی عمر کتنی ہوئی؟

ج۔ ایک سو پچھہتّر برس کی۔ آیت ۷ +

س۶۔ ابرہام کی موت و دفن کا حال بیان کرو؟

ج۔ تب ابرہام جان بحق ہُوا اور اچھی عمر درازی میں بوڑھا اور آسودہ ہو کے مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا اور اُس کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے مکفلہ کے مغارے میں حتی صحر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں جو ممرے کے آگے ہے لے

گاڑا اس کھیت میں جو ابرہام نے حتؔ کے بیٹے سے مول لیا تھا وہاں ابرہام اور اس کی جورو سرہ گاڑے گئے" آیت ۸-۱۰ ۔

س- ابرہام کی کل سرگذشت سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اُس کی ساری خوبیوں کی جڑ ایمان تھا وہ خدا پر ایمان لایا اور اُس کے حکموں کو بے عذر مانا (۲) جو خوبیاں ابرہام میں تھیں ہم مسیحی بھی اُن کو ابرہام کے موافق ایمان رکھنے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اس کی مانند ہونا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ ہم خدا پر اُسکی مانند ایمان رکھیں اور اپنا ایمان ظاہر کریں (۳) ابرہام کا ایمان بار بار جانچا گیا آج کل بھی خدا ہمارے ایمان کو جانچتا ہے کہ آیا زندہ ہے یا مُردہ۔ یعقوب ۱: ۲-۶ (۴) "ابرہام خلیل اللہ" کہلایا۔ یعقوب ۲: ۲۳۔ ہم جو خداوند یسوع مسیح کو پیار کرتے ہیں اُس کے دوست کہلاتے ہیں۔ اس خطاب سے اور کونسا خطاب بڑا ہو سکتا ہے؟ "بعد اس کے میں تمہیں خادم نہ کہوں گا کیونکہ خادم نہیں جانتا کہ اس کا خداوند کیا کرتا ہے بلکہ میں نے تمہیں دوست کہا ہے کہ سب باتیں جو میں نے اپنے باپ سے سُنی ہیں میں نے تمہیں بتائیں" یوحنا ۱۵: ۱۵ (۵) ابرہام دُعا میں سرگرم تھا اس نے سدوم کے بچانے کے لئے دعا مانگی اُس نے ایک بیٹے کے لئے عرض کی اور ہر امر میں خدا کو یاد کرتا تھا یہ ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ لوقا ۱۱: ۱ و ۱۳ و ۱۸: ۱ (۶) ابرہام پشت در پشت اپنے خاندان و قوم کی برکت کا باعث ہُوا جو عہد خدا نے ابرہام سے باندھا اور جو وعدے اس نے اُس سے کئے اُن عہدوں اور وعدوں کے سبب سے اُس وقت سے لے کر ابرہام کی نسل کو برکت پر برکت ملی اور آئندہ کو اِن سے بھی بڑی بڑی برکتیں اُن کو دی جائینگی۔ رومیوں ۱۱: ۲۵-۲۹ (۷) ابرہام اب تک جیتا ہے خدا اپنے کو ابرہام کا خدا کہتا ہے وہ مُردوں کا خدا نہیں لہٰذا ابرہام زندہ ہے

لوقا ۲۰: ۳۸-۳۴-۳۸۔ اگر ابرہام آج لوٹ آئے اور ہم کو نصیحت دینے کا موقعہ پائے
توکیا وہ ہم کو یوں نہ سمجھائیگا جیسا کہ اُس نے ایک شخص کو سمجھایا۔ "ابرہام
نے اس سے کہا کہ اُن کے پاس موسیٰ اور انبیاء ہیں چاہیئے کہ وہ اُن کی سُنیں اُس نے
کہا نہیں اے باپ ابرہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے وہ توبہ
کرینگے اس نے اس سے کہا کہ جب وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہ سُنتے تو اگر مُردوں میں
سے کوئی اُٹھے تو اسکی نہ مانیں گے"۔ لوقا ۱۶: ۲۹ و ۳۱۔ یہ ابرہام کی منادی کا
خلاصہ ہے ۔

س ۸۔ اضحاق کے کتنے بیٹے پیدا ہوئے؟

ج۔ دو۔ یعقوب اور عیسو +

س ۹۔ یعقوب اور عیسو کی پیدائش سے پیشتر اُن کی ماں ربقہ کو اُن کی آیندہ
کی حالت کی نسبت کیا خبر دی گئی؟

ج "اور اضحاق نے اپنی جورو کے لئے خداوند سے دُعا مانگی کیونکہ بانجھ تھی
اور خداوند نے اُس کی دُعا قبول کی اور اس کی جورو ربقہ حاملہ ہوئی اور اُسکے
پیٹ میں دو لڑکے آپس میں مزاحم ہوئے تب اُس نے کہا اگر یوں ہوں تو ایسی
کیوں ہوں؟ اور وہ خداوند سے پوچھنے گئی خداوند نے اُسے کہا کہ تیرے پیٹ
میں دو قومیں ہیں اور تیرے رحم سے دو اُمتیں نکلینگی اور ایک اُمت دوسری
اُمت سے زور آور ہوگی اور بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا"۔ آیت ۲۱-۲۳ +

س ۱۰۔ پولوس رسول رومیوں ۹: ۱۰ و ۱۶ میں اِس پیشینگوئی اور اِن دونو
لڑکوں کی پیدائش کی نسبت کیا بیان کرتا ہے؟

ج۔ اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ربقہ بھی جب ایک سے یعنی ہمارے باپ
اضحاق سے حاملہ ہوئی (اور جب ہنوز لڑکے پیدا نہ ہوئے اور نہ نیک اور

بد کے فاعل تھے تاکہ چننے میں خدا کا ارادہ جو کاموں پر نہیں۔ بلکہ بلانے والے پر موقوف ہے قائم رہے) تب ہی اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا جیسا لکھا ہے کہ مَیں نے یعقوب سے محبت رکھی اور عیسو سے عداوت پس ہم کیا کہیں؟ کیا خدا کے ہاں بے انصافی ہے؟ ایسا نہ ہووے کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے میں جس پر رحم کیا چاہتا ہوں اُس پر رحم کرونگا اور جس پر مہر کرنا چاہتا ہوں اس پر مہر کرونگا پس یہ نہ چاہنے والے نہ دوڑنے والے پر بلکہ خدائے رحیم پر موقوف ہے"۔

س ۱۱۔ ان آیات سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جو فرق یعقوب اور عیسو میں پیدائش ہی سے ہُوا وہ اتفاقی نہ تھا۔ "بلکہ بلانے والے پر موقوف تھا"۔ "کون تجھ میں اور دوسرے میں فرق کرتا ہے اور تیرے پاس کیا ہے جو تو نے دوسرے سے نہیں پایا؟ اور جب تو نے دوسرے سے پایا تو کیوں گھمنڈ کرتا ہے کہ گویا نہیں پایا"۔ ۱ قرنتیوں ۴: ۷۔ "لیکن جب خدا کی مرضی ہوئی کہ جس نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی میں مجھے الگ کیا اور اپنے فضل سے بُلایا"۔ گلتیوں ۱: ۱۵۔ زبور ۱۳۹: ۱۳-۱۶ و واعظ ۱۱: ۵ و ۶ (۲) اگرچہ خدا نے ان بھائیوں میں یہ فرق کیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا تو بھی اِس میں کچھ بے انصافی نہیں ہے۔ آیت ۱۴۔ جب خدا کسی شخص کو کسی خدمت کے لئے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی مقرر کرتا ہے تو یہ خدمت مقرر کرنے والے کی مرضی پر منحصر ہے (۳) اس سے خدا کے فضل اور رحم کی تعریف ہوتی ہے۔ آیت ۱۵۔ شروع سے آخیر تک ہر ایک برکت کے لئے ہم خدا کے فضل کے قرض دار ہیں دینے والا وہی ہے اور لینے والے ہم ہیں دینا لینے سے بہتر ہے لہٰذا نجات کے مقدمہ میں خدا سب کچھ دیتا ہے۔ رومیوں ۸: ۲۸-۲۹ ✝

س ۱۲ - اِن دو بیٹوں میں جوانی ہی سے کیا تفاوت ہوئی؟

ج - یہ کہ عیسو شکار میں ماہر، جنگل کا رہنے والا اور یعقوب خیموں کا۔ آیت ۲۷-۲۸ +

س ۱۳ - اضحاق عیسو کو کیوں زیادہ پیار کرتا تھا؟

ج "اور اضحاق عیسو کو پیار کرتا تھا کیونکہ وہ اُس کے شکار کا گوشت کھاتا تھا اور ربقہ یعقوب کو چاہتی تھی۔" آیت ۲۸ +

س ۱۴ - عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونیکا حق کس کے پاس اور کیوں بیچا؟

ج "اور یعقوب نے لپسی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور وہ ماندہ ہو گیا تھا۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا کہ اِس لال لال میں سے کچھ مجھے کھانیکو دے کیونکہ میں ماندہ ہو گیا ہوں اِس لئے اُس کا نام ادوم ہوا تب یعقوب نے کہا کہ آج ہی اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق میرے ہاتھ بیچ۔ عیسو نے کہا کہ دیکھ میں تو مرنے جاتا ہوں سو پہلوٹھا ہونا میرے کس کام آئیگا؟ تب یعقوب نے کہا کہ آج ہی مجھ پاس قسم کھا اُس نے اُس پاس قسم کھائی اور اُس نے اپنے پہلوٹھے بیٹے ہونے کا حق یعقوب کے ہاتھ بیچا۔ تب یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اُس نے کھایا اور پیا اور اُٹھ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونیکا حق۔ ناچیز جانا۔" آیت ۲۹-۳۴ +

س ۱۵ - عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ ڈالنے سے کونسا گناہ کیا؟

ج (۱) یہ کہ اُس نے پہلوٹھے ہونے کی قدر نہ پہچانی اس لئے اس نے اِس درجہ کی برکتیں جلد چھوڑ دیں (۲) عیسو آئندہ کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے حال میں بھوک کی برداشت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ آج کل بھی بہتیرے چند روزہ خوشیوں کی خاطر سے اپنی عاقبت کو برباد کر دیتے ہیں (۳) عیسو اپنی اس جلد بازی اور

بے صبری اور نادانی کو پیچھے پہچان کر چھپتایا اور پھر بحال ہونے کی عرض کی۔ لیکن اُسکی توبہ اِس بات میں لاحاصل ہوئی۔ "نہ ہووے کہ کوئی زانی یا عیسو کی مانند بیدین ہو جس نے ایک خوراک کیواسطے اپنے پہلوٹھے ہونیکا حق بیچا کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ اُس کے بعد جب اُس نے چاہا کہ برکت کا وارث ہو رد کیا گیا اور اُس نے پچھتانے کی جگہ نہ پائی اگرچہ اُس نے اُسے آنسو بہا بہا کے ڈھونڈا"۔ عبرانیوں ۱۲: ۱۶ و ۱۷ ✤

چھبیسواں باب۔

س ۱۔ جبکہ کال کے ایام میں اضحاق مصر کو جانیکا قصد کر رہا تھا تو خدا نے اُس سے کیا کہا؟

ج ۔ اور خداوند نے اس پر ظاہر ہو کے کہا کہ مصر کو مت اُتر جا بلکہ جہاں میں تجھے کہوں اس زمین میں رہ۔ ہاں تو اس ہی زمین میں بود و باش کر کہ میں تیرے ساتھ ہوں گا اور تجھے برکت بخشوں گا کیونکہ میں تجھے اور تیری نسل کو یہ سب ملک دونگا اور میں اُس قسم کو جو میں نے تیرے باپ ابرہام سے کی ہے وفا کرونگا اور میں تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں کی مانند وافر کروں گا اور یہ سب ملک تیری نسل کو دونگا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پائیں گی۔" آیت ۲۔۴

س ۲۔ خدا نے کس لئے اضحاق کو یہ بڑی بڑی برکتیں دینے کا وعدہ کیا؟

ج۔ ابرہام کی فرمانبرداری کے سبب سے۔ آیت ۵ ✤

س ۳۔ اضحاق نے اپنی بیوی ربقہ کو جرار کے لوگوں سے بچانے کے لئے کیا قرار دیا؟

ج - یہ کہ وہ میری بہن ہے - آیت ۷ +

س ۴ - کیا کسی حالت میں جھوٹ بولنا روا ہے؟

ج - کبھی نہیں نہ تو جان بچانے کے لئے اور نہ دشمنوں میں میل کرنے کے لئے اور نہ بچوں کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولنا روا ہے جیسا کہ بعض بولتے ہیں +

س ۵ - خدا نے اضحاق کیطرف اپنی خاص احسان مندی کس طور سے ظاہر کی ہے؟

ج "اور اضحاق نے اُس زمین میں کھیتی کی اور اُسی سال سَو گنا حاصل کیا اور خداوند نے اُسے برکت بخشی" آیت ۱۲ +

س ۶ - جب اضحاق کا مال بہت بڑھ گیا تو اُس کے دیکھنے سے فلستیوں پر کیا اثر ہُوا؟

ج - اُن کو حسد اور رشک آیا - آیت ۱۴ +

س ۷ - جب اضحاق بیر سبع پر پہنچا تو خدا نے اُس پر ظاہر ہو کے کیا کہا؟

ج "اور خداوند اُسی رات اُس پر ظاہر ہُوا - اور کہا کہ میں تیرے باپ ابرہام کا خدا ہوں مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تجھے برکت دونگا اور اپنے بندے ابرہام کے لئے تیری نسل بڑھاؤنگا" آیت ۲۴ +

س ۸ - اضحاق کی دینداری کا آیت پچیسؔ میں کیا ثبوت پایا جاتا ہے؟

ج "اور اُس نے وہاں مذبح بنایا اور خداوند کا نام لیا" +

س ۹ - ابی ملک بادشاہ اور اس کے لوگ اضحاق سے عہد و پیمان کرنے کے لئے کیوں راضی ہوئے؟

ج - انہوں نے دیکھا کہ خداوند اُس کے ساتھ ہے - آیت ۲۸ +

س ۱۰ - اضحاق اور ربقہ کی جان کی تلخی کا کیا باعث ہُوا؟

ج - اور عیسو نے جب چالیس برس کا ہُوا بیری حتی کی بیٹی یہودتھ اور ایلون

حتی کی بیٹی بشامتھ سے بیاہ کیا اور وہ اضحاق اور ربقہ کے لئے جان کی تلخی
کے باعث ہوئیں۔ آیت ۳۴ و ۳۵ و ۳۶: ۲ یہ عورتیں کنعانی تھیں اس لئے
عیسو کو اُن سے شادی کرنا ناجائز تھا +

ستائیسواں باب

س ۱۔ جب اضحاق بوڑھا ہوا اور اُس کی آنکھیں دُھندلا گئیں ایسا کہ
وہ دیکھ نہ سکتا تھا تو اُس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو سے کیا کہا؟
ج ۱۔ اب دیکھ میں بوڑھا ہوا اور میں اپنے مرنے کا دن نہیں جانتا سو اب
میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ اپنے ہتھیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے اور جنگل
کو جا اور میرے لئے شکار کر اور میرے لئے لذیذ کھانا جیسا کہ میں چاہتا ہوں
تیار کر اور میرے آگے لا کہ میں کھاؤں تا کہ میں جی سے اپنے مرنے کے آگے تجھے
برکت بخشوں۔" آیت ۲-۴ +
س ۲۔ اضحاق کے اِس ارادے میں کہ عیسو کو برکت دے کونسا گناہ معلوم
ہوتا ہے؟
ج۔ یہ کہ وہ جانتا تھا کہ خدا نے یعقوب کو پہلوٹھے کا حق اور برکتیں دینے کا
وعدہ کیا اور کہ یہ بات عیسو اور یعقوب کی پیدائش سے پیشتر ربقہ پر ظاہر کی
گئی تو بھی اضحاق اِس پیشینگوئی کو اور نیز خدا کے اِس ٹھہرائے ہوئے ارادے
کو کچھ خیال میں نہ لایا بلکہ برعکس اس کے اپنی مرضی کے مطابق عیسو کو برکت
دینے کا ارادہ کیا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کے حق

کی بیقدری کرکے پیٹ کی خاطر اُسے یعقوب کے پاس بیچ ڈالا اور یوں اپنی نالائقی دکھائی۔ اضحاق یہ بھی جانتا تھا کہ عیسو نے ضد کرکے کنعانی عورتوں سے بیاہ کیا تو بھی اُس نے اُس کو برکت دینے چاہا۔ اضحاق اس امر میں خدا کی مرضی سے خوب واقف تھا کہ یعقوب کو پہلوٹھے ہونیکی برکت دی جائے تو بھی خدا کے اس ارادے کو ناپسند کرکے اور عیسو کی نفسانیت اور اُس کے کنعانی عورتوں سے بیاہ کرنے کا کچھ خیال نہ کرکے اُس کو برکت دینے چاہتا تھا۔ کیا اضحاق کا یہ گناہ سخت نہ گنا جائے ✣

س ۳۔ ربقہ نے اضحاق کے ارادے کو ناقص ٹھہرانے کے لئے کیا گناہ کیا؟

ج۔ "تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے ہمکلام ہو کے کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باپ کی سُنی کہ تیرے بھائی عیسو سے ہمکلام ہو کے کہا کہ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لذیذ خوراک تیار کر تاکہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے برکت بخشوں سو اب اے میرے بیٹے اُس حکم کے موافق جو میں تجھے دیتی ہوں میری بات کو مان اب گلّے میں جا کے وہاں سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے میرے پاس لا اور میں تیرے باپ کے لئے اُن سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی اور تو اُسے اپنے باپ کے آگے لائیو تاکہ وہ کھائے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے" آیت ۶-۱۰ ✣

س ۴۔ یعقوب نے کیا عذر کیا؟

ج۔ تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا دیکھ میرے بھائی عیسو کے بدن پر بال ہیں اور میرا بدن صاف ہے شاید میرا باپ مجھے چھوئے اور میں اُس پاس دغاباز سا ٹھہروں اور برکت نہیں بلکہ لعنت اپنے اوپر لاؤں اُس کی ماں نے اُسے کہا کہ تیری لعنت مجھ پر ہووے اے میرے بیٹے تو صرف میری بات مان

اور جا کے میرے لئے انہیں لا"۔ آیت ۱۱ - ۱۳ +

س ۵ - جو گفتگو اضحاق اور یعقوب کے درمیان ہوئی اُس کا حال بیان کرو؟

ج - اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور اُس نے اُسے چھُو کے کہا کہ آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ہیں اور اُس نے اُسے نہ پہچانا اِس لئے کہ اُس کے ہاتھوں پر اُس کے بھائی عیسو کے ہاتھوں کی طرح بال تھے سو اُس نے اُسے برکت دی اور کہا کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے؟ وہ بولا کہ میں وہی ہوں تب اُس نے کہا کہ تو میرے پاس لا کہ میں اپنے بیٹے کے شکار سے کچھ کھاؤں تا کہ جی سے تجھے برکت دوں سو وہ اُس پاس لایا اور اُس نے کھایا اور وہ اُس کے لئے مے لایا اور اُس نے پی پھر اُس کے باپ اضحاق نے اُسے کہا کہ اے بیٹے اب نزدیک آ اور مجھے چوم وہ نزدیک گیا اور اُسے چُوما تب اُس نے اُس کے لباس کی باس پائی اور اُسے برکت دی اور کہا کہ دیکھ میرے بیٹے کی ریح اُس کھیت کی ریح کی مانند ہے جس میں خداوند نے برکت بخشی ہے خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی اور اناج اور مے کی زیادتی تجھے بخشے قومیں تیری خدمت کریں گروہیں تیرے آگے جھکیں تو اپنے بھائیوں کا خداوند ہو اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے خم ہوئیں ہر ایک جو تجھ پر لعنت کرے ملعون ہوئے مگر وہ جو تیرے لئے برکت چاہے مبارک ہوئے"۔ آیت ۲۲ - ۲۹ +

س ۶ - جو گفتگو اضحاق اور عیسو میں ہوئی اُس کا حال بیان کرو؟

ج - اُس کے باپ اضحاق نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ وہ بولا میں عیسو تیرا پہلوٹھا بیٹا ہوں تب اضحاق بشدّت کانپا اور بولا وہ کون تھا اور کہاں ہے وہ جو شکار کر کے میرے پاس لایا اور میں نے سب میں سے تیرے آنے سے آگے کھایا اور اُسے برکت دی ہاں وہ مبارک ہوگا عیسو اپنے باپ کی

باتیں سُنتے ہوئے شدت سے چلّا چلّا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اور اپنے باپ سے
کہا اے میرے باپ مجھے ہاں مجھے بھی برکت دیجئے وہ بولا کہ تیرا بھائی دغا سے
آیا اور تیری برکت لے گیا تب اُس نے کہا کیا اُس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں؟
کہ اُس نے دو بارہ مجھے اڑنگا مارا اُس نے میرے پہلوٹھے ہونے کا حق لے لیا
اور دیکھو اب اُس نے میری برکت لے لی۔ پھر اُس نے کہا کیا تو نے میرے لئے
کوئی برکت نہیں رکھ چھوڑی؟ اضحاق نے عیسو کو جواب دیا اور کہا کہ دیکھ
مَیں نے اُسے تیرا خداوند کیا اور اُس کے سب بھائیوں کو اُس کی چاکری میں
دیا اور اناج اور مے اُسے بخشی۔ اب اے میرے بیٹے تیرے لئے میں کیا کروں؟
تب عیسو نے اپنے باپ سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت ہے اے میرے باپ؟
مجھے ہاں مجھے بھی برکت دیجئے اے میرے باپ؟ اور عیسو چلّا چلّا کے رویا تب
اُس کے باپ اضحاق نے جواب دیا اور اُسے کہا دیکھ زمین کی چکنائی سے اور
اوپر کے آسمان کی اوس سے تیرا قیام ہوگا اور تو اپنی تلوار سے زندگی بسر کریگا
اور اپنے بھائی کی خدمت کرے گا اور یوں ہوگا کہ جب تو تردّد میں پڑیگا
تو اُس کا جوا اپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا۔" آیت ۳۴ - ۴۰ +

س ۷ - اِس دشمنی کا جو یعقوب اور عیسو میں اُس وقت پیدا ہوئی کیا نتیجہ
ہوا؟

ج:- اور عیسو نے یعقوب سے اُس برکت کے سبب جو اُس کے باپ نے
اُسے بخشی کینہ رکھا۔ اور عیسو نے اپنے دل میں کہا کہ میرے باپ کے غم کے دن
نزدیک ہیں تب میں اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالوں گا۔" آیت ۴۱ +

س ۸ - جب ربقہ عیسو کے اِس ارادے سے واقف ہوئی تو اُس نے یعقوب کو
کیا صلاح دی؟

ج ۸ - اے میرے بیٹے تو میری بات مان اُٹھ اور حاران میں میرے بھائی لابن
کے پاس بھاگ جا اور تھوڑے دن اس کے ساتھ رہ جب تک کہ تیرے بھائی
کی جھنجھلاہٹ جاتی نہ رہے اور تیرے بھائی کا غصّہ تجھ سے نہ پھرے اور
جو تو نے اُس سے کیا ہے سو بھُول جائے۔ تب میں تجھے وہاں سے بلا بھیجونگی
میں کیوں ایک ہی دن تم دونوں کو کھوؤُں"۔ آیت ۴۳ - ۴۵ +

س ۹ - ربقہ اور یعقوب نے جو دھوکا کہ اضحاق کو دیا اِس سے کیا باتیں ظاہر
ہوتی ہیں؟

ج - (۱) یہ کہ اضحاق کے گناہ کے سبب سے ربقہ اور یعقوب اِس آزمائش
میں گرفتار ہوئے کہ چالاکی سے اُس سے برکت حاصل کریں اضحاق کو صاف
معلوم تھا کہ اِن دونوں لڑکوں کی پیدائش سے پہلے خدا نے یہ ٹھہرایا تھا
کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا اِس کے علاوہ عیسو نے بار بار ظاہر کیا کہ
وہ برکت کے لائق نہ تھا مثلاً جب اُس نے اپنا حق پیٹ کی خاطر بیچا اور پھر
جب اُس نے کنعانی عورتوں کے ساتھ بیاہ کیا تو بھی اضحاق نے خدا کی
مرضی سے اپنی نارضامندی دکھائی اور اب اُس کی مرضی کے خلاف
عیسو کو برکت دینے پر آمادہ ہُوا اِس طرح اُس نے ربقہ اور یعقوب کو آزمائش
میں ڈال دیا اگر وہ فوراً خدا کی مرضی کے مطابق یعقوب کو برکت دیتا تو یہ تمام
فساد ہونے نہ پاتا (۲) عیسو نے اپنے فریب اور دھوکے کا پھل پایا اُس
نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق یعقوب کے پاس بیچ ڈالا تھا تو بھی اپنے بوڑھے
باپ سے یہ برکت پانے کی کوشش کرتا تھا بیشک یعقوب نے بھی دھوکا بازی
کی لیکن وہ عیسو کے دغا اور دھوکا بازی کے سبب سے اِس گناہ میں پڑ گیا
دھوکے سے دھوکا پیدا ہوتا ہے عیسو نے دھوکا دہی سے برکت پانے کی

کوشش کی اور یعقوب کی دھوکے بازی سے اُسکی تجویز ناقص ٹھہری دھوکے کی مزدوری دھوکا ہے وہ جو اوروں کو دھوکا دینے چاہتا ہے وہ خود دھوکا کھاتا ہے (۳) ربقہ کی بے صبری اور اِس بے صبری کی جڑ یعنے اُس کا کمزور ایمان یہ دونو باتیں یہاں پر ظاہر ہوتی ہیں خدا نے ربقہ پر یہ بات صاف صاف ظاہر کردی تھی کہ عیسو یعقوب کی خدمت کریگا اور یعقوب کی امت عیسو کی امت سے زورآور ہوگی۔ پیدائش ۲۵: ۲۳ جسوقت اضحاق عیسو کو بڑے بیٹے کی برکت اور حق دینے پر تھا اسوقت ربقہ کو اس قدر فکرمندی اور گھبراہٹ ہوئی کہ اُس نے اپنے شوہر کو فریب دیا اور یعقوب سے دھوکا دلوایا۔ ربقہ نے اپنے دل میں یہ کہا ہوگا کہ خدا نے یعقوب کو پہلوٹھے کے حق کا وعدہ کیا ہے اور اب اضحاق یہ حق عیسو کو دینا ہے وہ اضحاق کو اس بڑی غلطی سے بچاتی اور یعقوب کے لئے برکت کی تجویز کرتی ہے لہٰذا اُس نے یعقوب کو آمادہ کیا کہ جھوٹ بولکر اضحاق کو فریب دے اگر ربقہ اُس وقت خدا کی طرف رجوع ہوجاتی اور اس سے صلاح لیتی تو وہ اس بڑے گناہ سے بچ جاتی (۴) گناہ کا پھل کڑوا ہے ربقہ کو اس گناہ کے سبب سے کسقدر رنج وغم پہنچا اُن دونوں بیٹوں میں سخت دشمنی ہوئی یہاں تک کہ بڑے نے چھوٹے کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا یعقوب کو گھر سے بھاگنا پڑا اور بیس برس تک دوسرے ملک میں رہنا پڑا اور پھر ربقہ نے اُس کو نہ دیکھا (۵) خدا کا عجیب انتظام ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بھی بھلائی نکالتا ہے۔ اگرچہ اضحاق نے یعقوب کو برکت دینے میں دیری کرکے گناہ کیا اور ربقہ اور یعقوب نے دھوکا دہی سے برکت پانے کی تجویز کی اور عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچنے کے بعد پھر فریب سے اُسکو حاصل کرنے کی کوشش کی تو بھی خدا کا ارادہ قائم

رہا اور اُس نے ایک ایک کو اُن کے گناہ کے موافق تنبیہہ و سزا دی۔ رومیوں ۱۱: ۳۳-۳۶ ✣

اٹھائیسواں باب

س ۱۔ جب اضحاق نے اپنے بیٹے یعقوب کو وداع کیا تو اُس کو تاکیداً کیا حکم دیا؟
ج۔ یہ کہ تو کنعان کی بیٹیوں میں سے جورو نہ کرنا بلکہ اپنے ماموں لابن کی بیٹیوں میں سے جورو کرنا ✣

س ۲۔ اضحاق نے یعقوب کو کیا برکت دی؟
ج ”اور خدائے قادرِ مطلق تجھے برکت بخشے اور تجھے برومند کرے اور تجھے بڑھائے کہ تجھ سے قوموں کی گروہ بنے اور وہ ابرہام کی برکت تجھے دے تجھ کو اور تیرے ساتھ تیری نسل کو بھی تاکہ تو اپنی اس مسافرت کی اس سرزمین کو جو خدا نے ابرہام کو دی میراث میں لائے“ آیت ۳ و ۴ ✣

س ۳۔ عیسو نے کس کی بیٹیوں میں سے شادی کی؟
ج۔ اسمٰعیل کی بیٹیوں میں سے ✣

س ۴۔ جو رؤیا کہ یعقوب نے دیکھی جس رات کہ اُس نے اپنے باپ کے گھر کو چھوڑا اُس کا حال بیان کرو؟
ج ”اور خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اس کا سرا آسمان کو پہنچا ہے اور دیکھو خدا کے فرشتے اُس پر چڑھتے اترتے ہیں اور دیکھو خداوند اس کے اوپر کھڑا ہے اور اُس ۔ کہا ہے کہ میں خداوند

تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تو لیٹا
ہے تجھے اور تیری نسل کو دونگا اور تیری نسل ایسی ہوگی جیسی زمین کی
گرد اور تو پچھم۔ پورب۔ اُتر۔ دکھن کو پھوٹ نکلیگا اور زمین کے تمام گھرانے
تجھ سے اور تیری نسل سے برکت پائینگے اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر
جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری نگہبانی کرونگا اور تجھ کو اِس ملک میں پھر
لاؤں گا بلکہ میں تجھ کو جب تک میں تجھ سے اپنا سب کہا ہؤا پورا نہ کروں نہ
چھوڑونگا۔" آیت ۱۲-۱۵ +

س ۵ جب یعقوب نیند سے چونکا اور خواب پر غور کیا تو کیا کہا؟

ج "یقیناً خداوند اِس جگہ ہے اور میں نہ جانتا تھا اور وہ ہراساں ہؤا اور
بولا کہ یہ کیا ہی ڈراؤنا مقام ہے سو یہ کچھ نہیں مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ
ہے۔" آیت ۱۶-۱۷ +

س ۶۔ جس جگہ پر یعقوب نے یہ رویا دیکھی اُس کا نام بیان کرو؟

ج۔ بیت ایل پر اُس سے پہلے اُس بستی کا نام لوز تھا۔ آیت ۱۹ +

س ۷۔ یعقوب نے کیا منّت مانی؟

ج "اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خدا میرے ساتھ رہے اور اُس
راہ میں جس میں میں جاتا ہوں میری نگہبانی کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے
کو کپڑا دیتا رہے اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت آؤں تب خداوند میرا خدا
ہوگا اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا اور سب میں سے جو تو مجھے
دے گا دسواں حصہ تجھے دوں گا۔" آیت ۲۰-۲۲ +

س ۸۔ یعقوب کی اس رویا سے ہم پر کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا نے یعقوب کو ڈھونڈا نہ کہ یعقوب نے خدا کو سو آج کل بھی

Scanned with CamScanner

خدا ہم کو ڈھونڈتا ہے تاکہ ہمیں برکت بخشے (۲) خدا طرح طرح سے اپنے کو اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے جو واقعات ہم پر گزرتے ہیں اُن میں سے کوئی مطلب سے خالی نہیں ہے (۳) وہ رویا یعقوب کے لئے بہشت کا بیعانہ ہوئی خدا یہاں پر بھی اپنے بندوں کو بہشت کا کچھ پھل کھلاتا ہے۔ افسیوں ۱: ۱۳ و ۱۴ و ۲ قرنتیوں ۵: ۱-۱۰ (۴) یعقوب نے چالاکی و انسانی تدبیروں سے اپنے بوڑھے باپ سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اِس رویا سے خدا نے اُس کو یہ سکھایا کہ حقیقی برکتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور چالاکی سے حاصل نہیں ہو سکتی ہیں انہیں خدا سے ڈھونڈنا چاہئے۔ یعقوب ۱: ۱۶ و ۱۷ (۵) اس رات خدا سے اِن تسلّی بخش وعدوں کے سننے سے یعقوب کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ اُس رات سے نئے طور سے خدا کو پہچاننے اور ماننے لگا۔ کبھی کبھی آج کل بھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی وعظ کے سننے یا کسی کتاب کے پڑھنے یا کسی بھائی کے نمونے یا نصیحت سے خدا کی رُوح یُوں ہم پر اثر کرتی ہے کہ ہم نئے آدمی بنجاتے ہیں (۶) خدا کی نزدیکی و قربت اور احسان مندی سے سچّا اور تاثیر بخش ڈر دل میں پیدا ہوتا ہے۔ آیت ۱۷ و خروج ۲۰: ۱۸ و ۱۹ و ایوب ۴۲: ۵ و ۶ و لوقا ۵: ۸ و مکاشفات ۱: ۱۷ و ۱۸ (۷) جو سیڑھی یعقوب نے آسمان سے زمین تک لٹکتی ہوئی دیکھی وہ خداوند یسوع مسیح کی پیش نشانی ہے وہ آسمان اور زمین کے بیچ میں درمیانی ہے۔ یوحنّا ۱: ۵۱ (۸) یعقوب نے خدا سے منّت مانی کہ سب میں سے جو تو مجھے دیگا دسواں حصہ میں تجھے دوں گا جس حال کہ ہم لوگوں نے یعقوب سے زیادہ برکتیں پائی ہیں تو ہمیں اپنے مال سے بہ نسبت یعقوب کے کتنا زیادہ دینا چاہئے۔ زبور ۱۱۶: ۱۲-۱۴ و ۲ قرنتیوں ۵: ۱۴ و ۱۵ ◆

انتیسواں باب

س ۱۔ یعقوب نے اپنے ماموں لابن کی بیٹی راخل سے بیاہ کرنے کا کیا انتظام کیا؟
ج۔ اور لابن کی دو بیٹیاں تھیں بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راخل تھا۔ لیاہ کی آنکھیں چندھلی تھیں۔ پر راخل خوبصورت اور خوشنما تھی اور یعقوب راخل پر عاشق تھا۔ سو اُس نے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راخل کے لئے میں سات برس تیری خدمت کروں گا۔ لابن بولا کہ اُسے تجھ کو دینا اس سے بہتر ہے کہ دوسرے مرد کو دی جائے۔ سو تو میرے ساتھ رہ کر۔ چنانچہ یعقوب سات برس تک راخل کے لئے خدمت کرتا رہا۔ پر وہ اُس کی نظر میں اُس عشق کے سبب جو اُسکو اُس سے تھا تھوڑے دن معلوم ہوئے۔ آیت ۱۶-۲۰ +

س ۲۔ لابن نے یعقوب کو کس طرح سے دھوکا دیا؟
ج۔ جیسے یعقوب نے اپنے بوڑھے باپ کو دھوکا دیا تھا ویسے ہی اُس نے اپنے ماموں لابن سے دھوکا کھایا۔ آیت ۲۱-۳۰ +

س ۳۔ یعقوب کے اِن دو بہنوں کے ساتھ بیاہ کرنے سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ اُس نے یہ کر کے خدا کی مرضی کے خلاف کیا۔ احبار ۱۸: ۱۸ میں یوں لکھا ہے۔ اور تو کسی عورت کو اس کی بہن سمیت جورو مت کر تا کہ اُس کی بھی برہنگی ظاہر کرے پہلی کے جیتے جی کہ یہ اُس کا جلانا ہے"۔ (۲) یعقوب کی جلدبازی ظاہر ہوتی ہے اُس نے خدا سے دریافت نہیں کیا کہ وہ لابن

کی کون سی بیٹی سے بیاہ کرے۔ اُس نے فوراً اُلکھ کا کہنا مان کر راخل کو پسند کیا۔ اور خدا کی مرضی کا کچھ خیال نہ کیا۔ ابرہام کے قدیم نوکر نے کیسی احتیاط سے ایسے مقدمے میں خدا کی مرضی کو دریافت کیا اور یعقوب نے بغیر اس کے کہ سوچ سمجھ کر اس امر میں خدا کی مرضی دریافت کرے کس قدر جلدی راخل کو پسند کیا۔ ان دونوں بہنوں کے مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ راخل بُت پرست اور تند عورت تھی پیدائش ۳۱: ۱۹ و ۳۲-۳۴ اور لیاہ خدا پرست عورت تھی۔ لیاہ نے اپنے بیٹوں کو ایسے نام دئے کہ اُس کی خدا پرستی ظاہر ہوئی۔ آیت ۳۲-۳۵ (۳) ان دو بیویوں کے سبب سے یعقوب کو کس قدر تکلیف اور رنج ہوا۔ کیا اس طور سے خدا نے یعقوب کے ان دو عورتوں سے بیاہ کرنے پر اپنی ناراضگی ظاہر نہیں کی (۴) لڑکے بالے خدا کی بخشش ہیں "جب خداوند نے دیکھا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی اُس نے اُس کا رحم کھولا مگر راخل بانجھ رہی" آیت ۳۱ "دیکھو فرزند خداوند کی طرف سے میراث ہیں" زبور ۱۲۷: ۳ خروج ۱: ۲۰ + ۱ سموئیل ۱: ۵ و ۲۰-۶ و ۱۰ و ۱۱ لوقا ۱: ۱۳ +

س ۴۔ لیاہ کے چھ بیٹوں کے نام بتاؤ؟

ج۔ روبن۔ شمعون۔ لاوی۔ یہوداہ۔ اشکار۔ زبلون۔ آیت ۳۲-۳۵ اور ۳۰: ۱۷-۲۰ +

تیسواں باب

س ۱۔ راخل کے رشک کا حال بیان کرو؟

ج۔ "جب راخل نے دیکھا کہ یعقوب کی اولاد مجھ سے نہیں ہوتی تو راخل کو اپنی بہن پر رشک آیا اور یعقوب کو کہا کہ مجھے بھی بچہ دے نہیں تو میں مر جاؤں گی"۔ آیت ۱ +

س ۲۔ یعقوب نے راخل کو کیا جواب دیا؟

ج۔ "تب یعقوب کا غصہ راخل پر بھڑکا اور اُس نے کہا۔ کیا میں خدا کی جگہ پر ہوں۔ جس نے تجھکو پیٹ کے پھل سے باز رکھا ہے"۔ آیت ۲ +

س ۳۔ راخل نے سرہ کی مانند کون سا گناہ کیا؟

ج۔ یہ کہ جیسے سرہ نے ابرہام کو اپنی لونڈی دی تھی ایسے ہی راخل نے اپنی لونڈی بلہا یعقوب کو دی۔ آیت ۳-۸ +

س ۴۔ پھر اِس بدنمونہ پر چلکر لیاہ نے کیا کیا؟

ج۔ اُس نے اپنی لونڈی زلفہ یعقوب کو دی۔ آیت ۹-۱۳ +

س ۵۔ یوسف کی پیدائش کا حال بیان کرو؟

ج۔ خدا نے راخل کو یاد کیا اور خدا نے اُس کی سُن کے اس کے رِحم کو کھولا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے عار کو دور کیا اور اُس نے اُس کا نام یوسف رکھا۔ آیت ۲۲-۲۴ +

س ۶۔ یعقوب نے لابن سے اپنے ملک کو لوٹ جانے کے بارے میں کیا عرض کی؟

ج۔ مجھے رخصت کر کہ میں اپنے مکان اور اپنے ملک کو جاؤں۔ آیت ۲۵ +

س ۷۔ لابن نے کیا جواب دیا؟

ج۔ خداوند نے تیرے سبب سے مجھکو برکت بخشی ہے۔ آیت ۲۷-۳۰ +

اکتیسواں باب

س ۱- کس کے حکم سے یعقوب نے اپنے وطن کو لوٹ جانیکا ارادہ کیا؟
ج- خداوند نے یعقوب کو کہا کہ تو اپنے باپ دادوں کی سرزمین اور اپنے وطن کو پھر جا کہ میں تیرے ہمراہ ہوں گا- آیت ۳ +
س ۲- لابن نے کتنی دفعہ یعقوب کی مزدوری بدلی؟
ج- دس دفعہ- آیت ۷ +
س ۳- خدا نے اپنے کو یعقوب کی تسلی کے لئے کیا خطاب دیا؟
ج- میں بیت ایل کا خدا ہوں- جہاں تو نے ستون پر تیل ڈھالا اور جہاں تو نے میرے لئے منّت مانی- پس اب اُٹھ- اِس سرزمین سے نکل چل اور اپنی زاد بوم کو پھر جا- آیت ۱۳ +
س ۴- کتنے برس گذرے تھے جبکہ یعقوب نے بیت ایل پر یہ منّت مانی تھی؟
ج- بیس برس- آیت ۴۱ +
س ۵- اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
ج- یہ کہ خدا ہماری منّتوں کو نہیں بھولتا- ہم بھولیں تو بھولیں لیکن وہ نہیں بھولتا اور وقت بوقت ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اِن منتوں کو پورا کرو جیسے کہ اُس نے یعقوب کو یاد دلایا +
س ۶- راخل نے اپنے باپ کی کیا چوری کی؟
ج- اور لابن اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کو گیا تھا اور راخل اپنے باپ کے بتوں

کو چرا لے گئی آیت ۱۹ +

س ۷ - اس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج - یہ کہ راخل بت پرست عورت تھی اور بتوں پر کچھ بھروسہ رکھتی تھی +

س ۸ - خدا نے جواب میں لابن کو کیسے سمجھایا؟

ج - خبردار تو یعقوب کو بھلا بُرا نہ کہیو - آیت ۲۴ +

س ۹ - جو گفتگو لابن اور یعقوب میں ہوئی اُس کا کچھ بیان کرو؟

ج - یعقوب نے لابن سے کہا میں نے بیس برس تیرے گھر میں تیری خدمت کی، چودہ برس تیری دو نو بیٹیوں کے لئے اور چھ برس تیرے گلّے کے لئے اور تو نے دس بار میری مزدوری بدل ڈالی - اگر میرے باپ کا خدا ابرہام کا معبود اور اضحاق کا مسجود میری طرف نہ ہوتا تو تو اب مجھے خالی ہاتھ نکال دیتا - خدا نے میری مصیبت اور میرے ہاتھوں کی محنت کو دیکھ لیا اور کل رات تجھے ڈانٹا آیت ۴۱ و ۴۲ +

س ۱۰ - جو عہد لابن اور یعقوب کے درمیان باندھا گیا اُس کا حال بیان کرو؟

ج - لابن نے یعقوب سے کہا کہ اس تودے کو دیکھ اور اس ستون کو دیکھ جو میں نے اپنے اور تیرے بیچ میں کھڑا کیا یہ تودہ گواہ ہو اور یہ کھمبہ گواہ ہو کہ بدی کے لئے میں اس تودے سے ادھر تیری طرف نہ گذروں اور تو بھی اس تودے اور اس کھمبے سے اِدھر میری طرف نہ گذرے ابرہام کا خدا اور نحور کا خدا اور ان کے باپ کا خدا ہمارے بیچ میں انصاف کرے اور یعقوب نے اپنے باپ اضحاق کے مسجود کی قسم کھائی - تب یعقوب نے اُس پہاڑ پر قربانی کی اور اپنے بھائیوں کو روٹی کھانے کو بلایا اور انہوں نے روٹی کھائی اور ساری رات پہاڑ پر رہے - آیت ۵۱ - ۵۴ +

س ۱۱۔ لابن کس طرح یعقوب اور اُس کے گھرانے سے وداع ہوا؟
ج۔ اور صبح سویرے لابن اُٹھا اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کی مچھیاں لیں اور انہیں برکت دی اور لابن روانہ ہُوا اور اپنے مکان کو پھرا۔ آیت ۵۵

بتیسواں باب

س ۱۔ جب یعقوب اپنے ملک کو جا رہا تھا تو کون اُس کو ملا اور کس غرض سے؟
ج۔ خدا کے فرشتے اُس کو تسلّی اور تقویت دینے کے لئے آملے۔ آیت ۱ +
س ۲۔ کیا یعقوب نے فرشتوں کو پہچانا؟
ج۔ یعقوب نے انہیں دیکھ کے کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے اور اس جگہ کا نام مہنا ایم رکھا آیت ۲ +
س ۳۔ یعقوب نے اپنے بھائی عیسو کی دشمنی مٹانے کی کیا تدبیر کی؟
ج۔ اور اُس نے اپنے آگے اپنے بھائی عیسو کے پاس قاصدوں کو بھیجا اور انہیں حکم دے کر کہا کہ تم میرے خداوند عیسو کو یوں کہیو کہ آپ کا بندہ یعقوب یوں کہتا ہے کہ میں لابن کے یہاں ٹھہرا اور اب تک وہیں رہا اور بیل اور گدھے اور بھیڑ بکری اور نوکر اور سہیلیاں رکھتا ہوں اور میں اپنے خداوند کو کہلا بھیجتا ہوں کہ میں اُس کی نظر میں مورد لطف ہوں۔ آیت ۴ و ۵ +
س ۴۔ یعقوب عیسو سے کیوں ڈرتا تھا؟
ج۔ اِس لئے کہ اِس سے بیس برس پہلے اُس نے اپنے باپ اضحاق کو دھوکا دے کر برکت پائی تھی اور اِس سبب سے عیسو اُس سے ناراض ہو گیا تھا

اور اُس کو جان سے مار ڈالنے کا اِرادہ کیا تھا۔ پیدائش ۲۷: ۴۱ +

س ۵۔ جب یعقوب کے قاصد لوٹ آئے تو وہ کیا خبر لائے؟

ج۔ یہ کہ ہم تیرے بھائی عیسو کے پاس گئے اور وہ اور اُس کے ساتھ چار سو آدمی تیرے استقبال کو آتے ہیں۔ آیت ۶ +

س ۶۔ پھر یعقوب نے کیا تجویز کی؟

ج۔ تب یعقوب نپٹ ترساں اور حیران ہؤا اور اُس نے اپنے ساتھ کے لوگوں اور گلّوں اور بیلوں اور اونٹوں کے دو غول کئے اور کہا کہ اگر عیسو ایک غول پر آئے اور اُسے مارے تو دوسرا غول جو بچ رہا ہے بھاگ جائے گا۔ آیت ۷ و ۸ +

س ۷۔ یعقوب نے اپنے خوف میں کیا دعا مانگی؟

ج۔ اے میرے باپ ابرہام کے خدا اور میرے باپ اضحاق کے خدا اے خداوند تُو نے مجھے فرمایا کہ اپنی سرزمین اور اپنی زاد بوم میں پھر جا اور میں تیرا بھلا کروں گا۔ میں تو ان سب رحمتوں اور اُس ساری وفاداری میں سے جو تُو نے اپنے بندے کے ساتھ کی ہے کسی کے لائق نہیں کہ میں اپنی لاٹھی لئے اِس یردن کے پار گیا اور اب دو غول بنا ہوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے میرے بھائی کے ہاتھ سے عیسو کے ہاتھ سے بچا لے کہ میں اُس سے ڈرتا ہوں نہ ہو کہ وہ آکے مجھے اور لڑکوں کو اُن کی ماں سمیت ہلاک کرے۔ تُو نے کہا کہ میں تجھ سے اچھا سلوک کروں گا اور تیری نسل کو دریا کی ریت کی مانند جو کثرت سے ہرگز گنی نہیں جاتی بناؤں گا۔ آیت ۹ - ۱۲ +

س ۸۔ یعقوب نے عیسو کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کیا تدبیر کی؟

ج۔ اُس نے اُس کے پاس بہت ہدئے بھیجے۔ آیت ۱۳ اور ۲۳ +

Scanned with CamScanner

س ۹ - یعقوب کا ایک شخص کے ساتھ کشتی کرنیکا حال بیان کرو؟

ج - اب یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اُس سے کشتی لڑا کیا اور جب اُس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہ ہُوا تو اُس کی ران کو بھیتر وار سے چھُوا اور یعقوب کی ران کی نس اُس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا مگر جب کہ تو مجھے برکت دے۔ تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا کہ یعقوب۔ اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تُو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہُوا تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منّت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گذرتا تھا تو آفتاب اُس پر طلوع ہُوا اور اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اِس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں بھتیر وار ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھتیر وار سے چڑھ گئی تھی چھُوا تھا۔ آیت ۲۴ - ۳۲۔

س ۱۰ - اِس کشتی میں کون سی باتیں غور طلب ہیں؟

ج (۱) یہ کہ وہ شخص اور یعقوب اکیلے تھے (۲) اُس شخص نے یعقوب سے کشتی لڑنا شروع کیا (۳) پو پھٹنے تک کشتی ہوتی رہی (۴) جب یعقوب کی ران کی نس چڑھ گئی تب وہ مغلوب ہُوا (۵) جب یعقوب یوں لاچار ہو گیا تب اُس نے برکت مانگی (۶) یعقوب کو نیا نام اسرائیل ملا اِس لئے کہ اُس نے خدا اور خلق پاس قوت پائی۔ آیت ۲۸ (۷) یعقوب نے منت کرکے اس

شخص سے دو عرضیں کیں۔ اوّل میں تجھے جانے نہ دوں گا مگر جب کہ تو مجھے برکت دے۔ دوّم میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے +

س ۱۱۔ یعقوب نے اُس جگہ کا کیا نام رکھا؟

ج۔ فنی ایل۔ اِس لئے کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ آیت ۳۰ +

س ۱۲۔ کس سبب سے بنی اسرائیل آج تک کسی جانور کی نس کو جو ران کے اندر ہو نہیں کھاتے ہیں؟

ج۔ اِس سبب سے کہ اُس شخص نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھتیر وار سے چڑھ گئی تھی چھوا۔ آیت ۳۲ +

س ۱۳۔ اُس شخص کے یعقوب کے ساتھ کشتی کرنے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ خداوند یسوع مسیح مجسم ہونے سے پہلے کبھی کبھی انسان کی صورت میں دکھائی دیتا تھا۔ وہ ابرہام کو دکھائی دیا اور وہ اس وقت انسان کی صورت میں یعقوب کو دکھائی دیا (۲) جب تک یعقوب اپنے زور پر بھروسہ رکھنے سے عاجز نہ کیا گیا تب تک وہ عیسو کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اُس نے اب تک اپنی چالاکی پر بھروسہ رکھا۔ اُس رات خدا نے اُس کو کمزور کرکے یہ سکھایا کہ خدا کو پکڑنے سے اور اُس کی برکت سے وہ عیسو اور سب دشمنوں پر غالب آسکیگا۔ اے پڑھنے والے کیا تو نے اب تک یہ بات سیکھی ہے (۳) جس خدمت و کام کے لئے یعقوب اب اپنے ملک کو پھر جاتا ہے اسی کام کے واسطے وہ یوں تیار کیا گیا۔ (۴) یہ تجربہ یعقوب کو بیت ایل کی رویا دیکھنے کے بیس برس بعد ہوا۔ ایسا تجربہ اکثر نو مرید

مسیحیوں کو نہیں ہوتا ہے بلکہ تجربہ کار مسیحیوں کو +

تینتیسواں باب

س ۱۔ یعقوب کا عیسو سے ملنے کا حال بیان کرو؟
ج ۱۔ "عیسو اُس کے ملنے کو دَوڑا اور اُسے گلے لگایا اور اُس کی گردن سے لپٹا اور اُسے چوما اور وہ دونوں روئے" آیت ۴ +
س ۲۔ یعقوب نے عیسو سے کہا کہ "میں نے تو تیرا مُنہ دیکھا سو جیسا کہ خدا کا منہ ہیں نے دیکھا ہے اور تو مجھ سے راضی ہوا" آیت ۱۰۔ اِس کے کیا معنی ہیں؟
ج۔ یہ کہ جب یعقوب رات کو دعا مانگ رہا تھا اس پر خدا کی طرف سے یہ بات ظاہر کی گئی کہ عیسو کی دشمنی مٹ گئی۔ وہ تجھ سے راضی ہو گیا اُس کا مُنہ یعقوب کی طرف ایسا خوش و خرم اور راضی نظر آیا جیسے کہ خدا کا مُنہ +
س ۳۔ اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
ج۔ یہ کہ ہم تنہائی میں خدا سے دعا مانگنے سے اپنے دشمنوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ جیت لینے کی یہی راہ ہے +
س ۴۔ عیسو کی عرض کے مطابق یعقوب کیوں اُس کے ساتھ نہیں رہا؟
ج۔ اس لئے کہ اُن دونو کے گھرانوں کے ساتھ رہنے سے جھوٹ اور جھگڑے کا اندیشہ رہتا۔ علاوہ اِس کے یعقوب اور اُس کے گھرانے کو خدا کی بندگی کرنے میں مشکل ہوتی +

س ۵۔ اِن دونو بھائیوں کے اِس طرح میل و محبّت کے ساتھ جدا ہونے اور الگ الگ رہنے سے ہمارے لئے کیا نصیحت نکلتی ہے؟

ج۔ یہ کہ دو تین بھائیوں کے گھرانوں کا ایک ہی گھر میں اور ایک ہی ساتھ ساتھ رہنا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ اِس طرح پھوٹ اور جھگڑے کے سامان ہمیشہ موجود رہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ ہر گھرانہ الگ الگ اپنے اپنے گھر میں رہے۔ اور وقت بوقت ایک دوسرے سے ملاقات کر کے برادرانہ محبّت قائم رکھے۔ ہندوستان کا یہ دستور کہ دو یا تین بھائی معہ اپنے گھرانوں کے ایک ہی گھر میں رہتے اچھا نہیں ہے۔ اگر عیسو اور یعقوب ساتھ رہتے تو پھر تھوڑے دنوں میں کسی نہ کسی سبب سے پھوٹ پڑ جاتی لیکن جدا جدا رہنے سے اُن میں عمر بھر میل ملاپ رہا۔

س ۶۔ جب یعقوب ملک کنعان میں لوٹ آیا تو پہلے کہاں مکان بنایا؟

ج۔ شہر سالم جو سکم کے نزدیک ہے بنایا۔ آیت ۱۸ و ۱۹۔

س ۔ کیا سکم کا کچھ بیان انجیل میں بھی پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ جو کنوآں یعقوب نے وہاں بنایا اُس کے پاس بیٹھ کے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے سامریہ کی ایک عورت کو نجات کی راہ سکھائی۔ یوحنّا ۴: ۵ و ۶ و ۱۲۔

س ۸۔ کیا وہ کنوآں اب تک موجود ہے؟

ج۔ ہاں اب تک وہ یعقوب کا کنوآں کہلاتا ہے۔

س ۹۔ کیا یعقوب نے وہاں کچھ اور بھی بنایا؟

ج۔ ”اُس نے وہاں ایک مذبح بنایا اور اس کا نام ایل الہِ اسرائیل رکھا“۔ آیت ۲۰۔

چونتیسواں باب

س ۱۔ یعقوب کی بیٹی دینہ کی ابتری کا کچھ حال بیان کرو؟
ج۔ وہ اُس ملک کی لڑکیوں کے دیکھنے کو باہر گئی۔ تب اُس ملک کے امیر کے بیٹے سکم نے اُسے بے حرمت کیا۔ آیت ۱ و ۲ +
س ۲۔ دینہ کی ابتری کی وجہ کیا تھی؟
ج (۱) یہ کہ اُس کا اُس مُلک کی لڑکیوں کے دیکھنے کو باہر جانا۔ اُس نے اِس طرح ناحق اپنے تئیں آزمائش میں ڈال دیا۔ ۱ قرنتیوں ۱۵: ۳۳ (۲) یہ کہ یعقوب کا وہاں رہنا یہ اُس کے لئے اچھا نہ تھا۔ جس وقت یعقوب ڈر کے مارے اپنے باپ کے گھر سے بھاگا جاتا تھا تو اُس نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر "میں اپنے باپ کے گھر سلامت پھر آؤں تب خداوند میرا خدا ہوگا۔ اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا اور سب میں سے جو تو مجھے دے گا دسواں حصّہ تجھے دونگا" ۲۸: ۲۱ و ۲۲۔ سو خدا اُسکو صحیح سلامت واپس لے آیا تو بھی یعقوب ابتک بیت ایل کو نہیں گیا اور نہ وہاں اپنی منّت کے مطابق خدا کے لئے گھر بنانا شروع کیا۔ اگر وہ فوراً بیت ایل کو واپس جاتا تو اُس کی لڑکی دینہ اُس جگہ کی لڑکیوں کی صحبت سے نہ بگڑتی۔ منّت کو عمل میں لانے میں دیری کرنا خطرے کا باعث ہوتا ہے +
س ۳۔ یعقوب کے دو بیٹوں شمعون اور لاوی نے سکم اور وہاں کے لوگوں سے کیا کیا؟

ج - اُن کے ساتھ بیوفائی کی اور بدسلوکی کی - آیت ۱۳ - ۲۹ ✝
س ۴ - یعقوب نے شمعون اور لادی سے کیا کہا ؟
ج " تم نے مجھ کو دُکھ دیا کہ اِس زمین کے باشندوں میں کنعانیوں اور فرزیوں میں مجھے گھنونا کر دیا " آیت ۳۰ ✝
س ۵ - یعقوب نے مرتے وقت اپنے دونوں بیٹوں کے اِس گناہ کے حق میں کیا کہا ؟
ج " لعنت اُن کے غضب پر کہ تُند تھا اور اُن کے قہر پر کہ سخت تھا - مَیں انہیں یعقوب میں چھتراؤنگا اور اُنہیں اسرائیل میں بتھراؤنگا - پیدائش ۴۹ : ۵ و ۶ و ۷ ✝

پینتیسواں باب

س ۱ - خدا نے یعقوب کو بیت ایل کو جانے کا کیا حکم دیا تھا ؟
ج " یہ کہ اُٹھ بیت ایل میں جا اور وہاں رہ اور خدا کے لئے جو تجھے جب تو اپنے بھائی عیسو کے حضور سے بھاگا تھا دکھائی دیا ایک مذبح بنا " آیت ۱ ✝
س ۲ - خدا کے اِس حکم سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے ؟
ج - یہ کہ یعقوب اس منّت کو بھول گیا تھا جو اُس نے بیت ایل میں عیسو کے سامنے بھاگتے وقت مانی تھی اِس لئے خدا کو اُسے غفلت سے جگانا پڑا ✝
س ۳ - یعقوب نے خدا سے یہ حکم پاکر کیا کیا ؟
ج " یعقوب نے اپنے گھرانے اور اپنے سب ہمراہیوں کو کہا کہ بیگانے معبودوں کو جو تمہارے درمیان ہیں نکال پھینکو اور پاک صاف ہو اور اپنے کپڑے بدلو اور آؤ ہم اُٹھیں اور بیت ایل کو جائیں اور میں وہاں خدا کے لئے جس

نے میری تنگی کے دِن میری دُعا قبول کی اور جس راہ میں میں چلا میرے ساتھ رہا۔ مذبح بناؤں گا۔" آیت ۲ و ۳ +

س ۴ جن بیگانے معبودوں کو یعقوب کے گھرانے مانتے تھے اُن کے ساتھ اُس نے کیا کیا؟

ج :- انہوں نے سارے بیگانے معبودوں کو جو اُن کے ہاتھوں میں تھے اور مُندرے جو اُن کے کانوں میں تھے یعقوب کو دئے اور یعقوب نے اُنہیں بلوط کے درخت تلے جو سکم کے نزدیک تھا دبا دیا۔" آیت ۴ +

س ۵۔ خدا نے یعقوب اور اُس کے گھرانے کو کنعانی دُشمنوں سے کس طرح بچایا؟

ج :- انہوں نے کوچ کیا اور اُن کے آس پاس کے شہروں پر خدا کا خوف پڑا۔ اور انہوں نے یعقوب کے بیٹوں کا پیچھا نہ کیا۔" آیت ۵ + ۳۴ : ۷ +

س ۶۔ جب یعقوب بیت ایل کو لوٹ آیا تو کیا کیا؟

ج :- اُس نے وہاں مذبح بنایا اور اُس مقام کا نام ایل بیت ایل رکھا۔ اِس لئے کہ جب وہ اپنے بھائی کے پاس سے بھاگا تو وہاں اُسے خدا دکھائی دیا۔" آیت ۷

س ۷۔ رِبقہ کی دائی دبورہ کی موت کا حال بیان کرو؟

ج۔ وہ مرگئی اور بیت ایل کے تحت بلوط کے درخت تلے گاڑی گئی اور اُس کا نام الون بکوت رکھا۔ آیت ۸ + ۲۴ : ۵۹ +

س ۸۔ رِبقہ کی دائی دبورہ کی موت و دفن کی کیفیت سے کیا نصیحت پیدا ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ وفادار نوکروں کی خدمت خدا کی نظر میں پسندیدہ ہے اِس لئے اِس خادمہ کی موت و دفن کا تذکرہ پاک نوشتوں میں مرقوم ہے +

س ۹ جب یعقوب نے اپنی منّت پوری کی اور بیت ایل پر خدا کے لئے ایک

مذبح بنایا تو خدا نے اُس کو دکھائی دے کر کیا کہا؟

ج:۔ "تیرا نام یعقوب ہے۔ تیرا نام آگے کو یعقوب نہ کہلایا جائیگا بلکہ تیرا نام اسرائیل ہوگا۔ سو اُس نے اُس کا نام اسرائیل رکھا پھر خدا نے اُسے کہا کہ میں خدائے قادر مطلق ہوں تو برومند ہو اور بہت ہو جا۔ تجھ سے گروہ بلکہ گروہوں کی گروہ پیدا ہوگی اور بادشاہ تیری کمر سے نکلیں گے اور یہ زمین جو میں نے ابرہام اور اضحاق کو دی ہے سو میں تجھ کو دونگا اور تیرے بعد تیری نسل کو یہ زمین دونگا۔ آیت ۱۰-۱۲ +

س ۱۰۔ جس جگہ خدا یعقوب سے ہمکلام ہوا اُس کی یادگاری کے لئے یعقوب نے کیا کیا؟

ج:۔ "ایک ستون۔ پتھر کا ستون کھڑا کیا اور اُس پر تپاون کیا اور اُس پر تیل ڈھالا اور یعقوب نے اُس مقام کا نام جہاں خدا اُس سے بولا تھا بیت ایل رکھا۔" آیت ۱۴ و ۱۵ +

س ۱۱۔ راخل کی موت کا حال بیان کرو؟

ج:۔ "جس وقت بنیمین اُس سے پیدا ہوا وہ بیت اللحم میں مرگئی اور وہاں دفن کی گئی۔" آیت ۱۶ و ۱۹ +

س ۱۲۔ راخل کی قبر کا کیا بیان پایا جاتا ہے؟

ج:۔ "یعقوب نے اُس کی قبر پر ایک ستون کھڑا کیا اور یہ راخل کی قبر کا ستون آج تک موجود ہے۔" آیت ۲۰ +

س ۱۳۔ کیا راخل کی قبر کا ستون آج تک موجود ہے؟

ج:۔ ہاں۔ یہودی۔ محمدی اور مسیحی سب متفق ہو کر اس بات کو مانتے ہیں کہ راخل کی قبر بیت لحم کے نزدیک ہے اور اب تک موجود ہے +

Scanned with CamScanner

س ۱۴۔ یعقوب کے بڑے بیٹے روبن نے کیا گناہ کیا؟
ج۔ اُس نے اپنے باپ کی حرم کو بے حرمت کیا۔ آیت ۲۲ +
س ۱۵۔ اِس گناہ کے سبب سے یعقوب نے روبن پر کیا لعنت کی؟
ج۔ اُس سے پہلوٹھے کا حق لیا گیا۔ ۴۹: ۳ و ۴ +
س ۱۶۔ یعقوب کے بارہ بیٹوں کے نام بیان کرو؟
ج۔ روبن۔ سمعون۔ لاوی۔ یہوداہ۔ اشاکار۔ زبلون۔ یوسف۔ بنیمین۔ دان۔ نفتالی۔ جد۔ آشر۔ آیت ۲۳-۲۶ +
س ۱۷۔ اضحاق کی عمر اور موت و دفن کا حال بیان کرو؟
ج۔ وہ ایک سو اسّی برس کا ہُوا۔ اُس کے بیٹوں عیسو اور یعقوب نے اُسے گاڑا۔ آیت ۲۷-۲۹ +

چھتیسواں باب

س ۱۔ یعقوب اور عیسو کی جدائی کی وجہ بیان کرو؟
ج۔ اُن کا اسباب ایسا وافر تھا کہ اُن کی گنجائش باہم نہ ہو سکی اور زمین جس میں وہ مسافر تھے اُن کی مویشی کے سبب ان کی برداشت نہ کر سکی۔" آیت ۷۔
س ۲۔ عیسو ملک کنعان کو چھوڑ کر کہاں گیا؟
ج۔ عیسو کوہ شعیر میں جا رہا۔ یہ عیسو یعنی ادوم کا احوال ہے۔" آیت ۸ +
س ۳۔ عیسو کا نسب نامہ پاک نوشتوں میں کیوں مرقوم ہُوا؟
ج۔ جو وعدے اضحاق نے عیسو کو دئے تھے وہ پورے ہونے لگے تھے اور

اِس نسب نامہ سے یہ بات ظاہر کی گئی۔ ۲۷: ۳۸-۴۰ +

سینتیسواں باب

س ۱۔ کن سببوں سے یوسف کے بھائیوں نے اُس سے دشمنی رکھی؟

ج۔ (۱) اِس لئے کہ یوسف اپنے باپ کے پاس اپنے بھائیوں کے بُرے کاموں کی خبر لاتا تھا۔ آیت ۲ (۲) اِس لئے کہ یعقوب یوسف کو اپنے سب لڑکوں سے زیادہ پیار کرتا تھا اِس لئے کہ وہ اُس کے بڑھاپے کا بیٹا تھا اور اُس نے اُس کے لئے ایک بُوقلموں قبا بنائی اور اُس کے بھائیوں نے یہ دیکھ کے کہ اُن کا باپ اُس کے سب بھائیوں سے اُسے زیادہ پیار کرتا ہے اُس کا کینہ پیدا کیا اور اُس سے محبت کی بات نہ کر سکتے تھے" آیت ۳ و ۴ (۳) اِس لئے کہ اُس نے اپنے بھائیوں کے سامنے اپنے دو خوابوں کا بیان کیا جن کی تعبیر یہ تھی کہ یوسف اپنے بھائیوں پر حکومت کریگا۔ اِسلئے" اُس کے بھائیوں نے اُسے کہا کہ کیا تو سچ ہمارا بادشاہ ہوگا یا تو ہمارا حاکم ہوگا؟ اور اُنہوں نے اُس کے خوابوں اور اُس کی باتوں سے اُس کا زیادہ کینہ پیدا کیا" آیت ۸ +

س ۲۔ جب یعقوب نے یوسف کے خوابوں کو سنا تو کیا اُس نے اُن کو مانا؟

ج۔ نہیں "اُس نے اُسے ڈانٹا اور اُسے کہا کہ یہ کیا خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے؟ کیا میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کے تجھے سجدہ کرینگے؟ اور اُس کے بھائیوں کو رشک آیا لیکن اُس کے باپ نے اُس بات کو یاد رکھا" آیت ۱۰ و ۱۱ +

س ۳۔ پاک نوشتوں میں ڈاہ کی بُرائی کی نسبت کیا لکھا ہے؟

ج۔ "یہ کہ جہاں ڈاہ اور جھگڑا ہے وہاں ہنگامہ اور ہر طرح کا بُرا کام ہوتا ہے۔"
یعقوب ۳: ۱۶ امثال ۱۴: ۳۰ اور ۲۷: ۴ ✦

س ۴۔ یعقوب نے یوسف کو اُس کے بھائیوں کے پاس کیوں بھیجا؟
ج۔ "جا اپنے بھائیوں اور گلّوں کو سلامت دیکھ اور مجھ پاس خبر لا۔ سو اُس نے اُسے حبرون کی وادی سے بھیجا اور وہ سکم میں آیا۔" آیت ۱۴ ✦

س ۵۔ جب یوسف کے بھائیوں نے اُسے آتے دیکھا تو کیا منصوبہ باندھا؟
ج۔ اُسکے قتل کا۔" اور ایک نے دوسرے سے کہا۔ دیکھو یہ صاحبِ خواب آتا ہے سو آؤ ہم اب اُسے مار ڈالیں اور کسی کنوئیں میں ڈال دیں اور کہیں کہ کوئی بُرا درندہ اسے کھا گیا اور دیکھیں کہ اُسکے خوابوں کا انجام کیا ہوگا۔" آیت ۱۹ اور ۲۰۔

س ۶۔ روبن نے یوسف کی جان بچانے کی کیا صلاح دی؟
ج۔ "ہم اُسے قتل نہ کریں اور اُن سے کہا کہ خونریزی نہ کرو بلکہ اُسے اُس کنوئیں میں جو بیابان میں ہے ڈال دو اور اُس پر ہاتھ نہ ڈالو تاکہ وہ اُسے اُن کے ہاتھوں سے بچاکے اُس کے باپ تک پھر پہنچائے۔" آیت ۲۱ و ۲۲ ✦

س ۷۔ جب یوسف اپنے بھائیوں کے پاس آیا تو انہوں نے کیا کیا؟
ج۔ "انہوں نے اُس کی قبا کو یعنی بوقلمی قبا کو جو وہ پہنے تھا اُتار کے اُسے ننگا کیا اور اُسے لے کے کنوئیں میں ڈال دیا وہ کنواں اندھا تھا اُس میں ایک بوند پانی نہ تھا۔" آیت ۲۳ و ۲۴ ✦

س ۸۔ جب وہ روٹی کھانے بیٹھے تو کیا دیکھا؟
ج۔ "یہ کہ اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ جلعاد سے گرم مصالحہ اور روغن بلبسان اور مُر اونٹوں پر لادے ہوئے آتا ہے کہ انہیں مصر کو لے جائیں۔" آیت ۲۵ ✦

س ۹۔ یہوداہ نے اپنے بھائی کے بیچ ڈالنے کی کیا صلاح دی؟

ج ”اگر ہم اپنے بھائی کو مار ڈالیں اور اُس کا خون چھپائیں تو کیا نفع ہوگا؟ آؤ اُسے اسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیچیں اور اُس پر اپنے ہاتھ نہ ڈالیں کہ وہ ہمارا بھائی اور ہمارا گوشت ہے اور اُس کے بھائی راضی ہوئے۔“ آیت ۲۶ و ۲۷ ✤

س ۱۰۔ یوسف کے اسمٰعیلی مدیانی سوداگروں کے ہاتھ میں بیچے جانے کا حال بیان کرو؟

ج ”اس وقت وہ مدیانی سوداگر اُدھر سے گذرے۔ سو انہوں نے یوسف کو کھینچ کے کنوئیں سے باہر نکالا اور اسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیس روپے کو بیچا اور وہ یوسف کو مصر میں لائے۔“ آیت ۲۸ ✤

س ۱۱۔ جب روبن کنوئیں پر پھر آیا اور دیکھا کہ یوسف اس میں نہیں ہے تو تو کیا کیا؟

ج ”روبن نے اپنے کپڑے پھاڑے۔“ آیت ۲۹ و ۳۰ –

س ۱۲۔ یوسف کے بھائیوں نے اُس کی قبا کو کیا کیا؟

ج۔ انہوں نے یوسف کی قبا کو لیا اور ایک بکری کا بچّہ مارا اور اُسے اُسکے لہو میں تر کیا اور انھوں نے اُس بو قلمی قبا کو بھیجا اور اپنے باپ پاس لے آئے اور کہا کہ ہم نے اِسے پایا اور آپ اِسے پہچانئے کہ یہ آپ کے بیٹے کی قبا ہے کہ نہیں۔“ آیت ۳۱ و ۳۲ ✤

س ۱۳۔ جب یعقوب نے یوسف کی قبا کو دیکھا تو کیا کہا؟

ج ”یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے کوئی بُرا درندہ اُسے کھا گیا۔ یوسف بیشک پھاڑا گیا۔ تب یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اپنے کولے پر ڈالا اور بہت دن تک اپنے بیٹے کے لئے غم کیا۔“ آیت ۳۳ و ۳۴ ✤

س ۱۴۔ جب یعقوب کے بیٹے بیٹیاں اُس کو تسلی دیتے تھے تو اُس نے کیا جواب

دیا؟

ج "میں اپنے بیٹے پر روتا ہوا گور میں اُتروں گا" آیت ۳۵ +

س ۱۵۔ مدیانی سوداگروں نے یوسف کے ساتھ کیا کیا؟

ج "مدیانیوں نے اُسے مصر میں فوطیفار کے ہاتھ جو فرعون کا ایک امیر اور لشکر کا رئیس تھا بیچا" آیت ۳۶ +

س ۱۶۔ یوسف کے اپنے بھائیوں کے ہاتھ سے مدیانی سوداگروں کے پاس بیچے جانے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ یوسف ہمارے خداوند یسوع مسیح کا پیش نمونہ ہے اُس کے یہودی بھائیوں نے اُس سے دشمنی کی اور اُس نے اُن کے ہاتھ سے بہت دکھ اُٹھایا اور یہوداہ اسقریوطی نے اُس کو روپے کے لالچ سے دشمنوں کے حوالے کیا (۲) دکھ و مصیبت کے وسیلے یوسف جانچا گیا اور جس خدمت کے لئے خدا نے اُس کو بلایا تھا اُس کے لئے وہ یونہی تیار کیا گیا۔ تراشنے سے سنگ مرمر صاف اور رونق دار بنتا ہے اسی طرح خدا کے بندے آزمائش اور دکھ کی تراش و خراش سے پاک و صاف اور خدمت کے لائق کئے جاتے ہیں (۳) یوسف کے بچانے سے خدا کا عجیب انتظام ظاہر ہوتا ہے۔ جس وقت کہ وہ کنوئیں میں پڑا ہوا تھا اُسی وقت خدا کے انتظام سے مدیانی قافلہ وہاں آپہنچا اور اُس کے دیکھنے سے یہوداہ نے نفع کی غرض سے یہ صلاح دی کہ ہم اُس کو بیچ ڈالیں۔ خدا نے اُسی وقت یوسف کو اُس کنوئیں میں مرنے سے بچانے کے واسطے اس قافلہ کو وہاں پہنچایا۔ اے پڑھنے والے یقین جان کہ کوئی بات کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اتفاق سے نہیں ہوتی ہے پاک نوشتے اس بات کی نظیروں سے بھرے ہوئے ہیں (۴) خدا انسان کے بد منصوبوں

سے بھی بھلائی نکال سکتا ہے۔ دشمنی اور حسد اور نفع کے سبب سے یوسف کے بھائیوں نے اُس کے ساتھ یہ سلوک کیا تو بھی خدا نے اُن کے ہر ایک منصوبے سے یوسف کی بھلائی نکالی (۵) جب یوسف اُس مدیانی قافلہ کے ساتھ بطور غلام کے جاتا تھا تو اُس کے دل میں کیسی بے چینی پیدا ہوئی ہوگی کہ میں اپنے ملک اور بوڑھے باپ کو پھر نہ دیکھوں گا مجھے عمر بھر ان اجنبی غیر زبان کے بولنے والوں کے درمیان رہنا پڑے گا۔ اے یوسف کے موافق دُکھی مسیحی تو بے دل نہ ہو۔ خداوند یسوع مسیح تیرا دکھ دیکھتا ہے اور عین وقت پر رہائی دیگا۔ تم اوروں کی بدی میں شریک ہونے کا انکار کرنے سے اب اُن سے دکھ پاتے ہو اور اپنے آسمانی باپ کے ساتھ وفاداری سے زندگی گذار کر حال کا کچھ نفع نہیں اٹھاتے ہو بلکہ اس سبب سے تم پر ایذا پہنچتی ہے تو بھی تم دلجمعی رکھو کہ خدا عین وقت پر تم کو یاد کریگا اور تمہاری صداقت کو مثل دوپہر کی روشنی کے ظاہر کریگا

اڑتیسواں باب

س ۱۔ یہوداہ کے گناہ کا حال بیان کرو؟

ج۔ اُس نے اپنی بہو تمر کو بے حرمت کیا۔ آیت ۱۔ ۳۰ +

س ۲۔ کیا تمر کا کچھ ذکر انجیل میں بھی پایا جاتا ہے؟

ج۔ ہاں، دیکھو متی ۱: ۳۔ مسیح کے نسب نامہ میں منجملہ اور عورتوں کے تمر کا نام بھی پایا جاتا ہے +

س ۳۔ انجیل میں مسیح کے نسب نامہ میں اور کون سی عورتوں کا ذکر پایا جاتا ہے؟

ج۔ روت۔ راحب۔ اُوریا کی جورو۔ متی ۱: ۳ و ۵ و ۶ +

س۴۔ یہوداہ کے اِس گناہ کی کیفیت سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج۔ (ا) یہ کہ پاک نوشتے خدا کے بندوں کے گناہوں کو نہیں چھپاتے ہیں (۲)
یہ کہ جو گناہ یہوداہ نے آپ ہی کیا تھا۔ اُس ہی گناہ کے سبب سے اُس نے تمر کو
جان سے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پس چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں سے نفرت کریں جیسے
کہ ہم اُن کو اوروں میں دیکھکر نفرت کرتے ہیں۔ آیت ۲۴ (۳) یہوداہ نے اپنے
گناہ کو فوراً مان لیا اور توبہ کا پھل دکھایا معافی پانے کی یہی راہ ہے۔ آیت ۲۶

اُنتالیسواں باب

س۱۔ اسمٰعیلی سوداگروں نے یوسف کو کس کے ہاتھ بیچ ڈالا؟
ج۔ "وہ یوسف کو مصر میں لائے اور فوطیفار مصری نے جو فرعونی امیر اور بادشاہ
کے جلوداروں کا سردار تھا اُس کو اسمٰعیلیوں کے ہاتھ سے جو اُسے وہاں لائے
تھے مول لیا۔" آیت ۱ +
س۲۔ یوسف کے مصری آقا نے کس لئے اُس کے ساتھ نیک سلوکی کی اور سب
کچھ اُس کے قبضے میں دیا؟
ج۔ اِس لئے کہ "اُس نے دیکھا کہ خداوند اُس کے ساتھ ہے اور یہ کہ خداوند
نے اُس کے سب کاموں میں اُسے اقبالمند کیا۔" آیت ۳-۶ +
س۳۔ یوسف کی آزمائش کی کیا وجہ تھی؟
ج۔ یہ کہ "وہ خوبصورت اور نور پیکر تھا۔" آیت ۶۔ یوسف اپنی ماں راخل کا
ہمشکل تھا۔ ۲۹: ۱۷۔
س۴۔ اِس سے ہمارے لئے کیا نصیحت نکلتی ہے؟

ج - یہ کہ کبھی کبھی خوبصورتی اور نور پیکری آزمائش کا سبب ہوتی ہے پس بدن کی خوبصورتی کو نہ چاہو اور اگر پیدائش سے دی بھی گئی ہو تو خبردار رہو - ورنہ یہی خوبصورتی آزمائش اور ہلاکت کا باعث ہوگی +

س ۵ - یوسف کے آقا نے اُس کے خلاف جھوٹے الزام کی باتیں سن کر کیا کیا؟

ج - اُس نے اُس کو پکڑا اور اُسکو ایک جگہ جہاں بادشاہ کے قیدی بند تھے قید میں ڈالا وہ وہاں قید خانے میں رہا کرتا تھا" آیت ۲۰ +

س ۶ - قید خانے کے داروغہ نے یوسف سے کیا سلوک کیا؟

ج - اُس نے سب قیدیوں کو جو قید میں تھے یوسف کے ہاتھ میں سونپا اور جو کام وہاں کیا جاتا تھا - اُس کا مختار وہی تھا اور قید خانے کا داروغہ سب کاموں سے جو اُس کے ہاتھ میں تھے بے فکر تھا - اِس لئے کہ خداوند اُس کے ساتھ تھا اور خداوند نے اُسے اُن کاموں میں جو اُس نے کئے اقبالمند کیا" آیت ۲۲ و ۲۳ +

س - زبور ۱۰۵ : ۱۷ - ۲۱ میں یوسف کی اِس مصیبت اور سرفرازی کا کیا بیان ہے؟

ج - اُس نے اُن کے آگے ایک شخص کو بھیجا یوسف بیچا گیا کہ غلام ہو جس کے پاؤں کو اُنھوں نے بیڑیاں پہنا کے دکھ دیا اُس کی جان لوہے کی قید ہوئی - جس وقت تک کہ اُس کا کلام پورا ہوا کہ خداوند کے سخن سے وہ تایا گیا بادشاہ نے لوگ بھیجے اور اُسے رہائی دی قوموں کے حاکموں نے اُسے آزاد کیا - اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار اور اپنی ساری ملکیتوں پر حاکم ٹھہرایا +

س - یوسف کے مصر کے قید خانہ میں ڈالے جانے سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ ہم کسی کو جلد مجرم نہ ٹھہرائیں اگرچہ ظاہراً یوسف قصوروار معلوم
ہوا تو بھی وہ بے خطا تھا۔ یوحنا ۷: ۲۴ + استثنا ۱: ۱۶ و ۱۷ + احبار ۱۹: ۱۵
امثال ۱۸: ۵ اور ۲۴: ۲۳ + (۲) ہم امتحان میں پڑ کر خدا سے مدد طلب کریں۔
۱ قرنتیوں ۱۰: ۱۳ + عبرانیوں ۲: ۱۸ اور ۱۰: ۱۹-۲۳ (۳) اس دکھ کے وسیلے
سے خدا نے یوسف کو سرفراز کیا۔ ۱ قرنتیوں ۴: ۱۷ و ۱۸ رومیوں ۸: ۱۸ یعقوب
۱: ۲۔ متی ۵: ۱۲ (۴) یوسف نے قید خانہ میں وہ وصف حاصل کئے جو کہ
آئندہ کو اُس کے لئے درکار تھے۔ اس طرح وہ خدا کی خدمت کے لئے تیار کیا گیا۔
۲ قرنتیوں ۱۲: ۹ و ۱۰ (۵) دکھ میں پڑ کر بے دل نہ ہونا چاہئے کیونکہ خدا اُس
سے نیک نتیجہ نکالتا ہے۔ ظاہراً خدا یوسف کو یاد نہیں کرتا تھا لیکن درحقیقت
اُس کی بھلائی و سرفرازی کے لئے سب کچھ کرتا تھا۔ رومیوں ۸: ۲۸، ۲۹۔
(۶) قیدیوں کو حقیر نہ جاننا چاہئے۔ یوسف۔ یرمیاہ نبی۔ پطرس۔ یوحنا بپتسمہ
دینے والا۔ پولوس سب کے سب کبھی نہ کبھی قیدی ہوئے۔ ۲ تمطاؤس ۱: ۸ و
۱۲ و ۱۶۔ ۱ پطرس ۴: ۱۶ (۷) جو کام قید خانہ میں یوسف کے سپرد کیا گیا اُس
نے اُس کام کو ایمانداری و ہوشیاری اور سرگرمی کے ساتھ کیا۔ پس جو کوئی
چھوٹے کام میں وفادار اور ہوشیار ہوتا ہے بیشک اُس کی ترقی ہوتی ہے
لوقا ۱۶: ۱۰ اور ۱۹: ۱۷ متی ۲۵: ۲۱ *

چالیسواں باب

س ۱۔ شاہِ مصر فرعون کے کون سے سردار قید خانہ میں ڈالے اور یوسف کے
حوالے کئے گئے۔

ج - ساقیوں اور نان پزوں کے داروغہ - آیت ۱-۴ +

س ۲ - ان دونوں سرداروں نے قید خانہ میں ایک ہی رات کیا دیکھا؟

ج - انہوں نے ایک خواب دیکھا - آیت ۵ +

س ۳ - یوسف نے اِن بیچارے دونوں قیدیوں کو اُداس دیکھ کر کیسی دردمندی ظاہر کی؟

ج - اُن کی اُداسی کی وجہ دردمندی کے ساتھ پوچھی - آیت ۷ +

س ۴ - انہوں نے اپنی اُداسی کی کیا وجہ بتائی؟

ج "ہم نے ایک خواب دیکھا ہے جس کا تعبیر کرنے والا کوئی نہیں ہے" آیت ۸

س ۵ - یوسف نے کیا جواب دیا؟

ج "کیا تعبیر کی قدرت خدا کو نہیں؟ مجھ سے بیان کیجئے" - آیت ۸ +

س ۶ - یوسف نے سردار ساقی کے خواب کی تعبیر کر کے اُس سے کیا عرض کی؟

ج "جب تو خوش حال ہو تو مجھے یاد کیجیو اور مجھ پر مہربانی کیجیو اور فرعون سے میرا ذکر کیجیو اور مجھے اس گھر سے مخلصی دلوائیو کہ وہ عبرانیوں کی ولایت سے مجھے چُرا لائے اور یہاں بھی میں نے ایسا کام نہیں کیا کہ وہ مجھے اس قید خانہ میں رکھیں" آیت ۱۴ و ۱۵ +

س ۷ - یوسف نے سردار نان پز کے خواب کی کیا تعبیر کی؟

ج "فرعون اب سے تین دن میں تیرا سر تیرے تن سے جدا کریگا اور ایک درخت پہ تجھے لٹکائیگا - اور پرندے تیرا گوشت نوچ نوچ کھائیں گے" آیت ۱۹

س ۸ - جو تعبیر اِن خوابوں کی یوسف نے کی کیا وہ صحیح نکلی؟

ج - ہاں - آیت ۲۰ - ۲۲ +

س ۹ - کیا سردار ساقی نے یوسف کی عرض کے مطابق اُسے یاد کیا؟

ج۔ نہیں۔ بلکہ وہ بھول گیا۔ آیت ۲۳ +
س ۱۔ اِن دو خوابوں کی تعبیر سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟
ج (۱) یہ کہ اِن قیدیوں کے خواب اتفاقی نہیں تھے دونوں ایک ہی رات دیکھے گئے۔ دونوں سے اُداسی پیدا ہوئی۔ دونوں ایک ہی وقت یوسف کی تعبیر کے مطابق پورے ہوئے یہ سب باتیں اتفاق سے نہیں ہوئیں۔ ہر خواب تو پُر مطلب نہیں ہوتا لیکن اگلے زمانوں میں خدا کبھی کبھی اس طور سے اپنی مرضی ظاہر کیا کرتا تھا۔ (۲) یوسف کی خداشناسی ظاہر ہوتی ہے۔ اُس کو یقین ہؤا کہ یہ خواب خدا کی طرف سے ہیں اور اُن کی تعبیر مجھے خدا سے ملیگی۔ آیت ۸ (۳) یوسف نے ساقیوں کے داروغہ کی سفارش سے قیدخانہ سے چھوٹ جانیکی کوشش کی۔ وسیلوں کو کام میں لانا خدا کی مرضی کے مطابق ہے اس لئے یوسف ہر طرح کے واجب وسیلوں کو کام میں لاتا رہا۔ متی ۱۰: ۱۶ و ۲۳ (۴) ساقیوں کے داروغہ کی بے مروّتی ظاہر ہوتی ہے یوسف نے اُس کی اُداسی پر ترس کھاکر خدا سے اُس کے خواب کی تعبیر پائی تھی لیکن وہ یوسف کی اُداسی کو دور کرنے کی کچھ فکر نہیں کرتا تھا۔ ۱ تو کّل کرنا خداوند پر اُس سے بہتر ہے کہ انسان کا بھروسہ رکھے خداوند پر توکل کرنا اُس سے بہتر ہے کہ امیروں کا بھروسہ رکھے ۲ زبور ۱۱۸: ۸ و ۹ عموس ۶: ۶ لوقا ۱۷: ۱۲-۱۹ +

اکتالیسواں باب

س ۱۔ فرعون بادشاہ کے پہلے خواب کا حال بیان کرو ؟
ج۔ یہ کہ دریائے نیل سے سات خوبصورت اور موٹی گائیں نکلیں اور

ان کے بعد سات اور بدشکل اور دُبلی گائیں دریا سے نکلیں اور ان بدصورت اور دُبلی گائیوں نے اُن خوبصورت اور موٹی سات گائیوں کو کھا لیا تب فرعون جاگا۔" آیت ۴ +

س ۲۔ فرعون بادشاہ نے پھر خواب میں کیا دیکھا؟

ج۔ یہ کہ "اناج کی بھری ہوئی اور اچھی سات بالیں ایک ڈانٹھی میں ظاہر ہوئیں اور کیا دیکھتا ہے؟ کہ بعد اُن کے اور سات بالیں پتلی اور پروا ہوا سے مرجھائی ہوئی نکلیں اور وہ پتلی سات بالیں اُن اچھی بھری ہوئی سات بالوں کو نگل گئیں اور فرعون جاگا اور دیکھا کہ وہ خواب تھا۔" آیت ۵۔۷ +

س ۳۔ اِن خوابوں کے دیکھنے سے فرعون پر کیا اثر ہوا اور اُس نے کیا کیا؟

ج۔ "اس کا جی گھبرایا۔ تب اُس نے مصر کے سارے جادوگروں اور اُس کے سب دانشمندوں کو بلا بھیجا اور فرعون نے اپنا خواب اُن سے کہا۔ پر اُن میں سے کوئی فرعون کے خواب کی تعبیر نہ کر سکا۔" آیت ۸ +

س ۴۔ اُسوقت سردار ساقی نے فرعون سے کیا کہا؟

ج۔ یہ کہ "میری خطائیں آج مجھے یاد آئیں کہ فرعون اپنے بندوں پر غصے تھا اور مجھے جلوداروں کے گھر میں قید کیا تھا۔ مجھے اور سردار نان بائی کو بھی۔ تب ہم نے یعنی میں نے اور اُس نے ایک رات میں ایک خواب دیکھا۔ ہم میں ایک ایک نے خواب دیکھا۔ اپنے خواب کی تعبیر کے موافق۔ اور ایک عبری جوان جلوداروں کے سردار کا نوکر وہاں ہمارے ساتھ تھا ہم نے اُس سے کہا۔ اُس نے ہمارے خوابوں کی تعبیر کی اور ہر ایک کے خواب کی اُس کے موافق تعبیر کی اور اُس نے جیسی ہم سے تعبیر کی تھی ویسا ہی ہوا مجھے اپنے منصب پر قائم کیا اور اُسے پھانسی دلی۔" آیت ۹۔۱۳ +

س ۵ - فرعون نے یوسف کو قیدخانہ سے بلاکر اُسے کیا کہا؟

ج "میں نے خواب دیکھا جس کی تعبیر کوئی نہیں کرسکتا اور میں نے سُنا ہے کہ تو خواب کو سمجھ کے اس کی تعبیر کرتا ہے" آیت ۱۵ +

س ۶ - یوسف نے کیا جواب دیا؟

ج - یہ کہ میری کیا طاقت ہے؟ خدا فرعون کی سلامتی کا جواب اُسے دے" آیت ۱۶

س ۷ - یوسف نے فرعون بادشاہ کے خوابوں کی کیا تعبیر کی؟

ج "وہ سات اچھی گائیں سات برس ہیں اور وہ اچھی سات بالیں سات برس ہیں - خواب ایک ہی ہے - اور وہ دُبلی بدصورت سات گائیں جو اُن کے بعد نکلیں سات برس ہیں - اور وہ سات خالی بالیں جو پورا ہوا سے مرجھائی ہوئی ہیں سو کال کے سات برس ہیں - یہ وہی بات ہے جو میں نے فرعون سے کہی - خدا نے جو کچھ کیا چاہتا ہے فرعون کو دکھایا - دیکھ کہ سات برس تک ساری زمین مصر میں بڑی سستی ہوگی اور بعد اُن کے سات برس کا کال ہوگا اور زمین مصر کی ساری بڑھتی بھول جائیگی اور یہ کال زمین کو ہلاک کرے گا اور وہ بڑھتی ملک میں اُس آنے والی کال کے سبب سے ہرگز معلوم نہ ہوگی کیونکہ وہ سخت کال ہوگا اور فرعون پر جو خواب دُھرایا گیا سو اِس لئے ہے کہ یہ بات خدا سے مقرر کی گئی ہے اور خدا جلد اُسے کرے گا" آیت ۲۶ - ۳۲ +

س ۸ - یہ تعبیر فرعون اور اُس کے نوکروں کو کیسی معلوم ہوئی؟

ج - اچھی معلوم ہوئی "فرعون نے اپنے نوکروں کو کہا - کیا ہم ایسا جیسا یہ مرد ہے جس میں خدا کی روح ہے پا سکتے ہیں؟ اور فرعون نے یوسف سے کہا - ازبسکہ خدا نے تجھے اِس سب میں بینائی دی ہے، سو کوئی تجھ سا عاقل اور دانشور نہیں ہے، تو میرے گھر کا مختار ہو اور اپنا حکم میری سب رعیت پر جاری کر، فقط تخت

نشینی میں مَیں تجھ سے بزرگتر رہونگا" آیت ۳۸-۴۰ +

س ۹ - فرعون بادشاہ نے سب لوگوں کے سامنے کس طور سے یوسف کی عزت کی؟

ج - اور فرعون نے اپنی انگشتری اپنے ہاتھ سے نکالکر یوسف کے ہاتھ میں پہنادی اور اُسے کتان کا لباس پہنایا اور سونے کا طوق اُس کے گلے میں ڈالا اور اُس نے اُسے اپنی دوسری گاڑی میں سوار کر دیا۔ تب اُس کے آگے منادی کی گئی سب ادب سے رہو اور اُس نے اُسے مصر کی ساری مملکت پر حاکم کیا۔ اور فرعون نے یوسف کو کہا۔ میں فرعون ہوں اور بغیر تیرے مصر کی ساری زمین میں کوئی انسان اپنا ہاتھ یا پاؤں نہ اُٹھائیگا" آیت ۴۲-۴۴ +

س ۱۰ - یوسف کے نام کے بدل جانے اور اُس کے بیاہ کا حال بیان کرو؟

ج - فرعون نے یوسف کا خطاب جہاں پناہ رکھا اور اُس نے شہر اون کے کاہن فوتیفارہ کی بیٹی آسناتھ کو اُس سے بیاہ دیا" آیت ۴۵ +

س ۱۱ - جس وقت یوسف مصر کا وزیر بنا اُس وقت اُس کی عمر کتنے برس کی تھی؟

ج - تیس برس کی - آیت ۴۶ +

س ۱۲ - بڑھتی کے سات برس میں یوسف نے مصر میں کیا کیا؟

ج - تب اُس نے اُن سات برسوں کی ساری چیزیں کھانے کی جو زمین مصر میں تھیں جمع کیں اور اُس نے اُن کھانیکی چیزوں کو بستیوں میں ذخیرہ کیا اور ان کھیتوں کی جو ہر بستی کے آس پاس تھے کھانے کی چیزیں اُسی بستی میں رکھیں اور یوسف نے غلّہ بہت کثرت سے جیسے دریا کی ریت ایسا کہ وہ حساب کرنے سے باز رہا جمع کیا کیونکہ وہ بیحساب تھا" آیت ۴۸ و ۴۹ +

س ۱۳ - کال سے پیشتر یوسف کے دو بیٹوں کی پیدائش کا حال اور اُن کے ناموں کے معنی بیان کرو؟

ج۔ اور یوسف کے دو بیٹے شہر اُن کے کاہن فوتیفارہ کی بیٹی آسناتھ کے پیٹ سے کال سے پیشتر پیدا ہوئے اور یوسف نے پہلوٹھے کا نام منسّی رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ خدا نے سب میری اور میرے باپ کے گھر کی مشقت بھلائی۔ اور دوسرے کا نام افرائیم رکھا اور کہا کہ خدا نے مجھے میرے رنج کی زمین میں پھلدار کیا۔" آیت ۵۰۔۵۲ +

س ۱۴۔ جب سب زمین میں گرانی ہوئی اور خلقت روٹی کے لئے فرعون کے آگے چلائی تو اُس نے کیا کہا؟

ج۔ "فرعون نے سب مصریوں کو کہا کہ یوسف کنے جاؤ وہ جو تمہیں کہے سو کرو۔" آیت ۵۵ +

س ۱۵۔ اُس وقت اور ملکوں کا کیا حال ہُوا؟

ج۔ "تمام روئے زمین پر کال تھا اور یوسف نے ذخیرے کے کھتے کھول کے مصریوں کے ہاتھ بیچے اور مصر کی زمین میں کال بہت بڑھا اور سارے ملک مصر میں یوسف کنے مول لینے آئے کیونکہ سب ملکوں میں سخت کال تھا۔" آیت ۵۶ و ۵۷ +

س ۱۶۔ یوسف کے فرعون بادشاہ کے خوابوں کی تعبیر کرنے کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جب یوسف غلامی اور قید خانہ سے چھوٹ جانے سے نااُمید ہو گیا تب خدا نے یکایک عجیب طور سے اُس کو چھٹکارا دیا اور سرفرازی بخشی۔ وہ سترہ برس کی عمر میں بطور غلام کے مصر میں لایا گیا تھا اور اب اُس کی عمر تیس برس کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے تیرہ برس تک اُس غلامی اور پست حالی میں رہنے دیا۔ خدا نے اُس کے پردادا ابرہام کے ایمان کو بھی طرح طرح

سے جانچا تھا (۲) یوسف نے فرعون بادشاہ اور اُس کے نوکروں کے سامنے خدا کی تعریف کی اور اُس پر اپنا اعتقاد ظاہر کیا اُس نے یہ کہا کہ "میری کیا طاقت ہے؟ خدا فرعون کی سلامتی کا جواب اُسے دے۔" آیت ۱۶ (۳) مصر کے سب عالم خدا کی مرضی کو دریافت نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ایک عبرانی غلام اور قیدی سے وہ صاف ظاہر کی گئی سو خدا نے رومی اور یونانی عالموں کے وسیلے سے گناہ سے رہائی پانے کی راہ نہیں دکھائی بلکہ جیسا لکھا ہے کہ میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور سمجھنے والوں کی سمجھ کو ہیچ کروں گا کہاں حکیم؟ کہاں فقیہہ؟ کہاں اِس جہان کا بحث کرنے والا؟ کیا خدا نے اِس دنیا کی حکمت کو بے وقوفی نہیں ٹھہرایا؟ اِس لئے کہ جب حکمت الٰہی سے یوں ہوا کہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کی یہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بیوقوفی سے ایمان لانے والوں کو بچائے۔" ۱ قرنتیوں ۱: ۱۹-۲۱ (۴) خدا نے اسوقت یوسف کو بولنے کی قوت و دانائی عنایت کی۔ آج کل بھی وہ اپنے بندوں کو ایسی ہی قوت و دانائی دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ متی ۱۰: ۱۸ و ۱۹ (۵) جیسے کہ غلامی و لپست حالی میں یوسف خدا کے فضل سے گناہ و بے ایمانی اور مایوسی سے بچ گیا تھا۔ ویسا ہی اب وہ سرفرازی میں بت پرستی و گھمنڈ اور بدچلنی سے بچ گیا۔ اُس نے اپنے بیٹوں کو عبرانی نام دئے نہ کہ مصری اور اگرچہ وہ یکایک وزیر اعظم مقرر کیا گیا تو بھی وہ پھولا نہیں اور نہ اُسنے شیخی کی۔

بیالیسواں باب

س ۱۔ یعقوب نے اپنے بیٹوں کو مصر کو کیوں بھیجا؟

ج۔ "ملک کنعان میں کال تھا اس لئے اُس نے انہیں مصر کو بھیجا کہ غلّہ مول لائیں" آیت ۲ +

س ۲۔ یعقوب نے بنیمین کو اُس کے بھائیوں کے ساتھ مصر میں کیوں نہیں بھیجا؟

ج۔ اُس نے کہا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس پر کچھ آفت آئے" آیت ۴ +

س ۳۔ یوسف نے پہلے پہل اپنے بھائیوں سے کیا سلوک کیا؟

ج۔ اُس نے آپ کو ناواقف بنایا اور اُن سے سخت بولی بولا اور اُن سے پوچھا "تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ بولے کنعان کی زمین سے کھانے کی چیزیں مول لینے کو" آیت ۷ +

س ۴۔ یوسف نے اپنے بھائیوں پر کیا الزام لگایا؟

ج۔ "تم جاسوس ہو کے آئے ہو تا کہ اِس زمین کی بُری حالت دریافت کرو" آیت ۹ +

س ۵۔ اُنہوں نے کیا جواب دیا؟

ج۔ "تیرے غلام بارہ بھائی کنعان کے بیچ ایک ہی شخص کے بیٹے ہیں اور دیکھ چھوٹا آج کے دن ہمارے باپ کے پاس ہے اور ایک نہیں ملتا" آیت ۱۳ +

س ۶۔ پھر یوسف نے اُن کو کس طور سے آزمایا؟

ج۔ اُس نے کہا "اِسی سے تم امتحان کئے جاؤ گے فرعون کی زندگی کی قسم کہ تم یہاں سے بغیر اُس کے کہ تمہارا چھوٹا بھائی یہاں آئے جانے نہ پاؤ گے۔ ایک کو آپ میں سے بھیجو کہ تمہارے بھائی کو لائے اور تم قید رہو تا کہ تمہاری باتیں جانچی جائیں کہ تم سچے ہو کہ نہیں اور نہیں تو فرعون کی جان کی قسم تم یقیناً جاسوس ہو۔ سو اُس نے اُن سب کو باہم تین دن تک نظر بند رکھا اور تیسرے دن یوسف نے اُنہیں کہا یوں کرو تا کہ زندہ رہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں

کہ اگر تم سچے ہو تو ایک کو اپنے بھائیوں میں سے قید خانہ میں بند رہنے دو۔
اور تم کال کے لئے اپنے گھر میں غلّہ لے جاؤ لیکن اپنے چھوٹے بھائی کو مجھ پاس
لے آئیو تمہاری باتیں یوں ثابت ہوں گی اور تم نہ مروگے چنانچہ انہوں نے یونہی
کیا۔ آیت ۵-۲۰ ✦

س ۷۔ یوسف کے بھائیوں نے اپنی اِس مصیبت کی کیا وجہ سمجھی؟
ج۔ "ہم سچ اپنے بھائی کی بابت مجرم ہیں کہ جب اُس نے ہماری منّت اور
زاری کی ہم نے اُس کی خستہ حالی دیکھی اور اُس کی نہ سُنی اِس لئے یہ مصیبت
ہم پر پڑی" آیت ۲۱ ✦

س ۸۔ یوسف نے اُن کو رخصت کرتے وقت اُن سے کیسا سلوک کیا؟
ج۔ اُس نے حکم کیا کہ اُن کے بورے غلّے سے بھریں اور ہر شخص کی نقدی اُسکے
بورے میں رکھ کے پھیر دیں اور اُنہیں سفر کی خوشی بھی دیں اُس نے یوں اُن
سے سلوک کیا۔ آیت ۲۵ ✦

س ۹۔ جب وہ گھر پہنچے اور اپنے بورے خالی کئے تو کیا دیکھا؟
ج۔ یہ کہ ہر شخص کی نقدی بندھی ہوئی اُس کے بورے میں تھی اور وہ اور
اُن کا باپ نقدی کی تھیلیاں دیکھ کے ڈر گئے" آیت ۳۵ ✦

س ۱۰۔ جب یعقوب نے سُنا کہ بنیمین کو مصر کو جانا پڑیگا تو اُس نے کیا کہا؟
ج۔ "تم نے مجھے بے اولاد کیا۔ یوسف نہیں ہے اور شمعون بھی نہیں بنیمین
کو بھی لے جاؤگے یہ سب باتیں میرے مخالف ہیں" آیت ۳۶ ✦

س ۱۱۔ یوسف کے اپنے دس بھائیوں سے بات کرنے کی کیفیت سے کون سی
باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ جیسے یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچانا لیکن اُنہوں نے اُس کو

نہیں پہچانا ایسے ہی ہمارا خداوند لیسوع مسیح بھی عرصے تک ہم سے بات کرتا ہے اور ہم اُس کو نہیں جانتے۔ یوحنا ۱۴: ۸ (۲) یوسف نے پہلے اُن کو جانچا کہ آیا وہ درحقیقت بنیمین کو پیار کرتے ہیں یا نہیں۔ آیا وہ خوشی سے اُس کو اُس کے بوڑھے باپ سے جدا کر کے مصر میں بھیجیں گے یا نہیں جیسے کہ انہوں نے یوسف سے سلوک کیا تھا (۳) اگرچہ بیس برس گذرے تھے کہ یوسف کے بھائیوں نے اُس سے بدسلوکی کی تھی۔ تو بھی وہ گناہ اب گویا تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے اُن کو چھیدتا اور دُکھ دیتا تھا۔ آیت ۲۱ (۴) سچی توبہ یوسف کے بھائیوں میں ظاہر ہوتی ہے انہوں نے اپنے گناہوں کو صاف مان لیا کیونکہ انہوں نے ایک دوسرے پر الزام نہیں لگایا۔ آیت ۲۱ (۵) آیت ۳۵ میں لکھا ہے کہ جب یعقوب کے بیٹوں نے اپنے بوروں میں ہر شخص کی نقدی بندھی ہوئی دیکھی تو وہ اور اُن کا باپ ڈر گئے جب ہم خدا کے ہاتھ کو پہچانتے ہیں تو دل میں حقیقی ڈر پیدا ہوتا ہے (۶) یعقوب نے ظاہر پر دیکھ کر یہ شکایت کی کہ یوسف نہیں ہے اور شمعون بھی نہیں۔ کیا بنیمین کو بھی لے جاؤ گے۔ یہ سب باتیں میرے مخالف ہیں"۔ آیت ۳۶۔ لیکن درحقیقت یہ سب باتیں خدا کے انتظام سے اُس کے لئے فائدہ مند ٹھہریں جس کی طرف رب اُس کی طرف سب۔ رومیوں ۸: ۲۸ +

تینتالیسواں باب

س ۱۔ جب یعقوب نے اپنے بیٹوں کو دوبارہ مصر میں اناج مول لینے کے لئے بھیجنا چاہا۔ تو یہوداہ نے کیا کہا؟

Scanned with CamScanner

ج ۔ یہ کہ اُس مرد نے ہم کو نہایت تاکید سے کہا ہے کہ تم بغیر اس کے کہ تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہو میرا مُنہ نہ دیکھو گے۔ سو اگر تو ہمارا بھائی ہمارے ساتھ بھیجتا ہے تو ہم جائیں گے اور تیرے لئے خورش مول لیں گے اور اگر نہیں بھیجتا ہے تو ہم نہ جائیں گے کہ اس مرد نے ہم سے کہا ہے جب تک تمہارا بھائی تمہارے ساتھ نہ ہو تم میرا منہ نہ دیکھو گے۔" آیت ۳۔ ۵ و ۸ و ۹ ۞

س ۲ ۔ کیا آخر کو یعقوب نے اپنے اور بیٹوں کے ساتھ بنیمین کو جانے دیا؟

ج ۔ ہاں ۔ آیت ۱۱ ۔ ۱۳ ۞

س ۳ ۔ یعقوب نے اُن کو جاتے وقت کیا دُعا دی؟

ج ۔ خدائے قادر اُس مرد کو تم پر مہربان کرے تاکہ وہ تمہارے دوسرے بھائی اور بنیمین کو چھوڑ دے میں اگر بے اولاد ہُوا تو ہُوا۔" آیت ۱۴ ۞

س ۴ ۔ یوسف کے بنیمین سے ملنے کا حال بیان کرو؟

ج ۔ پھر اس نے آنکھ اٹھائی اور اپنے بھائی بنیمین اپنی ماں کے بیٹے کو دیکھا اور کہا کہ تمہارا چھوٹا بھائی جس کا ذکر تم نے مجھ سے کیا تھا یہی ہے؟ پھر کہا کہ اے میرے فرزند خدا تجھ پر مہربان رہے۔ تب یوسف نے جلدی کی کیونکہ اُس کا جی اپنے بھائی کے لئے بھر آیا اور چاہا کہ روئے وہ ایک خلوت میں گیا اور وہاں رویا۔ پھر اُس نے اپنا مُنہ دھویا اور باہر نکلا اور اپنے تئیں ضبط کیا اور فرمایا کہ کھانا چنو .... اور اُس نے اپنے آگے سے قابیں اُن کو اُٹھا دیں۔ لیکن بنیمین کی قاب ہر ایک کی قاب سے پچگنی تھی اور انہوں نے اُس کے ساتھ پیا اور خوش ہوئے۔" آیت ۲۹ ۔ ۳۱ و ۳۴ ۞

س ۵ ۔ اِس ضیافت میں یوسف کے بھائیوں کو کون سی باتیں عجیب معلوم ہوئیں؟

ج۔ "یہ کہ ہر ایک بھائی اپنی عمر کے مطابق بٹھایا گیا اُن کو یہ تعجب ہُوا کہ مصری حاکم کو اُن کی عمر کس طرح معلوم ہوئی اور نیز اُن کی حیرانی کی وجہ یہ بھی تھی کہ سب سے چھوٹے بھائی بنیمین کی قاب ہر ایک کی قاب سے پچگنی تھی۔" آیت ۴۳: ۳۲-۳۴ +

چوالیسواں باب

س ۱۔ یوسف نے اپنے گھر کے داروغہ کو کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ کہ "اُن آدمیوں کے بوروں کو غلّے سے جتنا کہ وہ لے جا سکیں بھر اور ہر شخص کی نقدی اُس کے بورے کے اندر ڈال دے اور میرا پیالہ روپے کا پیالہ چھوٹے کے بورے میں اوپر وار اُس کے غلّے کی قیمت سمیت رکھدے۔" آیت ۱ اور ۲۔

س ۲۔ اِس تدبیر سے کیا نتیجہ نکلا؟

ج۔ یہ کہ یوسف کا پیالہ بنیمین بورے میں پایا گیا اور وہ مجرم ٹھہرا۔ آیت ۴۴-۱۲ +

س ۳۔ یہوداہ نے یوسف کے سامنے بنیمین کی کیسی سفارش کی؟

ج۔ یہوداہ بولا کہ ہم اپنے خداوند سے کیا کہیں؟ اور کیا بولیں؟ اور کیونکر اپنے تئیں پاک ٹھہرائیں؟ کہ خدا نے تیرے چاکر کی بدکاری ظاہر کی۔ دیکھ کہ ہم اور وہ بھی جس پاس سے پیالہ نکلا اپنے خداوند کے غلام ہیں......

کیونکہ تیرے چاکر نے اپنے باپ کے پاس اِس جوان کا ضامن ہو کے کہا کہ اگر میں اُسے تجھ پاس نہ پہنچاؤں تو میں اپنے باپ کا ابد تک گنہگار ہوں اِس لئے اب مجھے اجازت دیجئے کہ تیرا چاکر جوان کے بدلے اپنے خداوند کی غلامی میں رہے اور جوان کو اُس کے بھائیوں کے ساتھ جانے دے۔"

آیت ۱۶ و ۳۲ و ۳۳

س ۴ ۔ بنیمین کے لئے یہوداہ کے اِس طرح سفارش کرنے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) اُس نے پہلے اپنے گناہ کا اقرار کیا ۔ آیت ۱۶ ۔ اگرچہ بائیس برس گذرے تھے کہ اُس نے اپنے بھائیوں کو یہ صلاح دی تھی کہ ہم یوسف کو اسمٰعیلی سوداگروں کے ہاتھ بیچ ڈالیں ۳۷ : ۲۶ ۔ ۲۸ ۔ تو بھی اُس کو یہی یقین آیا کہ اسی گناہ کے سبب سے اب خداوند ہم کو دُکھ دیتا ہے (۲) یہوداہ کی اِس سفارش سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنے بوڑھے باپ یعقوب کو بہت پیار کرتا تھا ۔ اور اِس سبب سے اُسکو دُکھ اور رنج سے بچانے کی کوشش کی ۔ آیت ۳۱ (۳) وہ بنیمین کو مصر کی غلامی سے چھڑانے کے لئے خود غلام بننے کو تیار تھا آیت ۳۳ ۔ جو اوروں کو دکھ سے بچانا چاہتے ہیں وہ اپنے کو دکھ سے نہیں بچا سکتے (۴) یہوداہ کی یہ دُعا ہمارے خداوند یسوع مسیح کی سفارش کا پیش نمونہ ہے وہ ہمارے بدلے میں اور ہمارے گناہوں کے سبب سے غلام کی صورت میں ہمارے درمیان تینتیس برس تک رہا ۔ زبور ۴۰ : ۶ و ۷ ۔ فلپیون ۲ : ۶ ۔ ۸ (۵) بنیمین کے دل میں اُس وقت یہوداہ کی طرف سے ایسا پیار پیدا ہوا کہ پشت در پشت اُسکی اور یہوداہ کی اولاد میں خاص محبّت قائم رہی جب کہ دس فرقے یربعام کے دنوں میں یہوداہ سے جدا ہوئے اس وقت بنیمین اُس کے ساتھ ہی ملا رہا ۔ ۱ سلاطین ۱۲ : ۲۳ + ۲ تواریخ ۱۱ : ۱ (۶) گمان غالب ہے کہ جسوقت یہوداہ بنیمین کے بچانے کے لئے دُعا اور منّت کر رہا تھا اُس وقت یعقوب بھی اپنے دور مکان میں دعا میں مشغول تھا ۔ جیسے کہ ایک رات وہ عیسو کے ڈر کے مارے رات بھر خدا سے مدد اور برکت مانگتا رہا دیکھو

ہی اُس وقت بھی بنیمین کے لوٹ آنے کے لئے خدا سے منّت کرتا ہوگا۔)
متھو صاحب کا قول ہے کاش کہ جس سرگرمی سے یہوداہ نے بنیمین کے لئے سفارش
کی میں بھی خدا کے سامنے یونہی دُعا مانگ سکوں! یہوداہ کی یہ دُعا ہمارے
لئے دعا کا اچھا نمونہ ہے۔ جب ہم ایسی سرگرمی اور خود انکاری کے ساتھ دُعا
مانگیں تو ہماری دُعا ضرور سُنی جائیگی۔ لوقا ۱۱: ۸ اور ۱۸: ۱-۹ +

پنتالیسواں باب

س ۱۔ جب یوسف نے اپنے کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا تو وہاں اور کون شخص موجود تھے؟

ج۔ سوائے اُس کے بھائیوں کے اور کوئی اُس کے ساتھ نہ تھا۔ آیت ۱ +

س ۲۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کیا کہا؟

ج۔ "میں یوسف ہوں کیا میرا باپ اب تک جیتا ہے"۔ آیت ۳ +

س ۳۔ کس لئے یوسف کے بھائی اُسے جواب نہ دے سکے؟

ج۔ اِس لئے کہ جو بدسلوکی اُنہوں نے اُس کے ساتھ کی تھی اُن کو یاد آگئی اور اسی سبب سے وہ ایسے گھبرا گئے کہ وہ بول نہ سکے +

س ۴۔ یوسف نے کس طرح سے اپنے بھائیوں کو تسلی دی؟

ج۔ "میں تمہارا بھائی یوسف ہوں جس کو تم نے مصر میں بیچا۔ سو اِس لئے کہ تم نے مجھے یہاں بیچا غمگین نہ ہو اور اپنے دلوں میں دق مت ہو کیونکہ خدا نے جانوں کو بچانے کے لئے مجھے تم سے آگے بھیجا۔ اِس لئے کہ دو برس سے زمین پر کال ہے اور ابھی اور پانچ برس تک نہ زمین کی ہلا ہی ہوگی نہ کھیتی

کاٹی جائیگی۔ اور خدا نے مجھ کو تمہارے آگے بھیجا تاکہ تمہاری اولاد زمین پر باقی رکھے اور تمہیں ایک بڑی رہائی دیکے زندگی بخشے۔ سو اب نہ تم نے بلکہ خدا نے مجھے یہاں بھیجا اور اُس نے مجھے فرعون کے باپ کی جگہ اور اُس کے سارے گھر کا خداوند اور مصر کی ساری سرزمین کا حاکم بنایا۔" آیت ۴-۸ +

س ۵۔ یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو کیا کہلا بھیجا؟

ج۔ تم جلدی کرو اور میرے باپ پاس جاؤ اور اُسے کہو۔ تیرا بیٹا یوسف یوں کہتا ہے کہ خدا نے مجھ کو سارے مصر کا خداوند کیا۔ مجھ پاس چلا آ۔ دیر مت کر۔" آیت ۹ +

س ۶۔ یوسف نے ملک مصر میں اپنے باپ اور بھائیوں کے رہنے کے لئے کون سی زمین دی؟

ج۔ جشن کی زمین +

س ۷۔ یوسف نے اپنے بھائیوں کی طرف اپنا خاص پیار کیونکر ظاہر کیا؟

ج۔ وہ اپنے بھائی بنیمین کے گلے لگ کر رویا اور اُس نے اپنے سب بھائیوں کو چوما اور اُن سے مل کر رویا اور بعد اس کے اُس کے بھائی اُس سے باتیں کرنے لگے۔" آیت ۱۴ اور ۱۵ +

س ۸۔ جب فرعون بادشاہ اور اُس کے گھرانے کو یوسف کے بھائیوں کے آنے کی خبر ملی تو کیا ہوا؟

ج۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ آیت ۱۶ +

س ۹۔ فرعون نے یوسف کو اُس کے باپ اور بھائیوں کے مصر میں آنے کی نسبت کیا کہا؟

ج۔ اپنے بھائیوں کو کہہ تم یہ کام کرو اپنے جانور لادو اور جاؤ اور کنعان

کی سرزمین میں جا پہنچو اور اپنے باپ اور اپنے گھرانے کو لو اور مجھ پاس آؤ اور میں تم کو مصر کی سرزمین کی اچھی چیزیں دوں گا اور تم اِس زمین کے تحائف کھاؤ گے اب تجھے حکم ملا کہ تو اُن کو کہے تم یہ کرو کہ اپنے لڑکوں اور اپنی جوروؤں کیلئے مصر کی زمین سے گاڑیاں لے جاؤ اور اپنے باپ کو لے آؤ اور اپنے اسباب کا کچھ افسوس نہ کرو کیونکہ مصر کی ساری زمین کی خوبی تمہارے لئے ہے۔" آیت ۱۷-۲۰ *

س۱۰۔ یوسف نے اپنے بھائیوں کو راہ کے لئے کیا دیا؟

ج۔ گاڑیاں دیں اور راہ کے لئے خورش دی اور اُس نے اُن سب میں ہر ایک کو ایک جوڑا کپڑا دیا۔ لیکن اُس نے بنیمین کو تین سو روپے اور پانچ جوڑے کپڑے دئے۔" آیت ۲۲ *

س۱۱۔ جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو روانہ کیا تب اُس نے اُن سے کیا کہا؟

ج۔ "دیکھو کہیں تم راہ میں جھگڑا نہ کرو۔" آیت ۲۴ *

س۱۲۔ جب یعقوب کے بیٹوں نے اپنے باپ سے کہا کہ یوسف اب تک جیتا ہے اور وہ مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے تو یعقوب کا کیا حال ہُوا؟

ج۔ "یعقوب کا دِل سنسنا گیا کیونکہ اُس نے اُن کا یقین نہ کیا۔" آیت ۲۶ *

س۱۳۔ یعقوب کو کب یقین آیا کہ یوسف جیتا ہے؟

ج۔ "جب اُس نے گاڑیاں جو یوسف نے اُس کے لانے کو بھیجی تھیں دیکھیں تو ان کے باپ یعقوب کی زندگی دوبارہ ہوئی اور اسرائیل بولا۔ یہ بس ہے کہ میرا بیٹا یوسف اب تک جیتا ہے۔ میں جاؤں گا اور پیشتر اس سے کہ میں مروں اُسے دیکھونگا۔" آیت ۲۷ و ۲۸ *

س۱۴۔ یوسف کے اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر ظاہر کرنے کی کیفیت سے کیا

کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ یوسف نے خلوت میں اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا۔ اسی طرح سے ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنے تئیں دنیا پر نہیں بلکہ اپنے شاگردوں پر ظاہر کرتا ہے یوحنا ۱۴: ۲۲ و ۲۳ اور ۱۷: ۶ (۲) گناہ کی یاد سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اگرچہ بائیس برس گذرے تھے جب سے کہ یوسف کے بھائیوں نے اُس کے ساتھ بدسلوکی کی تھی تو بھی اب اِس گناہ کو یاد کرکے وہ بہت ہی گھبرا گئے (۳) جیسے کہ یوسف نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا ویسے ہی خدا بھی اُن کو جو اپنے گناہوں سے ایسے گھبرا جاتے ہیں اور اُن کو اِس طرح مان لیتے ہیں جیسے کہ یوسف کے بھائیوں نے بار بار مانا معاف کرتا ہے ۴۲: ۲۱ اور ۴۳: ۱۸-۲۳ اور ۴۴: ۱۶-۳۳ و ۳۴ اور ۴۵: ۲ و ۵ (۴) یوسف نے اپنے بائیس برس کے دُکھ کے بعد خدا کی مرضی و محبّت کو جو اِس دُکھ میں چھپی ہوئی تھی اب بخوبی پہچانا اُس نے اب دریافت کیا کہ خدا نے بہتوں کی جانوں کے بچانے کے لئے مجھے مصر میں بھیجا جیسے کہ اُس نے کہا کہ "خدا نے مجھ کو تمہارے آگے بھیجا تاکہ تمہاری اولاد زمین پر باقی رکھے اور تمہیں ایک بڑی رہائی دے کے زندگی بخشے۔" آیت ۷+ سو ہم اکثر دکھ اُٹھاتے وقت خدا کی مرضی کو دریافت نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اس یقین سے کہ محبّت اِس دُکھ میں چھپی ہوئی ہے ہم گھبرا نہ جائیں اور نہ گڑگڑائیں اور نہ بیجا شکایت کریں (۵) ہم اپنے دُکھوں میں انسان کے ہاتھ نہ دیکھیں بلکہ صرف خدا کا ہاتھ۔ اگر یوسف کے بھائیوں نے اُس سے ڈاہ کرکے غلامی میں بیچ ڈالا تھا تو بھی یوسف نے اُن کے ہاتھ کی طرف نہیں دیکھا بلکہ بار بار یہ کہا کہ "سو اب نہ کہ تم نے بلکہ خدا نے مجھے یہاں بھیجا۔" آیت ۵ و ۷ و ۸۔ ہمارے خداوند یسوع

مسیح نے بھی یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب کے دکھ کا پیالہ نہیں لیا۔ اُس نے پطرس سے یہ کہا کہ کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھ کو دیا میں نہ پاؤں؟" یوحنا ۱۸: ۱۱ (۶) یوسف کے بھائی اِس اُمید سے مصر کو گئے کہ اس قدر غلہ لائیں کہ کال میں بھوک کے مرنے سے بچ جائیں۔ لیکن یوسف نے نہ صرف اُن کو کال سے بچایا بلکہ مصر کے تمام تحائف سے گاڑیاں لاد لاد کر اُنہیں مالا مال کیا اِسی طرح سے ہمارا خداوند یسوع مسیح بھی اپنے سب بھائیوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ وہ ہم کو ہمارے مانگنے سے بھی زیادہ بخشتا ہے۔ افسیوں ۳: ۲۰ (۷) یوسف فرعون بادشاہ اور تمام مصری علما و امرا کے سامنے اپنے غریب عبرانی بھائیوں کا اقرار کرنے سے شرمندہ نہیں ہُوا۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں بھی یہ لکھا ہے کہ وہ اُن کو جو اُس کے ہیں "بھائی کہنے سے نہیں شرماتا ہے"۔ عبرانیوں ۲: ۱۱ (۸) اگرچہ یعقوب جب سے کہ اُس کے بیٹے بنیمین کو اُس کے بھائی مصر کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ رات دن دعا میں مشغول رہا۔ جیسے کہ وہ عیسو کے ڈر کے مارے دُعا مانگتا رہتا تھا تو بھی جب اُس کے بیٹے لوٹ کر آئے اور اُنہوں نے نہ صرف بنیمین ہی کو صحیح و سالم اپنے باپ کو دکھایا بلکہ یہ بھی کہا کہ یوسف جیتا ہے اور اُس ملک کا حاکم ہے وہ حیران ہُوا اور اُس نے یقین نہ کیا جب تک کہ مصر کی گاڑیوں کو ہر ایک قسم کے شاہی تحائف سے بھرا ہُوا نہ دیکھا۔ اے مسیحی بھائیو۔ کیا ہم نے آسمانی میراث کے پہلے پھل نہیں دیکھے اور کیا اُن میں سے کچھ بھی نہیں کھایا؟ کیا ہم یقین نہ کریں گے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح جیتا ہے اور آسمان و زمین کا تمام اختیار اُس کو دیا گیا ہے؟

Scanned with CamScanner

چھیالیسواں باب

س۱۔ جب یعقوب نے مصر کا سفر کرنا شروع کیا تو پہلے اس نے کیا کیا؟
ج۱۔ اُس نے بیر سبع پر آکر اپنے باپ اضحاق کے خدا کے لئے قربانیاں گذرانیں۔ آیت ۱+

س۲۔ کِس لئے یعقوب نے اُسی جگہ پر قربانیاں گذرانیں؟
ج۔ اِس لئے کہ ابرہام اور اضحاق نے وہیں یہ کیا تھا۔ باپ دادا کے نیک نمونہ سے اُن کے بیٹوں پر بہت اثر ہوتا ہے+

س۳۔ جب یعقوب نے خدا کو یاد کیا اور اُس کے لئے قربانیاں گذرانیں تو خدا نے اپنی رضامندی کس طرح سے ظاہر کی؟
ج۔ خدا نے رات کو خواب میں اُس سے تسلّی بخش باتیں کیں؟

س۴۔ خدا نے یعقوب سے کون سی تسلّی بخش باتیں کیں؟
ج (۱) یہ کہ تو مصر میں جاتے ہوئے نہ ڈر۔ آیت ۳ (۲) میں تجھے وہاں بڑی گروہ بناؤنگا۔ آیت ۳۔ (۳) میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤں گا اور تجھے پھر بیشک لاؤنگا۔ آیت ۴۔ (۴) یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر رکھے گا۔ آیت ۴+

س۵۔ کیا یہ سب باتیں پوری ہوئیں؟
ج۔ ہاں۔ خدا نے یعقوب کے گھرانے کو مصر میں بہت بڑھایا اور پھر موسیٰ کے ذریعہ سے عجیب طور سے انہیں وہاں سے نکال لایا اور پھر ملک کنعان میں بسایا+

س ۶۔ یعقوب اپنے ساتھ مصر میں کن کو لیگیا؟

ج۔ "وہ اپنے بیٹوں اور اپنے بیٹوں کے بیٹوں کو جو اُس کے ساتھ تھے اور اپنی بیٹیوں اور اپنے بیٹوں کی بیٹیوں کو اور اپنی سب نسل کو اپنے ساتھ مصر میں لایا۔" آیت ۷ ✣

س ۷۔ یعقوب کے گھرانے کے کتنے شخص مصر میں اُس کے ساتھ شمار کئے گئے؟

ج۔ "وہ سب کے سب جو یعقوب کے ساتھ مصر میں آئے اور اُس کی صُلب سے پیدا ہوئے۔ اُن کے سوا جو یعقوب کے بیٹوں کی جوروان تھیں چھیاسٹھ شخص تھے اور یوسف کے دو بیٹے تھے جو زمین مصر میں پیدا ہوئے۔ سو وہ سب جو یعقوب کے گھرانے کے تھے اور مصر میں آئے ستر جانیں تھیں" آیت ۲۶ و ۲۷ ✣

س ۸۔ اعمال کے ۷: ۱۴ میں لکھا ہے کہ جس وقت یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اُس کے کنبے کو بلا بھیجا۔ وہ پچھتر شخص تھے اور اس باب کی ۲۷ آیت میں لکھا ہے کہ وہ ستر جانیں تھیں۔ اِن دونوں باتوں کی موافقت دکھاؤ؟

ج۔ پیدائش کی کتاب کی فہرست میں یوسف کے دو بیٹوں افرائیم اور منسی کے پانچ بیٹے شمار نہیں کئے گئے ہیں اور اعمال کی فہرست میں اُن کا شمار ہے۔ پس در حقیقت کچھ فرق نہیں ہے ✣

س ۹۔ گنتی کی کتاب کے چھبیسویں باب میں جو فہرست بنی اسرائیل کے آبائی خاندان کی مرقوم ہے اس میں کتنے نام نہیں پائے جاتے ہیں جو اس باب میں لکھے ہیں مثلاً شمعون کے ایک بیٹے کا نام اور آشر کے ایک بیٹے کا نام اور بنیمین کے تین بیٹوں کے نام گنتی کی کتاب میں نہیں پائے

جاتے ہیں جیسے کہ پیدائش کے اِس باب میں۔ سو اِس کی وجہ کیا ہے؟
ج۔ شاید کسی گناہ کے سبب سے یہ نام بنی اسرائیل کے آبائی خاندانوں سے خارج یا کسی اور واجبی وجہ سے رقم نہیں کئے گئے +

س ۱۰۔ یعقوب نے اپنے بیٹوں میں سے کس کو اپنے آنے سے پہلے یوسف کے پاس بھیجا؟
ج۔ یہوداہ کو۔ آیت ۲۸ +

س ۱۱۔ یعقوب اور یوسف کے ملنے کا حال بیان کرو؟
ج۔ "یوسف نے اپنی گاڑی تیار کی اور اپنے باپ اسرائیل کے استقبال کے لئے جشن کو چلا اور اپنے تئیں اُس پاس حاضر کیا اور اُس کے گلے لپٹا اور دیر تک رویا۔ تب اسرائیل نے یوسف سے کہا اب مجھے مرنا خوش ہے کہ میں نے تیرا منہ دیکھا کہ تو ابھی جیتا ہے"۔ آیت ۲۹ و ۳۰ +

س ۱۲۔ یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو فرعون کے سامنے کیا کہنے کو کہا؟
ج۔ "جب فرعون تم کو بلائے اور کہے کہ تمہارا پیشہ کیا ہے؟ تو تم کہیو۔ تیرے غلام جوانی سے لے کے اب تک چوپانی کرتے رہے ہیں کیا ہم اور کیا ہمارے آبا۔ تاکہ تم جشن کی زمین میں رہو۔ اِس لئے کہ مصریوں کو ہر ایک چوپان سے نفرت ہے"۔ آیت ۳۳ و ۳۴ +

س ۱۳۔ یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو کیوں یہ کہنا سکھایا؟
ج۔ (۱) اِس لئے کہ یہ کہنا سچ تھا کہ وہ چوپان تھے (۲) اِس لئے کہ وہ مصریوں سے ایک علیحدہ ضلع میں بسائے جائیں تاکہ مصریوں سے لڑنے جھگڑنے سے بچیں اور مصریوں کی بت پرستی میں نہ پھنسیں (۳) اِس لئے کہ

جشن کی زمین اچھی تھی اور ملک موعود کے نزدیک تھی پس یوسف نے اِن باتوں کا لحاظ کرکے اپنے بھائیوں کو فرعون بادشاہ سے یہ عرض کرنا سکھایا۔

سینتالیسواں باب

س ۱ ۔ یوسف کے بھائی کس کے وسیلے سے فرعون بادشاہ کے حضور پہنچے؟
ج ۔ یوسف نے اپنے بھائیوں میں سے پانچ شخص لئے اور اُنہیں فرعون کے سامنے حاضر کیا ۔ آیت ۲ ✤

س ۲ ۔ اُنہوں نے فرعون سے کیا عرض کی؟
ج ۔ "ہم اِس سرزمین میں رہنے کو آئے ہیں اِس لئے کہ تیرے غلاموں کے گلّوں کے لئے چراگاہ نہیں کیونکہ کنعان کی زمین میں سخت کال پڑا ہے اب اِسلئے اپنے چاکروں کو جشن کی زمین میں رہنے دیجئے" آیت ۴ ✤

س ۳ ۔ فرعون نے یوسف کو اُس کے بھائیوں کی نسبت کیا حکم دیا؟
ج ۔ "مصر کی زمین تیرے آگے ہے اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو اِس سرزمین کے ایک مقام میں جو سب سے بہتر ہے بسا ۔ جشن کی زمین میں انہیں رہنے دے اور اگر تو جانتا ہے کہ بعضے اُن کے درمیان چالاک ہیں تو اُن کو میری مویشی پر مختار کر" آیت ۶ ✤

س ۴ ۔ فرعون نے یعقوب سے کیا پوچھا اور یعقوب نے کیا جواب دیا؟
ج ۔ "تیری عمر کے برس کی ہے؟ یعقوب نے فرعون سے کہا کہ میری مسافرت کے دنوں کے برس ایک سو تیس برس ہیں اور میری زندگی کے برس تھوڑے اور بُرے ہوئے اور وہ میرے باپ دادوں کی زندگی کے برسوں کی مدّت

کو جب وہ مسافرت کرتے تھے نہ پہنچے۔ پھر یعقوب فرعون کے لئے دُعا خیر کرکے فرعون کے حضور سے باہر گیا۔ آیت ۸ – ۱۰ +

س ۵۔ یُوسف نے بادشاہ کے فرمان کے مطابق اپنے باپ اور بھائیوں کو کہاں بسایا؟

ج:۔ یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو ملکِ مصر کی ایک بہتر زمین میں جو رامسیس کی زمین ہے جیسا فرعون نے فرمایا تھا بٹھایا اور انہیں اُس کا مالک کیا۔ اور یوسف نے اپنے باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کے سب گھرانے کی اُن کے لڑکے بالوں کے موافق روٹی سے پرورش کی۔" آیت ۱۱ و ۱۲ +

س ۶۔ جب ملک مصر اور کنعان کی سرزمین میں نقدی چُک گئی تو یوسف نے کیا کیا؟

ج:۔ یوسف نے مصر کی ساری زمین فرعون کے لئے مول لی۔ کیونکہ مصریوں میں سے ہر شخص نے اپنی زمین بیچی کہ کال نے اُن کو نپٹ تنگ کیا تھا سو زمین فرعون کی ہوئی۔" آیت ۲۰ +

س ۷۔ کن لوگوں کی زمین بیچی نہیں گئی؟

ج۔ کاہنوں کی۔ آیت ۲۲ +

س ۸۔ یوسف نے مصریوں کو زمین کے کتنے حصّے بیج بونے اور خوراک کے لئے دئے؟

ج:۔ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم پانچواں حصہ فرعون کو دوگے اور چار حصے کھیت میں بیج بونے کو اور تمہاری خوراک اور اُن کی جو تمہارے گھرانے کے ہیں اور تمہارے بچوّں کی خوراک کے لئے ہونگے۔" آیت ۲۴ +

س ۹ - ملک کے اِس انتظام سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟
ج - یہ کہ یُوسف رحمدل حاکم تھا وہ بہت ہی زیادہ لے سکتا تھا کیونکہ مصری مارے بھوک کے مرنے پر تھے تو بھی یُوسف نے اُن کو اُن کی خوراک کے لئے چار حِصے دیئے اور بادشاہ کے لئے صرف پانچواں حصّہ لیا +
س ۱۰ - یعقوب مصر کی زمین میں کتنے برس جیا اور اُس کی ساری عمر کتنے برس کی ہوئی؟
ج - وہ مصر میں سترّہ برس رہا اور اُسکی ساری عمر ایک سو سینتالیس برس کی ہوئی - آیت ۲۸ +
س ۱۱ - جب یعقوب کے مرنیکا وقت نزدیک پہنچا تو اُس نے یُوسف سے کیا کہا؟
ج - اپنا ہاتھ میری ران تلے رکھ دیجئے اور مہربانی اور صداقت سے میرے ساتھ سلوک کیجئے - مجھکو مصر میں نہ گاڑیو کہ میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوؤنگا اور تو مجھے مصر سے باہر لے جائیو اور اُن کے گورستان میں گاڑیو - وہ بولا کہ جیسا تونے کہا میں کرونگا" آیت ۲۹ و ۳۰ +
س ۱۲ - یعقوب نے کِس لئے ملک کنعان میں گاڑے جانے کی خواہش کی؟
ج - اِس لئے کہ خدا نے ابرہام - اضحاق - یعقوب اور اُن کی اولاد کو ملک کنعان دینے کا وعدہ کیا تھا - اِس سبب سے یعقوب کو یقین آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ ملک کنعان میری اولاد کو دیا جائیگا - اُس نے اپنی اولاد کے پھر وہاں جانے کی نسبت عرض کرنے سے اپنا ایمان اور یقین ظاہر کیا +

———-(۰:۰)-———

اڑتالیسواں باب

س ۱۔ یعقوب نے یوسف کے دو بیٹوں افرائیم اور منسی کو کون سا درجہ دیا؟
ج "وہ میرے ہیں۔ وہ روبن اور شمعون کی طرح میرے ہوں گے۔" آیت ۵ +
س ۲۔ اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
ج (۱) اگرچہ افرائیم اور منسّی مصر میں پیدا ہوئے اور اُن کی ماں مصری تھی تو بھی اُن سے یعقوب کے بیٹوں کی طرح سلوک کیا گیا (۲) یہ کہ جو درجہ اُنہوں نے اپنے باپ کی خاطر سے فرعون بادشاہ سے پایا تھا اُس کا کچھ ذکر نہیں ہے اس لئے کہ یعقوب کے بیٹوں میں شمار کیا جانا فرعون بادشاہ کے بیٹوں یا امرا میں شمار کئے جانے سے بہتر گنا جاتا ہے +
س ۳۔ یعقوب نے یوسف کے بیٹے افرائیم اور منسی کو برکت دیتے ہوئے کس کے سر پر اپنا داہنا ہاتھ رکھا؟
ج۔ اُس نے اپنا داہنا ہاتھ افرائیم کے سر پر جو چھوٹا تھا رکھا۔ اور بایاں ہاتھ منسی کے سر پر جو پہلوٹھا تھا۔ آیت ۱۳ و ۱۴ +
س ۴۔ جب یوسف نے یہ دیکھا تو اُس نے کیا کیا؟
ج۔ وہ ناخوش ہوا اور اُس نے اپنے باپ کا ہاتھ تھام لیا تاکہ اُسے افرائیم کے سر پر سے اُٹھا کر منسی کے سر پر رکھ دے اور یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ یوں بجا نہیں کیونکہ یہ پہلوٹھا ہے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ۔" ۱۷ و ۱۸ +
س ۵۔ یعقوب نے یوسف کی اِس ناخوشی کا کیا جواب دیا؟

ج "اُس کے باپ نے نہ مانا اور کہا۔ میں جانتا ہوں۔ اے میرے بیٹے میں
جانتا ہوں اس سے بھی لوگ ہوں گے اور یہ بھی بزرگ ہوگا۔ پر اُس کا چھوٹا
بھائی اُس کی نسبت بڑا ہوگا۔ اور اُس کی نسل سے بہت گروہ ہیں ہوں گی اور
اُس نے اُن کو اُس دن برکت بخشی کہ بنی اسرائیل تیرا نام لے کے آپس میں دُعائے
خیر کریں گے کہ خدا تجھ کو افرائیم اور منسی سا کرے سو اُس نے افرائیم کو منسی
پر فضیلت دی۔" آیت ۱۹ و ۲۰ +

س ۶۔ یعقوب نے یوسف کے چھوٹے بیٹے کو بہ نسبت بڑے بیٹے کے بڑی
برکت اور بزرگی اور فضیلت دی۔ اِس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا کی برکتیں پیدائش کی حالت پر موقوف نہیں ہیں جیسے کہ
آدمیوں میں ہوتا ہے خدا کی نظر میں بڑا بیٹا زیادہ حقوق اور نعمتوں کا حقدار
نہیں ہے کیونکہ خدا نے اکثر بجائے بڑے بیٹے کے چھوٹے بیٹے کو زیادہ برکتیں
بخشی ہیں۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا فضل بڑے یا چھوٹے
بیٹے ہونے پر موقوف نہیں ہے۔ اِس بات کی بہت سی نظیریں پاک نوشتوں
میں پائی جاتی ہیں مثلاً یافت اور سم۔ یافت عمر میں بڑا تھا۔ لیکن سم کو زیادہ
بر[illegible]ی گئیں۔ اسمٰعیل اور اضحاق۔ عیسو اور یعقوب۔ ہارون اور موسیٰ
[illegible] یعقوب کی برکت کے م[illegible]
[illegible]ہ سے زیادہ ذی عزت [illegible]
[illegible]ہلائے یسعیاہ ۷:۲[illegible]
کے [illegible] کا مقام افرائیم کے ف[illegible]
۱۸-۲۱- یشوع موسیٰ [illegible] یاد کرکے
نے یعقوب کی ہدایت کی۔ ورنہ [illegible]
پہلوٹھے کا حق رکھتا ہے اُس کو زیا[illegible]

Vehari

وہ اُس کی رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں۔ نہ کہ آنکھ کی نظر اور عقل کے حکم اور عزیزوں کے کہنے سے۔ رومیوں ۸: ۱۴ (۴) اِن دِنوں میں بھی خدا ایمان داروں میں فرق کرتا ہے جیسے کہ اُس نے افرائیم اور منسی میں کیا۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق طرح طرح کی نعمتیں اور خدمتیں اور تاثیریں ایک ایک کو بانٹ دیتا ہے۔ جیسے کہ لکھا ہے "لیکن وہی ایک رُوح یہ سب کچھ کرتی ہے پر جیسا چاہتی ہر ایک کو بانٹتی ہے" ا قرنتیوں ۱۲: ۱۱ (۵) یوسف نے یہ چاہا کہ میرے دونوں بیٹے بنی اسرائیل میں شمار کئے جائیں۔ اِس لئے وہ ان کو اپنے باپ کے پاس الہی برکت پانے کی مراد سے لایا۔ اُس نے فرعون بادشاہ سے اپنے بیٹوں کے لئے کوئی بڑا رتبہ یا عہدہ نہیں مانگا۔ اے مسیحی ماں باپ تم اپنے بیٹوں کے لئے کس کی طرف سے برکت ڈھونڈتے ہو۔ آیا ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب کے خدا کی طرف سے یا سرکار کی طرف سے؟

س۔ یعقوب نے بنی اسرائیل کے ملک کنعان کو لوٹ جانے کی کیا پیشین گوئی کی؟

ج۔ اسرائیل نے یوسف کو کہا۔ دیکھ میں مرتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور تم کو تمہارے باپ دادوں کی زمین میں پھر لے جائیگا" آیت

نکلتے ہیں؟

اُس کے بھائی مصر میں

ن کا دل

ہر طرح سے اُن کی خاطر ک

ر وہ اُس کو مصر ... جانتا تھا۔ پس اگرچہ

کر آرام ... پاتے ہوں تو بھی ہم اپنے آسمانی

بات کو بھولنا نہ چاہیئے کہ ہم اب تک